

ذرہ ذرہ نور

شعری مجموعہ حمد، نعت، منقبت و سلام

محمد اکبر خان اکبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدۡ جَآءَ کُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیۡنٌ ○ (القرآن)

ذرّہ ذرّہ نور نور

مجموعہ حمد، نعت، منقبت و سلام

محمد اکبر خاں اکبرؔ

نام کتاب	:	ذرہ ذرہ نور نور (مجموعہ حمد، نعت، منقبت وسلام)
مصنف	:	محمد اکبر خاں اکبر
صفحات	:	199 (191+8=199)
سال اشاعت	:	۲۰۰۸ء م:۱۴۲۹ھ
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار (۱۰۰۰) بار اوّل
کمپیوٹر کتابت	:	حافظ محمد وجیہہ اللہ سبحانی نقشبندی قادری

مکان نمبر:294-8-17، چھاؤنی نادر علی بیگ، یاقوت پورہ، حیدرآباد۔ Cell: 9849068856

طباعت	:	توکل پریس جمال مارکٹ چھتہ بازار، حیدرآباد۔ Cell: 98848468726
قیمت	:	سو روپے (Rs. 100/-)

یہ کتاب اردو اکیڈیمی آندھراپردیش کی جزوی مالی اعانت سے شائع ہوئی

ملنے کے پتے

1. محمد اکبر خاں اکبر (معرفت مجلس قدسیہ)

مکان نمبر:18-13/132/2/194، قبا کالونی، نزد بس اسٹانڈ، پہاڑی شریف روڈ حیدرآباد۔

سیل: 9247149666,

2. محمد امجد علی (بابا شرف الدینؒ پہاڑی شریف) سیل:9908606386, 9948024316

3. مرکزی بزم میلاد النبی تاج منشن بازار روپ لال شاہ علی بنڈہ متصل مسجد حضرت زماں خاں شہیدؒ

سیل:9951464267

انتساب

اعجازِ حدیث بہ لبِ تقدیس

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ کُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ

نورِ مُطلق کی نمود، گیسوئے واللیل، روئے والنور

کے حضور بصد اخلاص وادب

دلنوازی، پاکبازی، شانِ سرفرازی

دانش وعلم وآگہی

سب آپ ہی کی

شانِ نوازشات کا تصدّق

ہے۔

سائلِ شعور وامیدوارِ کرم

محمد اکبر خاں اکبرؔ

سہارا نسبتِ آقاؐ نے کیا دیا ہے مجھے رہِ حیات میں چلنا سکھا دیا ہے مجھے
یہ شغلِ نعت نے ذکرِ نبیؐ کی کثرت سے بڑے بڑوں کی صفوں میں بٹھا دیا ہے مجھے

شہرِ نبیؐ تری خاک کا اک اک ذرّہ ذرّہ نور نور
تیری فضاؤں میں ہر سو ہے جلوہ ہائے کوہ طور

فہرست ذرّہ ذرّہ نور نور

ذرّہ ذرّہ نور نور پر ایک اجمالی نظر

الحاج اکبر خاں صاحب سے میری ملاقات بہت دیرینہ نہیں صرف کچھ مشاعروں کی ہے۔ چونکہ میں بوجہ ناسازی مزاج مشاعروں میں بہت ہی کم شریک ہورہا ہوں اور وہ بھی بشرط صحت۔ اس لئے ملنے ملانے کا سلسلہ طویل نہیں بلکہ مختصر ہے۔ نوواردان بساط شعر و ادب میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے موصوف بہت کم آمیز و کم گو ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے شاعرانہ لغویات وخرافات، غیبت و بدگوئی سے اپنا دامن بچائے رہتے ہیں۔ ؎ عاشقاں آپ بھلے اپنا دل آرام بھلا کے مصداق خانگی ملازمت اور گھریلو ذمہ داریوں سے تھوڑی بہت جو فرصت ملتی ہے وہ نعت شریف، منقبت وسلام کے لیے وقف ہے۔ جنوبی ہند کی مشہور درسگاہ جامعہ نظامیہ کی تعلیم اور وہاں کے ماحول کا ان پر بڑا گہرا اثر ہے۔ خصوصاً انہوں نے جس انداز میں اپنی والدہ محترمہ کی تربیت کو سراہا ہے اس کے نتائج اور فیوض و برکات بفضل خدا ناقابل تردید حقیقت کی صورت میں رونما ہیں۔ متاہل زندگی گذارتے ہیں۔ ان کی قیامگاہ شہر سے بہت دور ہونے کی وجہ عام طور پر دوست احباب کی ہمت نہیں پڑتی کہ روزانہ تو کیا کبھی کبھی بھی ادھر کا رخ کریں۔ اس لئے بہت سی آفات و بلیات سے دور ہیں، اللہ کا احسان ہے۔ اگرچیکہ ان کی عمر شاعری خود انہی کے بقول کم و بیش تیئس ۲۳ سال ہے جو کوئی بڑی عمر نہیں لیکن خداداد صلاحیت وجدان و ذوق سلیم کی بدولت ان کے کلام میں جلد نکھار پیدا ہو گیا۔ صاحب نعت کا فیضان سنگریزوں کو گویائی عطا کر دیتا ہے تو کسی نعت گو شاعر پر کرم فرمائی کوئی مشکل یا ناممکن بات نہیں۔ مرحوم الطافؔ صمدانی صاحب و روحیؔ قادری صاحب سے استفادہ و اصلاح نے ادبی پہلو کو بھی بڑی حد تک جلا دی ہے۔ جس کی وجہ عروضی و فنی اسقام زبان و بیان کی غلطیاں دیگر نقائص اَلشَّاذُ کَالْمَعْدُوْمِ ہیں۔ نفس معاملہ میں کلام کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ نعت گوئی کا سلیقہ خداداد ہے۔ خوش عقیدگی کے باعث ان کے کلام میں کافی جان آ گئی ہے۔ سرسری نظر میں ان کے اقدار ایمانی وابستگی و فدائیت کے جذبے زبان و بیان شستگی و شعور نعت گوئی کا پتہ چلتا ہے۔ خیالات کی روانی اور جذبات کی پاکیزگی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ میں نے اشعار کا انتخاب اس لئے نہیں کیا کہ قارئین اسی پر انحصار نہ کرلیں جب کہ ان کے کلام کا بالاستیعاب مطالعہ کریں گے تو

بفضل خدا ان کے رخش قلم کی جولانیاں اور فکر ونظر کی بلندیاں سمجھ میں آئیں گی۔ عقیدت ومحبت رسولؐ کے روشن پہلو دکھائی دیں گے۔ جو ''ذرہ ذرہ نور نور'' کی تابنا کی کے گواہ اور ایمان کی جان ہیں۔ میں نے تفصیلی نہیں اجمالی جائزہ لیا ہے (ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ) قصہ مختصر! اس نعتیہ مجموعہ کے مصنف کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کا آرزومند ہوں جو مدینے کی زمین سے عطا ہوتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

(حضرت) خواجہ شوقؔ (صاحب)

قریب مسجد یکخانہ

(چھاؤنی نادے علی بیگ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ذرّہ ذرّہ نور نور'' کی تابانیاں

الحمد للّٰہ و کفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ المصطفیٰ و علیٰ الہ و اصحابہ مصابیح الصدق و الصفا اما بعد قرآنی ارشاد ہے ''اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورہ نور۔آیت ۳۵)'' یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔اسی لئے ایک عارف حق کی عرفانی نگاہ میں ہر شئے نور الٰہی کا آئینہ دکھائی دیتی ہے جیسا کہ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نغمہ طرازی فرماتے ہیں۔

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

اسی طرح ارشاد نبوی ''انا من نور اللّٰہ و کل شیء من نوری ''یعنی میں اللہ کا نور ہوں اور ہر شئے میرے نور سے پیدا فرمائی گئی ہے کی روشنی میں ایک سچے عاشق رسولؐ کی نگاہ میں ہر شئے کے اندر نور مصطفیٰ جلوہ نما ہوتا ہے بقول شاعر۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے
دریا میں ہے صدف میں ہے لعل و گہر میں ہے
جس کو نظر نہ آئے نظر کا قصور ہے

لہٰذا ثابت ہوا کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ، نور الٰہی کی درخشانی اور نور نبویؐ کی تابانی سے عبارت ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے ''اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَ لٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ (بنی اسرائیل۔۴۴)''،یعنی اس کائنات کی کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو اس (رب تعالیٰ) کی حمد کرتے ہوئے پاکی نہ بیان کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔اسی طرح حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں

حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ہمراہ تھا۔ ہم گردونواح میں چلے تو ''فاستقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام علیک یا رسول اللہ (ترمذی۔ دارمی۔ حاکم)'' یعنی جو بھی پہاڑ یا جھاڑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو آواز دیتا اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔ چونکہ ادب یا شعر وسخن کی اصطلاح میں اللہ جل جلالہ کے ذکر یا تسبیح کو حمد اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر یا سلام کو نعت کہا جاتا ہے خواہ وہ نثر کے جامہ زیبا میں ہو کہ نظم کے پیکر رعنا میں ہو لہٰذا مذکورہ بالا آیات قرآنی اور ارشادات مصطفوی سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ ذرہ نور خدا و حبیب خدا کی چادر اوڑھے ہوئے ہر دم حمد الٰہی کے ساتھ ساتھ نعت مصطفیٰ میں مصروف رہتا ہے۔ حمد و نعت کی یکجائی یا ہم آہنگی کا نورانی مشاہدہ دین وشریعت کے ہر شعبہ میں کیا جاسکتا ہے مثلاً کلمہ طیبہ ہو کہ کلمہ شہادت، اذان ہو کہ اقامت، پنجوقتہ نماز ہو کہ نماز جنازہ حتیٰ کہ مرنے کے بعد قبر میں نکیرین کی جانب سے کئے جانے والے سوالات میں تک ذکر خدا وذکر رسولؐ ساتھ ساتھ ملتا ہے۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

اس طرح گویا ذکر خدا وذکر رسول دونوں قدیم، ازلی، ابدی، دائمی اور مستقل قرار پاتے ہیں۔ البتہ اس میں دورائے نہیں کہ حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی بارگاہ رسالت میں آپ کے شایان شان خراج نعت پیش کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں کیونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں جابجا ذکر رسول کے آداب بیان فرمائے ہیں اور ان پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ ورنہ عمل کا سارا اثاثہ اور ایمان کا پورا سرمایہ تباہی وہلاکت سے دوچار ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بقول معروف شاعر عرفیؔ۔

عرفیؔ مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

یعنی اے عرفیؔ! تیز مت دوڑ کہ یہ کوئی جنگل یا صحرا نہیں بلکہ نعت مصطفیٰ کا نازک راستہ ہے۔ سنبھل کر آہستہ چل کہ یہاں تو تلوار کی دھار پر قدم رکھنا پڑتا ہے۔

کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ شان مصطفیٰ کا کوئی پہلو منکشف ہونے لگتا ہے تو شاعر کی آنکھیں خیرہ، عقل وخرد بے

بس، زبان گنگ اور قلم دم بخود ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت جب وہ عشق رسول کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ ادب و نیاز کی نزاکتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے مقدس قلبی جذبات و احساسات اور پاکیزہ ذہنی افکار و خیالات کو زیب قرطاس کرتا ہے تو اس کے ایک ایک مصرع کا ایک ایک لفظ حتی المقدور جذبۂ محبت و وابستگی کی والہانہ ترجمانی کرنے لگتا ہے۔

آنحضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں اپنی اپنی بساط کے مطابق منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والے نعت گو شعراء کی فہرست بڑی طول طویل ہے جو ہر دور میں، ہر ملک و خطہ میں اور ہر زبان والی قوم میں پیدا ہوتے رہے جن کے کلام میں رعنائیاں، فصاحت و بلاغت، اثر انگیزیاں اور سب سے بڑھ کر ادب و تعظیم مصطفیٰ ہی ان کے کلام کی قبولیت عام کا راز ہے لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ شاعر کے دل میں کتنا ہی سوز و گداز اور وارفتگی و شیفتگی کیوں نہ ہو، نعت گوئی کا حق خالق کردگار کے سوا کسی اور سے ادا نہیں ہو سکتا۔

حیدرآباد فرخندہ بنیاد کی سرزمین بھی بڑی مردم خیز واقع ہوئی ہے جس کی کوکھ سے جہاں ان گنت علماء و فضلاء جنم لئے وہیں شعر و سخن کے میدان کے کئی شہسوار بھی پیدا ہوئے اور ماضی کے اساتذہ سخن سے سخنوری کے فیضان کا زنجیری سلسلہ آج تک برابر جاری و ساری ہے اور ان شاءاللہ آئندہ بھی رہے گا۔

اس وقت "ذرّہ ذرّہ نور نور" کے نام سے ایک جواں سال شاعر محمد اکبر خاں عرف محمد اقبال المتخلص اکبر کا نعتیہ شعری مجموعہ میرے پیش نظر ہے جس پر اپنے تاثرات قلمبند کرنے کی انھوں نے مجھ درویش سے خواہش کی ہے۔

اکبر صاحب کو نہ صرف خالص دینی ماحول میں پروان چڑھنے کا موقع ملا بلکہ دکن کی شہرۂ آفاق دینی دانش گاہ جامعہ نظامیہ کی تعلیم نے ان کے دینی شعور اور ادبی ذوق کو مزید جلا اور پختگی عطا کی۔ تاجدار مدینہ سے والہانہ محبت نے انھیں نعتیہ شاعری کی جانب مائل کیا۔ غم جاناں و غم دوراں کے بکھیڑوں سے فارغ ہونے کے بعد جو بھی قلیل وقت فرصت کا میسر ہوتا ہے اس میں وہ اپنے ادبی ذوق کی تسکین و تکمیل نعتیہ شاعری کے ذریعہ کر لیتے ہیں۔ زائد از بیس سال سے وہ اس میدان میں طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ حج و زیارت حرمین شریفین کی سعادت یقیناً بارگاہ مدینہ میں ان کے نعتیہ کلام کی پذیرائی کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے الطاف صمدانی مرحوم اور روحی قادری مرحوم کے حلقہ تلامذہ میں شریک ہو کر اکتساب فیض کیا۔ بلدہ و اضلاع میں منعقدہ طرحی و غیر طرحی نعتیہ مشاعرے پڑھنے کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔ والدی و مرشدی حضرت سید الصوفیہ قدس سرہٗ کے عرس شریف کے موقع پر منعقدہ سالانہ نعتیہ محفل میں بھی انھوں نے

متعدد بار اپنا کلام سنا کر داد تحسین حاصل کی ہے۔

اکبر صاحب ایک ایسے خوش گو اور باصلاحیت شاعر ہیں جنھیں زبان و بیان پر قدرت حاصل ہے۔ ان کے کلام میں طرز ادا، لب ولہجہ اور رنگ و آہنگ کا تنوع پایا جاتا ہے۔ ''ذرہ ذرہ نور نور'' میں شاعر نے مشکل الفاظ، ادق بندشوں اور بعید از فہم ترکیبوں سے گریز کرتے ہوئے سادہ، سلیس اور عام فہم الفاظ کا بیشتر استعمال کیا ہے۔ زبان کی صفائی، اظہار کی سلیقہ مندی، ادبی شستگی و شائستگی اور ابلاغی صلاحیتوں نے ان کے اشعار کو موثر اور معنی خیز بنادیا ہے۔ انھوں نے فن شعر وسخن کی قدیم روایات کی پاسداری کے ساتھ نئے تقاضوں اور جدت طرازیوں کو آمیز کرنے کی سعی کی ہے جس سے کلام میں قدامت و جدیدیت کا خوبصورت امتزاج پیدا ہوگیا ہے۔ بعض اشعار میں اکبر صاحب نے نہایت لطیف انداز اور خنک اسلوب میں اپنے احساسات کو خوبصورت اشعار کا پیکر عطا کیا ہے۔ لب ولہجہ میں بے ساختگی، برجستگی اور شگفتگی کارفرما ہونے کے باوجود پاس ادب اور تعظیم واحترام کا دامن چھوٹنے نہیں پایا جو نعت گوئی کا لازمی تقاضا ہوتا ہے۔

قرآن وحدیث کی تلمیحات اور اسلامی تاریخ کے اشارات نے اکثر اشعار کو نور علی نور بنادیا ہے جیسے ۔

لَا تَرْفَعُوْا کا حکم خدا نے سنا دیا
آداب مصطفیٰ کا قرینہ سکھادیا

آگئی ہے محسن انسانیت کے روپ میں
جلوہَ مِنْ نُوْرٌ سے قُلْ اِنَّمَا کی روشنی

قرآن کا سوال تھا فَأتُوا بِسُوْرَۃٍ
لا نہ سکا زمانہ اک آیت جواب میں

سراقہ آپ کے جو ہاتھ میں سونے کا کنگن ہے
مرے آقا کے علم غیب کا واضح اشارہ ہے

''ذرہ ذرہ نور نور'' میں شعری صنائع وبدائع کے بڑے عمدہ نمونے نظر آتے ہیں مثلاً

مراعاۃ النظیر :

ذہن اکبر میں بسی ہے جب سے نعتوں کی مہک
خوشبوؤں سے تر خیال و فکر کے گلدان ہیں

پھول پتوں میں ذکر رسولِ خدا ڈالی ڈالی پہ ہے رنگ عشق نبیؐ
باغ ایماں کا سرسبز و شاداب ہے سر پہ غنچوں کے ہے تازگی کے قدم

حسن تعلیل: خصوصاً ان اشعار میں قابل دید ہے ۔

شاید ان کی کالی کملی کا یہ پرتو تو نہیں
آنکھ کی پتلی میں جو اک دائرہ موجود ہے

مقصد موسیٰ نہیں تھا، ہو نمازوں میں کمی اُن کا مقصد تھا نبیؐ کا روئے زیبا دیکھنا

ثور میں صدیق تھے آقا پہ سب کچھ وار کے سانپ بھی بے چین تھا لینے مزے دیدار کے

صنعت تضاد یا طباق میں یہ اشعار بھی خوب ہیں۔

سماعت ہو اگر بالغ تو خود محسوس کرلوگے سناتی ہے خموشی نعت آقا کو ترنم میں

ویرانئ دل مٹتی ہے جس ذکر سے اکبر آباد اُسی سے یہ مرے دل کا جہاں ہے

عظمت مصطفیٰ کے ترجمان یہ اشعار کسی بھی قاری یا سامع کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

رتبۂ نعلین اکبر جب سمجھنا ہے محال کون جانے گا بھلا قامت مرے سرکار کی

جاتے ہیں حق کی دید کو خود حضرتِ کلیم لے جاتے ہیں حضور کو جبریل آ کے ساتھ

ہونٹوں پہ جب بھی آیا مرے نام آپؐ کا خود مشکلوں نے ہٹ کے مجھے راستہ دیا

اکبر صاحب اپنے بعض اشعار میں الفاظ کے الٹ پھر یا تکرار سے بات میں بات پیدا کر دیتے ہیں مثلاً

دلِ اکبر ہے اور اکبر کے دل میں نبیؐ کے نقشِ پا کی روشنی ہے

مدحتِ محمد میں ہے کلام حق سارا اور کلام حق میں ہے سورۂ محمدؐ بھی

آپؐ کا قرب چاہتے ہیں ہم اور ہم چاہتے ہیں کیا آقاؐ

شاعر نے اپنے ایک شعر میں، عشق رسول کے نام نہاد دعویداروں اور منہ بولے برائے نام مسلمانوں کی خوب خبر لی ہے۔

تقویٰ نہ عبادت نہ مزاجِ قرنی ہے دعویٰ ہے پھر اس پر کہ ہمیں عشق نبیؐ ہے

دیگر مختلف موضوعات پر تک بندی اور قافیہ پیمائی الگ بات ہے جو قدرے آسان بھی لیکن نعت مصطفیٰ کے موضوع پر کسی بھی صنف میں طبع آزمائی کرنا بچوں کا کھیل نہیں۔ خدا کے فضل کے ساتھ ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم شامل حال ہو تو تب کہیں نعتیہ اشعار کی آمد آمد کا سلسلہ قلب و دماغ سے ہوتے ہوئے قرطاس پر منقش ہونے لگتا ہے۔ اس کے لئے حب رسول کی گیرائی اور عقیدت کی گہرائی شرط ہے جو خداداد نعمت ہے۔

"اں دولت سرمد ہمہ کس را نہ دہند"۔ خود اکبر صاحب نے بھی بجا طور پر کہا ہے۔

یہ فنِ نعت گوئی یہ ذوقِ نعتِ خوانی انعامِ حق ہے گویا سرکار سے وفا کا

بہر حال اپنے پہلے شعری مجموعہ ''ذرّہ ذرّہ نور نور'' کی اشاعت کے لئے شاعر لائق مبارک باد ہے۔اس مجموعہ کلام میں تقریباً سب ہی نعتیں، صنف غزل میں لکھی گئی ہیں۔توقع ہے کہ اکبر صاحب کا شعری سفر آگے بھی رواں دواں رہے گا اور آئندہ وہ دیگر اصناف میں بھی طبع آزمائی کریں گے۔قدرت نے انھیں اچھی ادبی وشعری صلاحیتوں سے نوازا ہے۔مزید ریاضت سے ان کے فن میں یقیناً نکھار پیدا ہوگا اور پختگی آئے گی بمصداق ''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی''۔دعا ہے کہ ''ذرّہ ذرّہ نور نور'' کو بارگاہ رسالت میں قبولیت کا شرف عطا ہو، جس کے بعد خود بخود اُسے قبولیت عام نصیب ہو جائے گی۔

۲۰/اپریل ۲۰۰۸ء
تصوف منزل قریب ہائی کورٹ
حیدرآباد۔۲ (اے۔پی)

درویش خیر اندیش
جانشین حضرت سید الصوفیہؒ
(حضرت مولانا) قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی اعظم القادری (صاحب)
(صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ وچیف ایڈیٹر رسالہ صوفی اعظم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ذرّہ ذرّہ نور نور'' بہ یک نظر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ○

یہ ایک امر مسلم ہے کہ سب سے پہلے رب کریم نے حبیب مکرم کی نعت بیان فرمائی اور حبیب نے اپنے رب کی حمد بیان فرمائی۔ پھر انبیاء و رسل و ملائکہ پھر اصحاب و اولیاء سے لے کر آج تک اہل ایمان کا محبوب مشغلہ نعت گوئی ہے۔ نعت اصل میں حبیب کبریا کی تعریف و توصیف کا نام ہے خواہ وہ نثر میں ہو یا نظم میں لیکن عرف عام میں رسول اکرم کے شایان شان توصیف جو نظم کا پیرہن لئے ہوئے ہو نعت کہلاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک اپنے علم و ادراک اور بساط کے مطابق نعت کہتا ہے لیکن وہ ذات کہ جس نے فرمایا ''لم یعرف حقیقتی بغیر ربی'' تو پھر اس کی نعت گوئی میں زبان مخلوق گنگ اور قلم عاجز ہے لہٰذا رب نے تیس پاروں کا نعتیہ مرقع نازل فرمادیا لیکن اس کے باوجود ہر محب و عاشق رسول مقدور بھر اس کی توصیف ثناء کو اپنے ایمان کا تقاضہ سمجھتا ہے لہٰذا روزِ آفرینش سے آج تک ہر دور میں دنیا کی ہر زبان میں کہا گیا ہر طبقۂ ایمانی کا کلام موجود ہے بر ایں بناء یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہم صرف اس گنج ہائے گراں مایہ کے خوشہ چین ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ زبان اسلوب آہنگ تنوع اور ندرت خیالی اور فکری رفعت منفرد ہو سکتی ہے لیکن بہرحال یہ تو حقیقت ہے کہ شاعری شاعر کا فکری و علمی آئینہ ہوتا ہے جیسا کہ غالب نے کہا کہ۔

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ ۔۔۔ شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

اور بقول فضاء ابن فیضی۔

یوں معانی سے بہت خاص ہے رشتہ اپنا ۔۔۔ زندگی کٹ گئی لفظوں کو خبر کرنے میں

بات جب نعت گوئی کی ہو تو پاکیزگی فکر و خیال بھی لازم ہے اور لغت و ادب کا کمال بھی لازم ہے

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب ۔۔۔ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

چنانچہ شاعر کلام ہذا کہتے ہیں

ہم نے جانا فن شاعری میں نعتیہ شاعری اور ہی ہے
اس کا اکبر تقدس نبھاؤ ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

زیر نظر مجموعہ ''ذرّہ ذرّہ نور نور'' اپنے نام کا ترجمان ہے جہاں شاعر جناب اکبر خاں اکبر صاحب کے رشحات قلم نے دیار نبیؐ کے نورانی وروحانی نقوش کو بیاض پر مرتسم کر دیئے ہیں۔ اور آقا سے وابستگی کے اظہار کے غماز بن گئے ہیں۔ علوِتخیل، ضرب الامثال، شوکتِ لفظی، لہجہ کی پرکاری، سلاست وروانی، تلمیحات، تشبیہات، استعارے وکنائے نے عشق ومحبت کے ترانوں میں خوب رنگ بھرا ہے جیسے:

نور ہی نور اس جگہ ہوگا جس جگہ ذکر مصطفیٰ ہوگا
دیکھ کر چاند جس کو شرمائے میرے آقاؐ کا نقش پا ہوگا

ایک اور جگہ کہتے ہیں:

قرطاس دل پہ نعت نبیؐ رونما ہوئی اک فصلِ نور اہلِ نظر دیکھتے رہے

اور یہ شعر بھی بڑا وجد آفریں ہے کہ:

نبی کی دھن میں رواں آنسوؤں کا لشکر ہے محاذ عشق پہ مامور دیدۂ تر ہے

کہیں کہیں قرآنی آیات کے جزءاور حدیث کے الفاظ کوخوب برتا ہے جیسے:

مثل بشر کے روپ میں سرانا کے ساتھ بے سائگی ہے قامتِ خیرالوریٰ کے ساتھ

ادب بارگاہ خیرالانام سے متعلق کہتے ہیں:

سر جھکاؤ زباں بند کرلو ہاتھ باندھو نظر نیچی کرلو در پہ سرکار کے ایسے جاؤ ورنہ لینے کے دینے پڑینگے

بہر حال یہ گلدستہ نعت ایک حسین مرقعِ عشق ومحبت ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور شاعر اور قاری دونوں کے لئے اس کو توشۂ آخرت بنادے۔

مغفرت کا یہی ہوجائے وسیلہ شائقؔ
پیارے احمد کو اگر ہوں ترے اشعار پسند
(حضرت شائقؒ)

شاعر موصوف نے اگر چہ اپنی علمی کم مائیگی کا اظہار کیا ہے لیکن قدرت کی ودیعت کردہ نعمت یعنی فطری شعر گوئی نے اور محبت رسول نے رفعت تخیل کے ساتھ ساتھ نعت گوئی کا سلیقہ بھی عطا کیا

تو کتاباں پڑھیائے میں تو در پو پڑھیوں
میں کہاں ہوں میاں تو کہاں ہے میاں

(بے ہوش صاحب)

کے مصداق حضور کے کرم نے ان کی علمی کم بساطی کی تلافی کردی۔ اس مجموعہ میں انھوں نے نعتوں کے ساتھ مناقب اہل بیت، خلفائے راشدین، ائمہ اور اولیاء کو بھی شامل کیا ہے۔ اس طرح ایک ہمہ رنگی گلدستۂ حمد ونعت ومنقبت وجود میں آگیا اور شاعر موصوف کی فکری وشعری وسعتوں کا غماز بن گیا۔ ساتھ ہی اہل بیت کرام اصحاب عظام اور اولیاء المقبولین سے ان کی وابستگی وعقیدت کا مظہر اور نکہت خوش عقیدگی کا مرقع ہے۔ اس طرح یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ یہ ایک ہمہ جہت فکری کاوش اور رشحات عقیدت کا جامع نمونہ ہے۔ یہاں میں ان کے کہے ہوئے دو قطعات بر مدحت امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام سپرد قلم قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کردیتا ہوں۔

قطعہ ۱:

صبر و رضا یقین کا پیکر حسین ہیں
آئینہ صفات پیمبر حسین ہیں

چہرے الگ الگ ہیں تو رشتے جدا جدا
مقصد میں دیکھئے تو بہتّر حسین ہیں

قطعہ ۲:

اجالا جذبۂ صادق کا مدہم ہو نہیں سکتا
حسینی قافلے کا حوصلہ کم ہو نہیں سکتا

کہا اللہ نے جن کو کلام پاک میں زندہ
مرے مسلک میں ان زندوں کا ماتم ہو نہیں سکتا

فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ بِمَدْحِ نَبِيِّهٖ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

(مولانا) ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ وقار پاشاہ (صاحب)

۷۸۶
۹۲

تاثرات

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

غالبؔ کے اس شعر میں ثنائے رسول و مدح نبی کے تقدیس آفریں عمل کی بلاشبہ حقیقت کا اظہار ہے کہ نعت الفاظ کی مینا کاری یا جملوں کی شاعری نہیں اور نہ ہی اس کا تعلق نمود و شہرت نہ علم و فن کی ندرت سے ہوتا ہے یہ صرف اور صرف صادق عقیدت کا نتیجہ ہے۔ ''ذرہ ذرہ نور نور'' اس احساس زندہ کے ساتھ ادب و تکریم و تعظیم کی لفظیات و ترکیبات سے بھرپور ایک روح پرور ایمان افروز، جلائے بصارت، کشاد بصیرت مرقع ہے، جس کا شاعر قناعت شیوہ اور فقیری منصب ہے۔ درود پاک کی دستار سر پر باندھے ہوئے ہے۔ اور محاذ عشق پر اس کی آنکھوں سے رواں آنسوؤں کا لشکر ہے۔ عشق و عرفان کی واردات نے ''ذرہ ذرہ نور نور'' کے ایک ایک کلام کو یوں معطر و معنبر کردیا ہے کہ نعتیں ہو کہ سلام مناقب ہوں کہ مدح قاری کی مشام جان و ایمان کو مہکا رہی ہے شاعر خوش فکر و خوش نوا نے ''ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر'' کے مکمل شعور و احساس کو پورے مجموعہ کلام میں پیش نظر و فکر رکھا ہے اور اپنے کو دانستہ پابند حصار ادب میں نفس گم کردہ لیک ایمان محفوظ کردہ کو اجاگر کیا ہے اور صحیفۂ عقیدت و مودت میں تو، تم، تیرا، تمہارا سے اپنے فکر و قلم دونوں کو بچایا ہے۔ اگرچیکہ متقدمین شعراء نے اس کو روا رکھا تب بھی یہ روش حیدرآبادی تہذیب کے مغائر کہلائی گی۔ اور اپنے کلام میں حروف تہجی کی ترتیب کا بطور خاص خیال رکھا ہے۔ شاعر کی یہ عارفانہ فکر یقیناً اظہار فن با ہنر کے سامنے کا مصداق ہے۔

''ذرہ ذرہ نور نور'' کا شاعر حسن اتفاق سے راقم کے دیرینہ مخلص بے لوث رفیق و ہمدرس مرکز علم و عرفان جامعہ نظامیہ ہیں شعور و فکر نعت دراصل اسی مادر علمی اور اس کے بانی مبانی شیخ الاسلام والمسلمین اتالیق سلاطین پیشوائے مومنین حضرت الشاہ ابوالبرکات محمد انوار اللہ الفاروقی چشتی قادری نقشبندی سہروردی قدس سرہ العزیز کی فکر منور کی رہین منت ہے رفع ثنا کا علم فکر بانی سے ہی لے کر بلند کرتے ہیں۔

رفع ذکر پاک ثابت ہے کلام اللہ سے
مطمئن ہوتے ہیں دل ذکر شہ لولاہ سے

وحشت آدم گئی نام شہ لولاک سے
مردے زندہ ہوگئے تاثیر نام پاک سے

شاعر کہتا ہے

آساں خدانے کردیا صدقے میں آپ کے
ہر مرحلہ ہماری حیات و ممات کا

شیخ الاسلام انور فرماتے ہیں

کی بذات خود خدا نے نعت جب محبوب کی
پھر ثنا دل سے کریں کیوں کر نہ سب محبوب کی

جناب اکبر فکر انور سے یوں استفادہ کرتے ہیں

یہ فن نعت گوئی یہ ذوق نعت خوانی
انعام حق ہے گویا سرکار سے وفا کا

حضرت شیخ الاسلام سخن سرا ہیں

زمین و افلاک فرش راہت مقام محمود جائگاہت
ملائک و انس و جاں سپاہت تو در عوالم شہ شہانی

جناب اکبر فیض یاب یوں ہیں

ہر اک عالم ضیائے مصطفیٰ کے زیر سایہ ہے
وہ بادشاہ کل عالم ہیں خلق ان کی رعایا ہے

حضرت شیخ الاسلام انور

تھا یہی لم جو مد حسان کے تھے روح الامیں
کعب اور ابن رواحہ کو اُسی کا تھا یقیں
سن کے فرمایا صلہ شاعر کو دیتے ہیں سبھی
ہم نے دی اس کے صلے میں سلطنت اسلام کی

جناب اکبر خاں اکبر

ہم اسیرِ ذکر آقا جس گھڑی سے ہوگئے

مل گئی ہم کو رہائی دنیوی افکار سے
پیروئ حضرت حسان اکبرؔ کیجئے
روح کو گرماکے ہر دم نعتیہ اشعار سے

حضرت شیخ الاسلام انورؔ

چشم من صرف قدومت اے خیال یار من
کز تو شد بیدار بخت روز ہا خوابیدہ ام

جناب اکبر خاں اکبرؔ

سامنا سرکار کا کرلے گی پہلی بار جب
ہوش کھو کر زندگی ہوجائے گی بیدار جب

ایسی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ عقیدت اگر سچی ہو تو اس قسم کے اسباب خود بنتے ہیں جیسے خود جناب اکبرؔ کا عقیدہ ہے۔ ذرہ ذرہ نور نور میں حمد باری تعالیٰ ونعت ختم رسل نیز ایک نعتیہ مسدس وغیر منقوط نعت، دو منقبتی مسدس بہ شان حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت سید غوث الاعظم رحمہ اللہ کے علاوہ مناقب امہات المومنین وخلفائے راشدین، کاملین وواصلین کی ایک کہکشاں بھی رخشندہ و تابندہ ہے جو قلب وروح کو منور ومجلی کررہے ہیں۔ جناب اکبرؔ کو بصمیم قلب اس منفرد مجموعہ کلام کی اشاعت پر ہدیہ تبریک تہنیت پیش کرتا ہوں کہ ان کا یہ کاروان ادب محو سفر رہے ومعراج فن کے ساتھ شرف شفاعت وضمانت بخشش ان کا مقدر بن جائے اور ان کا جنوں بے خودی میں بھی با خدا دیوانہ باشد و با محمد ہشیار کا آئینہ دار بن جائے، آمین بجق آل رسول طہٰ ویٰس والحمد للہ رب العالمین فقط

خادم علم وعلمائے گرامی

(حضرت مولانا) **شاہ محمد فصیح الدین نظامی** (صاحب)
مہتمم کتب خانہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد

۲۸؍شعبان ۱۴۲۹ھ
۳۱؍اگست ۲۰۰۸ء

ذرّہ ذرّہ نور نور۔ یک تاثر

شاعری میں نعت شریف کا موضوع سید الکونین حضور ختمی مرتبت رسول اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس، آپ کے محامد ومحاسن سیرت وکردار سراپا انوار ہے اور یہ مدح سرائی پروردگار عالم کی سنت بھی ہے قرآن مجید میں ایسے کئی مقامات صاف پڑھے جاسکتے ہیں جس میں خالق کائنات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت فرمائی ہے یہی نہیں بلکہ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ (اے نبیؐ! ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا) یوں اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان تاقیام قیامت زندہ وتابندہ رہے گا، قرآن مجید سے اکتساب واستفادہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں صحابہ کرامؓ نے آپ کی شان میں قصائد (نعت) کہے خصوصیت سے حضرت حسان بن ثابتؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ وغیرہم کی نعت گوئی مشہور عالم ہے جب کہ کئی اور حضرات قدس نے آپ کی عظمت و رفعت میں اشعار کہے واضح رہے کہ عربی میں نعت کی ابتداء اعلان نبوت کے بعد قریش کی مخالفت اور دشمنی کے جواب میں حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عم بزرگوار حضرت ابوطالب کے تائیدی اشعار (قصیدہ) سے ہوتی ہے پھر سلسلۂ یہ انداز عقیدت ومحبت عرب سے ہوتا ہوا عجم میں داخل ہوا سچ تو یہ ہے کہ نعت گوئی اصلاً ایمان کا اظہار واقعی اور تکمیل کی صورت ہے کیونکہ حق تعالیٰ سبحانہ نے اپنے کلام میں آپ کی حیات وسیرت کو اعلیٰ ترین نمونہ قرار دیا لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ، اور آپ کی اطاعت کو حق کی اطاعت کہا آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ نورانی معجزاتی ہے عفوودرگذر مکارم الاخلاق صلح وجنگ (غزوات) دعوت وتبلیغ غرض ہر ہر پہلو ایمان افروزی کی روشن دلیل ہے اور شاعر نعت ان سے راست اکتساب کرتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کی کاملیت وجامعیت اقوال، افعال ہی نعت کا عنوان بن جاتا ہے یعنی قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ کے ساتھ ساتھ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ، اس گفتگو کا مقصد آج ایک ایسے شاعر نعت کا تعارف ہے جو اپنی منفرد فکر، جدت طبع اور محبت رسول کا اختصاص رکھتا ہے میری مراد ''ذرّہ ذرّہ نور نور'' جیسے نعتیہ شعری مجموعہ کے شاعر جناب محمد اکبر خاں المتخلص بہ اکبر سے ہے۔

جناب اکبر خاں اکبر سے میری شناسائی حیدرآباد میں منعقد ہونے والے بیشتر طرحی مشاعروں سے ہے جہاں کسی قدرے کم سخن کم آمیز، منکسر المزاج، سادہ لوحی کا یہ پیکر اپنے کلام سے محافل شعری میں ایک کھلبلی مچادیتا تھا۔

عموماً اکبر صاحب اپنے استاد میرے عزیز دوست الطاف صمدانی مرحوم کے ہمراہ ہوتے، آج جب کہ ان کا اولین مجموعہ کلام نعتیہ، شائع ہونے جارہا ہے انہوں نے مجھ سے اس پر اپنے تاثرات لکھنے کی خواہش کی اور میں ان کی دیرینہ ملاقاتوں کے ناطے انکار نہ کر سکا۔

جناب اکبر خاں اکبر کے احوال سے واقفیت کے بعد اتنا اندازہ ہوا کہ یہ سپاہی زادے، شاعری سے فطری مناسبت رکھتے ہیں۔ ہر آدمی کی پہلی درسگاہ آغوش مادر ہوتی ہے اور اس پوت نے بچپن ہی سے اپنی سلبی (ذاتی) نیکی کا اظہار کیا والدہ ماجدہ کی خدارسی واعظانہ کیفیات دین و دنیا میں سرخروئی کا باعث بنی مزید دکن کا مشہور دینی مدرسہ جامعہ نظامیہ کی ابتدائی تعلیم نے گویا اکبر صاحب کی شخصیت کو نکھارنے کا سبب بنا گو یہ تعلیم مکمل نہ ہوسکی لیکن وہبی صلاحیتوں کے لیے قلیل مدت بھی خیر کثیر کا مرتبہ رکھتی ہے دوران تعلیم مجالس ومحافل دینی اجتماعات میں نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت سے ذہن وقلب میں محبت رسول جاگزیں ہوگئی رفتہ رفتہ یہ شوق جذبات واحساسات کی ادائیگی پر اکسانے لگا چنانچہ بقول موصوف کوئی بیس پچیس برس پہلے شاعری کا آغاز کیا اور استاد سخن الطاف صمدانی کے علاوہ حضرت روحی قادری سے شاعری کے رموز واسرار سیکھے، خصوصاً انہوں نے نعت گوئی میں دلچسپی لی، ’’ذرہ ذرہ نور نور‘‘ کے مطالعہ سے یہ بات آشکارا ہوگی کہ اکبر کی نعتوں میں اک کیفیت شوق ملتا ہے الفاظ کی سادگی، جدت طبع، فکری وارفتگی کے ساتھ ساتھ وہ اپنا مدعا بیان کرنے میں شعری اسلوب میں کمال پیدا کردیتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی واقعات، حیات وسیرت ان کی عظمتوں رفعتوں کی تعریف وتوصیف میں والہانہ محبت ووابستگی صاف نظر آتی ہے اور اس اظہار وادراک کا تعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے جڑا ہوا ہے جو پیمانہ ایمان حاصل دین سے جدا نہیں، لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و لدہ و الناس اجمعین (تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے باپ اپنے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب نہ رکھے) ذات رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محبوب رب العالمین سے یہ شیفتگی جاں نثاری تحصیل فضل پروردگار اس کی رحمت ومغفرت کے لیے ہے اکبر صاحب کی نعتوں میں فنی لحاظ سے بھی ان کا لب ولہجہ اصول وقواعد اشارے وکنایئے عمدہ تلمیحات پیرایہ بیان کو خوب سے خوب تر بناتے ہیں اور یہ ایک ایماندار عشق رسول سے سرشار بندہ مومن کا تقاضائے محبت ہے۔

ذہن اکبر کر رہا ہے شاعری یا مصطفیٰ ‏ ‏ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ کے اجالوں کو لئے

یہ بات کسی طرح بھی پوشیدہ وپنہاں نہیں کہ نعتیہ شاعری کا مرکز ومرجع ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

ی ہے جہاں تک اس میں عروضی قاعدہ، قانون، اصول وضابطہ کا معاملہ ہے وہ قطعی پابند ہیں لیکن عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی احساس ولا کی صورت گری میں شرعی حد ادب لازم ہے نعت کا موضوع، مواد اور ہیئت کے لحاظ سے روشن وتابندہ اور ایمان افروز ہے، اب اس میں معیاری اور غیر معیاری کا کوئی مسئلہ نہیں یہ عنوان خود ہی اس قدر عالی مرتبت پاکیزہ ہے کہ اس بارے میں کلام کرنا ''حبطِ اعمال'' کا مصداق وموجب ہے البتہ اس میں محبت کی کئی صورتیں نکل آتی ہیں آمد اور آورد کے قطع نظر شوق کا عالم ہی شاعر کو مقام ومرتبے سے ہمکنار کرتا ہے۔

''ذرہ ذرہ نور نور'' کا سارا کلام اسی تاثر اور نسبت غلامی سے عبارت ہے علاوہ ازیں اس انتخاب میں حمد کردگار، منقبت اولیائے کبار نیز سلام اہل بیت اطہار کا التزام بھی ملتا ہے بطور نمونہ چند اشعار درج کئے جاتے ہیں صورت دیگر شاعر نے اپنے جن احساسات وجذبات کو شعری آہنگ دیا ہے وہ داد وتحسین کے لائق ہی نہیں ازدیاد ایمان ویقین اور محبت رسول کا روشن باب ہے

حسن مطلق سے مزین ہے سراپا آپ کا
اس لئے سائے سے بیگانہ ہے جلوہ آپ کا

عرش پر نام نبی لکھا ہوا موجود ہے
لہجہ قرآں میں بھی ان کی ثناء موجود ہے

ذکر سرکار اصل میں کیا ہے
اپنے خالق کو یاد کرنا ہے

آنکھ والو کنز مخفی کا سراپا دیکھنا
صورت سرکار میں خالق کا جلوہ دیکھنا

چوکھٹ در رسول کی رقت سے تھام لے
بوسہ بھی ان کے در کا بصد احترام لے

بے اثر ہوجاتے ہیں رشتے جہاں ہر ایک کے
کام کرتی ہے وہاں نسبت مرے سرکار کی

جلوۂ حق چشم مَازَاغَ الْبَصَر کے سامنے
محوِ حیرت عقل ہے خیر البشر کے سامنے

آپ کے نعلین سے منسوب ہوکر یانبی
زندگی ہر معرکہ میں کامراں ہوجائے گی

عشق شہ والا کو سینوں میں بسا کر ہم
رہتے ہیں تصور میں ہر آن مدینے میں

نبی کے پائے اقدس ہیں سر عرش معلیٰ ہے
یہیں پر راز کھلتا ہے مقام مصطفیٰ کیا ہے

خوابیدہ اس کی زندگی بیدار ہوگئی
تشریف لائے شاہ ہدیٰ جس کے خواب میں

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ کہیں پر ہے کہیں پر مِثْلُکُمْ
ذات والا متصف منجملہ اوصاف ہے

لَا تَرْفَعُوْا کا حکم خدا نے سنا دیا
آداب مصطفیٰ کا قرینہ سکھادیا

بروز حشر محشر میں گنہگاروں کی بخشش کو
سہارا عاصیوں کا رحمت خیر الوریٰ ٹھہری

قدموں پہ جو حضورؐ کی قربان ہوگئے　　　وہ سربلند، صاحب ایمان ہوگئے

نعتیہ شاعری کے یہ قرینے عطیۂ رحمانی، مرقعِ جمال وجلال قدرت ہیں جس کا اظہار انسان کے بس کی بات نہیں مگر عشاقان رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم میں فدویانہ جاں نثارانہ آپ پر مرمٹنے کا جذبہ پیدا نہ ہوجائے اس منزل میں محامد ومحاسن آپ کے کمالات نورانی کا اندراج فروغ ایمانی کی شرح ہے۔ شاعر نعت، سید الکونین کے شمائل، خصائل عادات واطوار سیرت وکردار افعال واقوال سے راست اکتساب کرتے ہوئے دین ودنیا کی نعمتیں پا جاتا ہے یوں یہ جذبات واحساسات شوق وذوق اظہار عقیدت، عنایت رسول شفاعت رسول کے ساتھ ساتھ رحمت خداوندی و مغفرت وانعام الٰہی کا وثیقہ بن جاتا ہے۔

نعتیہ اشعار کی طرح مناقب وسلام میں بھی اکبر صاحب کا طرز اظہار اسی عقیدت واحترام کی غمازی کرتا ہے جو یقیناً ان کی فنکارانہ صلاحیتوں کے قطع نظر محبت رسول انام صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظامؒ سے معمور قلب وذہن کی عکاسی ہوگی۔

عبارت مختصر! ''ذرّہ ذرّہ نور نور'' نعتیہ مجموعہ کی اشاعت پر میں اکبر خاں اکبرؔ کو دلی مبارک باد دیتا ہوں، موصوف کا یہ اولین انتخاب شعری یقیناً صاحبان ربط ونسبت اور عاشقان سرور کونین کے لئے نعمت سے جدا نہیں، اپنی گفتگو کو اکبر صاحب کے اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

کمال تب ہے جب آقا سے قبول کریں　　　وگرنہ شاعری کرنے میں کچھ کمال نہیں

(محترم ڈاکٹر) عقیل ہاشمی (صاحب)
سابق صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی

اظہارِ حال

جب کوئی شعری مجموعہ ترتیب دیا جاتا ہے تو اس میں خود مصنف کے احساسات و جذبات کو پیش کرنے کی روایت چلی آرہی ہے اسی مناسبت سے میں بھی یہاں اپنا تعارف پیش کر رہا ہوں۔ میرا پورا نام محمد اکبر خان (عرف محمد اقبال) ہے اور یہی میرا قلمی نام ہے۔ ادبی محافل میں مجھے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ میری ولادت جولائی ۱۹۶۲ء کی ہے۔ والد مرحوم محمد رمضان خان فوج میں ملازم تھے۔ والدہ صاحبہ محترمہ قدسیہ بیگم شرفی ونجفی مشہور واعظہ ہیں (پچھلے ۳۵ سال سے باقاعدہ گھر میں خواتین کے لئے مجلس وعظ منعقد کر رہی ہیں)۔ جنہوں نے اپنی اولاد کی کافی تربیت کی۔ سب سے بڑا خدا کا ایسا کرم ہوا کہ والدہ صاحبہ کے ہمراہ مجھے ۲۰۰۱ء میں حج و زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ بفضل خدا ہم چار بھائی چھ بہنیں بقید حیات ہیں۔ آج میں جو کچھ ہوں والدہ صاحبہ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ میری تعلیم جنوبی ہند کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں ہوئی۔ اساتذہ کرام اور ماحول کی وجہ میرا ذوق سلیم کافی سنور گیا۔ خصوصاً استاذ ریاضی محترم حضرت حبیب محمد الحسین بن الشیخ بوبکر سالم رحمۃ اللہ علیہ کی خاص توجہ اور سرکار نامدار تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی تاثیر نے مجھے بے حد فیض یاب ہونے کا موقع دیا۔

تعلیمی دور میں ہر ہفتہ جلسے منعقد ہوتے تھے جس میں نعتیں پڑھی جاتی تھیں جس کو سن سن کر میرے دل میں بھی شاعری کا ذوق پیدا ہوا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ہم لوگ محلے دودھ باؤلی میں مقیم تھے ہمارے گھر کے قریب مسجد خزانہ آب تھی جس میں محافل سیرت النبیؐ کا اہتمام کیا جاتا تھا اور مقررین کے علاوہ شعراء حضرات کو بھی مدعو کیا جاتا تھا اس وقت اس مسجد میں الحاج عرفان اللہ شاہ نوری صاحب خطیب مسجد تھے جو میری حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مسجد خزانہ آب میں شعراء کو بلایا گیا تھا اور اس میں حضرت سید شاہ نصیر الدین بتمل ابو العلائی صاحب، ڈاکٹر سید غیاث عارف صاحب، معین الدین بزمی صاحب مرحوم اور ابو الفاروق شعور صاحب اور دیگر اصحاب کو مدعو کیا گیا تھا۔ یہ بات ۱۹۸۵ء کی ہے اس محفل میں ایک نعت خواں نے جب یہ شعر پڑھا تو مجھ پر اس کا بہت اثر ہوا اور یہیں سے میری باقاعدہ شاعری آغاز ہوئی۔

ہو مدینہ اِدھر باغ جنت اُدھر پھر کوئی مجھ سے پوچھے مرا فیصلہ
ہے مدینے سے ایسی عقیدت مجھے صاف کہہ دوں گا جنت نہیں چاہئے

کم و بیش تئیس ۲۳ سال سے بفضل خدا اس میدان میں ہوں۔ اصلاح کے لئے سب سے پہلے مشہور استاذ سخن حضرت الطاف صمدانی مرحوم کے پاس رجوع ہوا۔ اور کبھی کبھی حضرت روحی قادری مرحوم کو بھی اپنا کلام دکھایا کرتا تھا۔ اکثر علمائے کرام اور مشائخ عظام کی شفقتوں اور فیوضات نے میرے ذوق کو پروان چڑھایا۔ جامعہ نظامیہ ہو کہ بارگاہ شرفی چمن، بارگاہ موسوی ہو کہ بارگاہ ریاض مدینہ یا بارگاہ صدیق گلشن ان بارگاہوں کی محافل میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ ملازمت کی مصروفیات اور زندگی کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد بہت کم وقت ملتا ہے جس میں اپنا دینی وادبی شغل جاری رکھتا ہوں۔

میں ان تمام حضرات کا شکر گذار ہوں جنہوں نے میری پذیرائی کی اور اپنے خیالات اور قلمی تحریروں کے ذریعہ میری حوصلہ افزائی کی۔ بالخصوص استاذ الشعراء حضرت خواجہ شوق صاحب، حضرت مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری صاحب صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ و چیف ایڈیٹر رسالہ صوفی اعظم، مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ وقار پاشاہ صاحب، مولانا شاہ محمد فصیح الدین نظامی صاحب مہتمم کتب خانہ جامعہ نظامیہ اور محترم ڈاکٹر عقیل ہاشمی صاحب سابق صدر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ کا مرہون منت ہوں۔ مفسر دکن حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عطاء اللہ نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اصغر حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی نقشبندی قادری کا بھی ممنون ہوں کہ جن کی شخصی دلچسپی سے کمپیوٹر کتابت کا مرحلہ آسان ہوا اور اس کام میں حضرت قبلہؒ کے تمام فرزندان کا تعاون شامل حال رہا۔ ابو طالب قاضی محمد انوار اللہ ربانی صاحب نقشبندی قادری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لئے ترغیب دلائی۔ اس کتاب کی اشاعت میں اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش کا جزوی تعاون و محترم رحیم الدین انصاری صاحب صدر اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش کی مخلصانہ کاوش پر ممنون ہوں۔ اس کی اشاعت کے سلسلہ میں جن حضرات نے بھی کسی نہ کسی طرح تعاون و رہنمائی کی ہے ان کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ پاک ان کے جائز مقاصد کو پورا فرمائے، جزائے خیر دے۔ فقط

اکبر خاں اکبر

تو وہ عنوان ہے جس کی کئی تفسیریں ہیں

تو وہ عنوان ہے جس کی کئی تفسیریں ہیں
مختلف ناموں سے مالک تیری تشہیریں ہیں

امتحاں گاہ زمانے کو بنایا تو نے
خیر و شر جنّت و دوزخ کی دو تصویریں ہیں

چشمِ ظاہر سے نظر تو نہیں آتا مولیٰ
جب کہ ہر شئے سے نمایاں تیری تنویریں ہیں

وہ ترا حکم ہے منشاء ہے خداوندِ کریم
"لوحِ ہستی پہ جو کندہ تیری تحریریں ہیں"

تیرے اوصاف و کمالات سے واقف تو ہے
بحرِ اِدراک سے گہری تیری تفسیریں ہیں

تیری مرضی تیرے منشا کے سِوا کچھ بھی نہیں
اِتنی پابند جہاں والوں کی تقدیریں ہیں

تو ہے زندہ مجھے اے زندگی دینے والے
ربِّ اکبر میری سانسیں تیری تکبیریں ہیں

فضل اے خدا تیرا راہ وہ دِکھاتا ہے

فضل اے خدا تیرا راہ وہ دِکھاتا ہے
جس پہ آدمی چل کر سوئے خُلد جاتا ہے

جب ترِی حضوری میں کوئی گِڑگِڑاتا ہے
تیری شانِ رحمت کو جوش آ ہی جاتا ہے

تو نظر نہیں آتا پر ہر ایک ذرّے سے
تیرے نوری جلووٗں کا حُسن جگمگاتا ہے

حُکم پر ترے چلنا بات تیری ہی سُننا
اِس کے ماسوا بھی کیا اور ہم کو آتا ہے

سجدہ ریز ہو ہو کر کائناتِ ہر لمحہ
تیرے ذکر کے یا رب گیت گُنگُناتا ہے

گھیر لیتی ہیں جب بھی مشکلیں زمانے کی
یاد سے تری یارب دِل سکون پاتا ہے

تیرے دستِ قدرت میں کیا نہیں ہے اے مولاؔ
نظمِ دوجہاں یارب تو ہی تو چلاتا ہے

مخلوقاتِ عالم میں صرف اِک نہیں اکبؔر
سب ترِے بھکاری ہیں تُو ہی سب کا داتا ہے

فضلِ حق نے جو کی راہ میں رہبری..........

فضلِ حق نے جو کی راہ میں رہبری راہِ حق پر رہے آدمی کے قدم
یادِ مولیٰ سے غفلت ہوئی جس گھڑی ڈگمگانے لگے ہر کسی کے قدم

سرِّ وحدت کسی پر بھی کھل نہ سکا کوئی رازِ مشیّت کو پا نہ سکا
یوں تو عرفانِ حق کے لیے چل پڑے جانے کتنے ہی دانشوری کے قدم

حق کے رستے میں جو بے خطر چل پڑا راستہ صاف اُس کو دکھائی دیا
منزلیں اُس کے قدموں میں خود آگئیں سوئے حق جو بڑھے بندگی کے قدم

رحمتِ حق مِرے کام آتی رہی راہ پر سیدھی مجھ کو چلاتی رہی
میرے ہر ہر قدم پر مِری راہ میں رہنما بن گئے رہبری کے قدم

کُفر کی تیرگی سے بچایا ہمیں دین کی روشنی میں چَلایا ہمیں
تیرا احسان ہے مالکِ دوجہاں دور ہم سے ہیں جو تیرگی کے قدم

خواہشِ نفس جب سر اُٹھانے لگی یا کہیں میری جانب بڑھی تیرگی
تیرے ڈر نے مِرے ائے خدا توڑ کر رکھ دیئے نفس کی سرکشی کے قدم

فضل؛ اللہ کا اُس کی قسمت میں ہے سرورِ انبیاء کی وہ اُمت میں ہے
دل میں اکبرؔ کے ہے نور اخلاص کا سر پہ ہے نازشِ خواجگی کے قدم

ہر اِک شئے کا مُقدّر کر دیا تو نے فنا یارب

ہر اِک شئے کا مُقدّر کر دیا تو نے فنا یارب
تو ہی ہے قادرِ مُطلق تُجھی کو ہے بقا یارب

حدیثِ مَنْ عَرَفَ سے جسکو ملتی ہے ضیا یارب
اُسے آسانی سے مِل جاتا ہے تیرا پتہ یارب

ترے محبوب نے دُنیا کو یہ سمجھا دیا یارب
نہیں ہے دوسرا کوئی خدا تیرے سوا یارب

تری قدرت کے نظارے ہیں موجوداتِ عالم میں
رکھا ہے معرفت کا درس تو نے جا بجا یارب

ہمیں پیدا کیا آقائے دوعالم کی اُمت میں
ترا احسان ہے ہم پر یہی سب سے بڑا یارب

اُسی لمحے مُیسّر ہوگئی مشکل میں آسانی
عقیدت سے اُٹھے جس دم مرے دستِ دعا یارب

خفا ہو جائے دنیا مجھ سے اِس کا غم نہیں کوئی
یہی ڈر ہے کہ تو مجھ سے نہ ہو جائے خفا یارب

تری رحمت ترا فضل و کرم تیری عنایت ہے
جو بڑھکر ڈھانک لیتے ہیں مرے جُرم و خطا یارب

تجھے جو یاد کرتا ہے وہ دل آباد رہتا ہے
تری یادوں سے ہے روشن دلوں کا آئینہ یارب

اطاعت میں عبادت میں فقط تیری رہے قائم
یہ میرا کھانا پینا چلنا پھرنا دیکھنا یارب

صفات و ذات کا تیری احاطہ کیا کرے اکبرؔ
تُجھی کو زیب دیتی ہے تیری حمد و ثنا یارب

یارب تہہِ دل سے جو کوئی تجھ کو صدا دے

یارب تہہِ دل سے جو کوئی تجھ کو صدا دے
حیرت نہیں رحمت کو تیری جوش میں لا دے

رچھڑ جائے تیرا ذکر تو ایماں کو جلا دے
آجائے تری یاد تو ہر غم کو بُھلا دے

قبضے میں ترِے ہستیٔ کُل کون و مکاں ہے
آباد رکھے یا تو اُسے چاہے مٹا دے

کرتا رہوں ہر دم میں تیری مدح سرائی
اِس دل کی لگی کو مری یارب تو بڑھا دے

جس کام میں مرضی ترِی شامل نہیں ہوتی
ناکام وہاں رہتے ہیں انساں کے اِرادے

بِن فضل ترے پائے گا جنّت نہ کوئی بھی
اَعمال کے گرچہ یہاں اَنبار لگا دے

سب کچھ ہے ترِے قبضۂ قدرت میں خدایا
زندے کو فَنا کردے کہ مُردے کو جِلا دے

اکبر ہے غنی بندۂ مومن وہ جہاں میں
اللہ جسے دے اُسے انسان یہ کیا دے

آرام گاہِ ماہِ حرا ہے دَرِ رسولؐ

(غیر منقوط)

آرام گاہِ ماہِ حرا ہے دَرِ رسولؐ
اُوڑھے ہوئے کرم کی رِدا ہے درِ رسولؐ

اللہ واحدہٗ کی صدا ہے درِ رسولؐ
لے کر لوائے حمد کھڑا ہے درِ رسولؐ

احوالِ کوہِ طور کا موسیٰ کو عِلم ہے
وہ کہہ رہا ہے اُس سے بڑا ہے درِ رسولؐ

اِک عام آدمی ہو کہ حُور و ملائکہ
کس کس کے دردِ دل کی دوا ہے درِ رسولؐ

صلِّ علیٰ کے ورد و سلام و درود سے
ہر اک کے دل سے مہک رہا ہے درِ رسولؐ

سرکارؐ کے کرم سے مِلا ہے درِ اِلٰہ
اللہ کی عطا سے ملا ہے درِ رسولؐ

اکبرؔ کمال و عِلم الٰہی کی ہی طرح
اک سرِّ لا اِلٰہ سرا ہے درِ رسولؐ

آپ پہنچے جدھر جدھر آقاؐ

آپؐ پہنچے جدھر جدھر آقاؐ   آیتوں کا ہوا سفر آقاؐ
چیز کیا ہے یہ مال و زر آقاؐ   جاں تصدّق ہے آپ پر آقاؐ
لینے بوسہ زمینِ طیبہ کا   جُھک گیا آسماں کا سر آقاؐ
آپ کے ذکر کے اُجالوں سے   دل کا آباد ہے یہ گھر آقاؐ
میری نسبت ہے آپ سے قائم   میں بھلا جاؤں گا کدھر آقاؐ
میں زمیں پر رہوں کہ زیرِ زمیں   آپؐ کی مجھ پہ ہے نظر آقاؐ
آپ کے نقشِ پا کی چوکھٹ پر   سر خمیدہ ہیں کتنے سر آقاؐ
ربطِ نعلین سے منوّر ہے   آج بھی اَوج ہر بشر آقاؐ
درد و آلام سے گذرتا ہے   میرے احساس کا سفر آقاؐ
مضطرب ہیں مری تمنّائیں   اب تو آجایئے نظر آقاؐ

آپ کی در کی بھیک پر ہی ہے
قلبِ اکبرؔ کا بھی گُذر آقا

آمد آمد ہے سرکارؐ کے نور کی........

آمد آمد ہے سرکارؐ کے نور کی رقص میں ہیں سُرور و خوشی کے قدم
دیکھ کر حُسنِ سرکارؐ کی روشنی اپنی حد میں نہیں روشنی کے قدم

منزلِ سِدرۃُ المنتہیٰ آگئی منجمد ہوگئے آگہی کے قدم
لامکاں کی فضاؤں میں کب بڑھ سکے جُز حبیبِ خدا کے کسی کے قدم

تھام کر دونوں ہاتھوں سے سرکارؐ کی سیرتِ پاک کی روشنی کے قدم
چل رہے ہیں بڑی شان وشوکت لئے اب قیامت تلک ہر صدی کے قدم

آسمان وزمیں چاند سورج سبھی محوِ حیرت ہے کونین میں ہر کوئی
فرش سے عرش تک رفعتوں کی فضاء چومتی رہ گئی آپ ہی کے قدم

حُسنِ نعلین پاکِ نبی کی ضیاءٗ دیدہ و دل کو روشن مرے کرگئی
جستجوئے نبی میں اُٹھے جب کبھی باادب میری فکر وسعی کے قدم

کاروانِ ادبِ گاہِ سرکارؐ میں سر عقیدت سے اکبرؔ جھکائے ہوئے
تھام کر دامنِ نعتِ شاہِ اُمم چل رہے ہیں مری شاعری کے قدم

آنکھ والو کنزِ مخفی کا سراپا دیکھنا

آنکھ والو کنزِ مخفی کا سراپا دیکھنا
صورتِ سرکارؐ میں خالق کا جلوہ دیکھنا

دیکھ لیتے ہیں دو عالم پل کے پل میں مصطفیٰؐ
ہے جدا سب سے محمدؐ مصطفیٰؐ کا دیکھنا

ایک دن سرکارؐ کی چشمِ کرم ہو جائے گی
کام آجائے گا میرا سوئے طیبہ دیکھنا

جس کی جتنی تھی بصارت اُس نے دیکھا اُس قدر
در حقیقت کس کو آیا حُسنِ آقاؐ دیکھنا

مقصدِ موسیٰؑ نہیں تھا ہو نمازوں میں کمی
اُن کا مقصد تھا نبیؐ کا روئے زیبا دیکھنا

معجزہ تو یہ نہیں پٹکا کمر سے پار ہو
معجزہ ہے نورِ حق کا چلنا پھرنا دیکھنا

روشنی سے آنکھ چُندھیا جاتی ہے اکبرؔ سدا
کیسے ممکن ہو سکے گا اُنؐ کا چہرہ دیکھنا

احساس برتری کو نیا حوصلہ ملا

احساسِ برتری کو نیا حوصلہ ملا
عرشِ بریں جو آپؐ کے قدموں سے آ ملا

دولت سمٹ کے آ گئی کُل کائنات کی
صدقہ درِ رسولؐ کا اِس دل کو کیا ملا

مثلِ بشر کا روپ بظاہر تھا عرش پر
رب کا جو نورِ پاک تھا وہ رب سے جا ملا

نقشِ قدم کی روشنی منزل شناس ہے
یہ جس کو مل گیا اُسے حق کا پتہ ملا

دیوانۂ رسولؐ سے اپنے کو کر رجوع
نسبت سے شاہِ دیں کی بتائے گا کیا ملا

ایسے نبیؐ کے صدقے ہو کیونکر نہ کائنات
قوسین جیسا جس کو کہ قربِ خدا ملا

طئے کر لیں اُسؐ نے منزلیں راہِ سلوک کی
سر جو بھی اُنؐ کے نقش کفِ پا سے جا ملا

اکبرؔ عطائے خالقِ اکبر اُسے ہوئی
سرکارؐ کا کرم جسے ہر ایک جا ملا

اخلاص وانکساری سے جو چاہے کام لے

اخلاص و انکساری سے جو چاہے کام لے
تائیدِ رب ملے گی تُو آقاؐ کا نام لے

چوکھٹ درِ رسولؐ کی رقّت سے تھام لے
بوسہ بھی اُن کے در کا بصد احترام لے

ذکرِ رسولؐ پاک ہو مقصود گر تجھے
منہ کھولنے سے پہلے ادب کی لگام لے

قرآن کا پیام ہے قولِ رسولؐ بھی
آقاؐ کی گفتگو میں خدا کا پیام لے

تاکید ہے یہ فاتحِ مکہ کی مومنو
دشمن سے بھی نہ کوئی یہاں انتقام لے

اُن کے نقوشِ پا پہ جُھکا کر جبینِ دل
خلدِ تصوّرات میں لطفِ تمام لے

اکبر نبیؐ کے ہاتھ میں ہے نظمِ کائنات
جو کچھ بھی چاہیئے تجھے بن کر غلام لے

ارادہ کر چکو جس وقت بھی تم ان کی مدحت کا

ارادہ کر چکو جس وقت بھی تم ان کی مدحت کا
گلے میں طوق ڈالو پہلے آداب و عقیدت کا

سلیقہ چاہیے گر رحمتِ عالم کی مدحت کا
شرف حاصل کرو قرآن کی پہلے تلاوت کا

تعلق جیسے ہوتا ہے در و دیوار سے چھت کا
ہمارے حال پہ ایسا کرم ہے اُن کی نسبت کا

حقیقت میں اِک آنسو بھی اگر ٹپکے ندامت کا
عجب کیا ہے کہ دریا جوش میں آجائے رحمت کا

تقدّس کیا ہے آقاؐ نے بتایا ہے وہ عورت کا
کہ جسکے قدموں کے نیچے پتہ ملتا ہے جنّت کا

احاطہ عمر دو عالم بھی مل کر کر نہیں سکتی
نبیؐ کی معجزاتی زندگی کی ایک ساعت کا

نگاہ و دل مزے لوٹیں گے دونوں دیدِ آقا کے
تصوّر میں جو جم جائے گا نقشہ انکی صورت کا

جہالت کی سبھی رسموں کا سدِ باب کرنے کو
کرم انسان پر نازل ہوا اقراٗ کی آیت کا

جو سائل ہیں درِ اُمی لقب کے انکی چوکھٹ پر
سمندر موجزن رہتا ہے ہر دم علم و حکمت کا

عنایت ہوتی ہے ان کی تو ہم لکھتے ہیں نعت اکبرؔ
نہیں ہے دخل کچھ اِس میں ہماری قابلیت کا

اَسرارِ مَنْ رَاٰنِی کا دفتر ہیں آپؐ ہی

اَسرارِ مَنْ رَاٰنِی کا دفتر ہیں آپؐ ہی
شایانِ دیدِ خالقِ اکبر ہیں آپؐ ہی

بے سائیگی میں نور کا پیکر ہیں آپؐ ہی
تنہا صفات و ذات کے مظہر ہیں آپؐ ہی

کُن کی صدا سے پہلے ظہور آپؐ کا ہوا
خَلقِ خدا میں سب سے مُعمَّر ہیں آپؐ ہی

رُتبے میں کوئی آپؐ سے آگے نہ بڑھ سکا
بعد از خدائے پاک قدآور ہیں آپؐ ہی

میرا وجود کچھ نہیں میں ہوں برائے نام
دراصل میری ذات کے اندر ہیں آپؐ ہی

وُسعت میں جس کی کون ومکاں بھی سمٹ گئے
وہ علمِ ذاتِ حق کا سمندر ہیں آپؐ ہی

جو منکشف نہ ہوسکا مخلوق پر کبھی
اکبر وہ رازِ خالقِ اکبر ہیں آپؐ ہی

اک حُسنِ تصور مرے ہمراہ رہا ہے

اک حُسن تصور مرے ہمراہ رہا ہے
جب سے مجھے عشقِ شہِ کونین ہوا ہے

انسان کو جینے کا قرینہ جو ملا ہے
احسان یہ سرکارِ مدینہ نے کیا ہے

اے کنکرو! تم بھی تو کہو دے کے گواہی
اندازِ تکلّم یہ عطا کس نے کیا ہے

ہر چاہنے والے کو ملایا ہے خدا سے
کس درجہ نبیؐ نے یہ صلہ ہم کو دیا ہے

اللہ کے مظہر بھی ہوئے مثلِ بشر بھی
یہ وصف فقط ذاتِ نبیؐ ہی سے جڑا ہے

محبوب جسے رہتی ہے آقاؐ کی غلامی
اللہ کو بندہ وہی محبوب ہوا ہے

چل کر اُسے جنّت نے لیا اپنی اَماں میں
جو اُسوۂ سرکارِ دوعالم پہ چَلا ہے

مالک نے ہمیں بخشا ہے اعزاز یہ اکبرؔ
اُمت میں شہِ دیں کی ہی پیدا جو کیا ہے

اک طرف اسوہ نبیؐ کا اک طرف قرآن ہے

اک طرف اسوہ نبیؐ کا اک طرف قرآن ہے
راہِ حق مومن کے حق میں کس قدر آسان ہے

انبیاء میں ہر نبی کی اپنی اک پہچان ہے
وہ نبیؐ اپنا ہے جس پہ ہر نبی قربان ہے

جس میں کوئی شک نہیں ہے وہ فقط قرآن ہے
اور قرآں خود خدا کا نعتیہ دیوان ہے

کس میں کتنا فائدہ ہے کس میں کیا نقصان ہے
آپؐ نے ہم کو بتایا آپؐ کا احسان ہے

نعت مجھ سے کہلواتے ہیں یہ اُنکی شان ہے
ورنہ میری فکر میں ہر علم کا فُقدان ہے

دستِ آقاؐ کے فقط اک لمس کا فیضان ہے
آگ سے جو آگ میں محفوظ دسترخوان ہے

اپنے رب سے باتیں کرنا مل کے آنا دیکھنا
غیر ممکن ہے ہمیں سرکارؐ کو آسان ہے

سر سے پا تک نور بھی ہیں اور ہیں مثلِ بشر
آپؐ کیا ہیں یا نبیؐ ہر نکتہ داں حیران ہے

عظمتِ سرکارؐ کس سے ہو سکے پوری بیاں
ماسوائے حق تعالیٰ کس کو یہ عرفان ہے

نعت گوئی کا سلیقہ چاہیئے اکبرؔ تمہیں
بات اُتنی ہی کہو جتنا تمہیں عرفان ہے

امرِ کُن سے قبل ہے جلوت مِرے سرکارؐ کی

امرِ کُن سے قبل ہے جلوت مِرے سرکارؐ کی
جان لیجے اس سے اب عظمت مِرے سرکارؐ کی

عرش پر مہماں بنا کر دولتِ دیدار سے
کی خدائے پاک نے دعوت مِرے سرکارؐ کی

معجزہ ہی معجزہ ہے کچھ نہیں اس کے سوا
کہہ رہی ہے صورت و سیرت مِرے سرکارؐ کی

ایک پَل میں فرش سے ہیں عرش پراُن کے قدم
گردشِ دوراں پہ ہے قدرت مِرے سرکارؐ کی

بے اثر ہو جاتے ہیں رشتے جہاں ہر ایک کے
کام کرتی ہے وہاں نسبت مِرے سرکارؐ کی

میری بَد اَعمالیاں تھیں حشر کا میدان تھا
اُن پہ غالب آگئی رحمت مِرے سرکارؐ کی

رتبۂ نعلین اکبرؔ جب سمجھنا ہے مُحال
کون جانے گا بھلا قامت مِرے سرکارؐ کی

ایمان کا سُرورگُل ایسے کِھلا گیا

ایمان کا سُرور گُل ایسے کِھلا گیا
عشقِ رسولؐ جس سے ہر اک دل پہ چھا گیا

فہم و خرد کی حد سے بھی آگے چلا گیا
دیوانۂ رسولؐ جہاں تک گیا گیا

اک آن میں وہ نور سرِ عرش کیا گیا
پروازِ فکرِ انساں پہ سکتہ سا چھا گیا

محبوب کو مُحبّ کی طرف سے بطورِ خاص
معراج میں نماز کا تحفہ دیا گیا

بے ساختہ وہ رو پڑا ہجرِ رسول میں
دیوانگی میں اُن کی نہ جس سے رہا گیا

اپنے سے جا سکا نہ جو شہری حُدود تک
اُن کے کرم سے جا کے مدینے کو آ گیا

ایسی دُعائیں ہوگئیں مقبولِ حق تمام
جن میں درود اوّل و آخر پڑھا گیا

تجھ کو تیرے حبیب کو یارب قبول ہو
اکبرؔ سے جو بھی نعت میں بولا سُنا گیا

بجا ہے عشقِ محمدؐ پہ دل جو ناز کرے

بجا ہے عشقِ محمدؐ پہ دل جو ناز کرے
خُدا یہ ناز ہر اک دل کو سرفراز کرے

نماز اس کی یقیناً نماز ہوتی ہے
نبیؐ کا ہو کے جو بندہ ادا نماز کرے

منافقین بھی ہیں اور اہلِ ایماں بھی
بجز حبیبِ خُدا کون اِمتیاز کرے

جہاں میں حُبِّ نبیؐ کے سوا نہیں کوئی
ہمیں جو فکرِ دوعالم سے بے نیاز کرے

جسے یقین ہو سرکار کی عنایت پر
اُمید و آس کا دامن وہی دراز کرے

تقاضہ اُن کی غلامی کا ہے یہی اکبرؔ
ہر ایک لمحہ بُرائی سے احتراز کرے

بجُز نبیؐ کے کسے پتہ ہے زمیں کے اندر فلک کے اُوپر

بجُز نبیؐ کے کسے پتہ ہے زمیں کے اندر فلک کے اُوپر
خدا نے کیا کیا چُھپا رکھا ہے زمیں کے اندر فلک کے اُوپر

ملائکہ ہوں کہ حور و غلماں وہ انبیاء ہوں کہ جن و انساں
سبھی کو دیدارِ مصطفیٰؐ ہے زمیں کے اندر فلک کے اوپر

نبیؐ کے نقشِ قدم کو منزل بنا کے سر کو جھکا کے دیکھیں
وہ جن کو جو کچھ بھی دیکھنا ہے زمیں کے اندر فلک کے اُوپر

پہاڑ، دریا، شجر کہ گوہر، فلک، ستارے کہ چاند، سورج
حضورؐ جو کچھ ہے آپ کا ہے زمیں کے اندر فلک کے اُوپر

نظر خُدا نے جسے عطا کی نبیؐ کا عِرفاں جسے ہوا ہے
وہ جانتا ہے وہ دیکھتا ہے زمیں کے اندر فلک کے اُوپر

کُھلیں گے اسرارِ کُن فکاں تو صدا یہ آئے گی ہر جہاں سے
وجود آقاؐ کا ہر جگہ ہے زمیں کے اندر فلک کے اُوپر

بتاؤ اکبرؔ کوئی ثناخواں خدا کے شایانِ شاں ہوا ہے
کوئی نہیں ذاتِ مصطفیٰؐ ہے زمیں کے اندر فلک کے اوپر

بدن ہے نور کا بے سائیگی ہے

بدن ہے نور کا بے سائیگی ہے
حقیقت منکشف کی بولتی ہے

خیال و فکر میں مدحِ نبیؐ ہے
فضائے جان و دل مہکی ہوئی ہے

وہ عظمت مصطفےٰؐ کے نام کی ہے
مدد جس سے ہر اِک عالم نے لی ہے

بھرم ہے صرف اک نعتِ نبیؐ کا
وگرنہ کیا ہماری شاعری ہے

فروزاں کل بھی تھا عشقِ نبیؐ سے
درخشاں قلبِ مومن آج بھی ہے

قیامت میں بپا ہے اِک قیامت
نظر سب کی نبیؐ کو ڈھونڈتی ہے

تصنع کے لبادے میں عبادت
نگاہِ شرع میں دھوکہ دہی ہے

نبیؐ کے در سے مل جائے گا سب کچھ
نبیؐ کے پاس کس شئے کی کمی ہے

دل اکبرؔ ہے اور اکبرؔ کے دل میں
نبیؐ کے نقشِ پا کی روشنی ہے

بعدِ حق آپ کے سوا مالک

بعدِ حق آپ کے سوا مالک
اور کوئی نہیں میرا مالک

آپؐ کا نور یارسولؐ اللہ
ہے میرے جسم و جان کا مالک

آپؐ مختار ہیں دوعالم کے
اور دوعالم کا ہے خدا مالک

فیض و نسبت سے آپؐ کی ہر دم
دے رہا ہے مجھے میرا مالک

مَالِکُ الْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ نے
اپنے ساتھ آپؐ کو رکھا مالک

آپؐ کی یاد وہ اثاثہ ہے
جس کا رب نے ہمیں کیا مالک

آپؐ کا عشق قلبِ اکبرؔ میں
تا قیامت بنا رہا مالک

تصوّر میں سرکار کا نقشِ پا ہے

تصوّر میں سرکار کا نقشِ پا ہے
اندھیرا نہ جانے کہاں چھپ گیا ہے

رُخِ مصطفیٰ ایسا اِک آئینہ ہے
کہ جس میں خدا خود بھی جلوہ نما ہے

نہ سایہ ہے اُن کا نہ ثانی ہُوا ہے
سبھی معجزوں کا یہ اِک معجزہ ہے

مدینے کی مِٹّی مزاج آشنا ہے
شفا بخش طیبہ کی آب و ہُوا ہے

جو قولِ نبیؐ ہے وہ حکمِ خدا ہے
نبیؐ کی رضا میں خدا کی رضا ہے

یہ کعبہ نہیں ہے درِ مصطفےٰ ہے
یہاں اونچی آواز بھی اک خطا ہے

یہ فہم و بصیرت یہ طرزِ تکلّم
تصدّق نبیؐ کا نہیں ہے تو کیا ہے

بتاتا ہے نقشِ قدم شاہِ دیں کا
زمیں سے فلک تک کا جو فاصلہ ہے

شہِؐ دیں کے جلوؤں کی تفسیر ہے سب
اُجالا جو عالم میں پھیلا ہُوا ہے

غلامانِ شاہِ مدینہ کو ہر دم
کرم چار سمتوں سے گھیرا ہُوا ہے

رکھو اپنی نسبت درِ مصطفےٰ سے
یہی عرش جانے کا اِک راستہ ہے

اُنہی کے وسیلے سے میں مانگتا ہوں
خدا جن کی ہر بات کو مانتا ہے

زمیں پر میں نعتِ نبیؐ پڑھ رہا ہوں
مرا تذکرہ عرش پر ہورہا ہے

خدا تو نہیں ہے مگر ذاتِ آقاؐ
بشر کے لبادے میں نورِ خدا ہے

مِری زندگی بھی حقیقت میں اکبرؔ
نبیؐ کا کرم ہے خدا کی عطا ہے

تقدیر بدل دیتی ہے انسان کے سر کی

تقدیر بدل دیتی ہے اِنسان کے سر کی
مٹی بھی عجب چیز ہے سرکار کے دَر کی

آقاؐ نے مرے منزلِ قوسین جو سر کی
دُنیا پہ کُھلیں عظمتیں کچھ مثلِ بشر کی

بے عشقِ نبیؐ جھکتا ہے اللہ کے آگے
خالق کو ضرورت نہیں ایسے کسی سر کی

پروازِ تخیل کو ہر اک نعت کی خاطر
رفتار ملا کرتی ہے جبریلؑ کے پَر کی

وہ سایۂ رحمت میں چلا آیا خُدا کے
سرکار جسے چھاؤں ملی آپؐ کے دَر کی

سب سوکھ گئے زخمِ حوادث میرے دل کے
ذکرِ شہِ والا میں زباں میں نے جو تر کی

تھوڑی سی بھی مل جائے اگر قربتِ نعلین
اکبر وہیں معراج ہے ایمانِ بشر کی

تقدیس خداوند کی جس ذات میں ضم ہے

تقدیس خداوند کی جس ذات میں ضم ہے
ہر شئے میں اُسی ہی کا رواں بحرِ کرم ہے

کچھ بھی تو نہیں غم' مجھے غم' ہے تو یہ غم ہے
کیوں دُور نگاہوں سے درِ شاہِ اُمم ہے

افلاک پہ چرچے ہیں ترے روزِ ازل سے
اۓ ارضِ مدینہ یہ ترا جاہ و حَشم ہے

مانا کہ بہت دور ہوں میں اُن کے نگر سے
نزدیک ہیں وہ دل سے مرے اُن کا کرم ہے

قرطاسِ عقیدت پہ اُتر جاتی ہیں نعتیں
آقاؐ کی ثنا کب کہاں محتاجِ قلم ہے

سایہ نہیں جس کا کوئی وہ حُسنِ سراپا
اک ذاتِ نبیؐ مثلِ بشر نورِ قدم ہے

کچھ بھی تو نہیں نامۂ اعمال میں اکبؔر
اک نسبتِ سرکارِ دوعالم کا بھرم ہے

تقدیس ہے جمال ہے آقاؐ کے حال پر

تقدیس ہے جمال ہے آقاؐ کے حال پر
شانِ خُدا کی ڈھال ہے آقاؐ کے حال پر

توصیفِ بے مثال ہے آقاؐ کے حال پر
روشن ہر اک کمال ہے آقاؐ کے حال پر

تھک ہار کے یہ کہتے ہیں اہلِ خرد یہاں
کچھ بولنا محال ہے آقاؐ کے حال پر

حیرت ہے قال پر جو نہیں ٹھیک گامزن
اُس کی بھی بول چال ہے آقاؐ کے حال پر

کون و مکاں کی رفعتیں سب سجدہ ریز ہیں
یہ عظمتوں کا حال ہے آقاؐ کے حال پر

آدابِ علمِ باطنِ آقاؐ کے سامنے
بے بس ہر اک سوال ہے آقاؐ کے حال پر

اکبرؔ قسم خُدا کی وہ ذات اصفیاء کی ہے
مرکُوز جن کا حال ہے آقاؐ کے حال پر

ثور میں صدّیق تھے آقاؐ پہ سب کچھ وار کے

ثور میں صدّیق تھے آقاؐ پہ سب کچھ وار کے
سانپ بھی بے چین تھا لینے مزے دیدار کے

پیار کے حُسن و عمل کے عشق کے معیار کے
کتنے روشن ہو گئے نقشِ قدم سرکارؐ کے

جب درِ سرکارؐ پر پہنچا تو یہ عُقدہ کھُلا
کچھ قرینے ہیں ادب کے ضبط کے اِظہار کے

آپ کی بعثت ہوئی دنیا میں ایسی شان سے
حوصلے سب پست ہو کر رہ گئے کُفّار کے

پہلے مکّہ پھر مدینہ پھر جہانِ شش جہت
چھا گئے ہر سو اُجالے یوں حِرا کے غَار کے

ہم کو بھاتی ہے کہاں اہلِ زمانہ کی خوشی
ہم تو متوالے ازل سے ہیں غمِ سرکارؐ کے

جو غلامانِ نبیؐ ہیں حشر کی بھی دھوپ میں
کھنچ کے آ جائیں گے سائے میں شہِؐ اَبرار کے

تذکرہ آقاؐ کا اکبرؔ رات دن کرتے رہو
آئینہ کرتے ہیں دل کو تذکرے سرکارؐ کے

جان سے جسم سے آقاؐ پہ فِدا ہونا ہے

جان سے جِسم سے آقاؐ پہ فِدا ہونا ہے
جذبۂ عشقِ نبیؐ حد سے رُسوا ہونا ہے

مجھ کو کیا ہونا ہے یہ آپؐ پہ روشن ہے حضورؐ
خامشی ہی کو میری حرفِ نِدا ہونا ہے

اِس طرح کرنی ہے طئے راہِ مدینہ مجھ کو
ایک ایک گام پہ اِک سجدہ اَدا ہونا ہے

منکشف جس پہ ہوا رازِ حیاتِ جاوید
اُس کو بس عشقِ محمدؐ میں فَنا ہونا ہے

نقشِ پائے شہ والا پہ جُھکادیں دل کو
جن کو بھی عرشِ معلّٰی کا پتہ ہونا ہے

چاند سورج بھی اُجالوں کی طلب میں نکلے
اُن کو نقشِ کفِ محبوبِ خدا ہونا ہے

عبدِ کامل کی محبت میں فَنا ہوجائے
مرتبہ اِس سے بڑا عَبد کو کیا ہونا ہے

جذبۂ عشقِ شہِؐ دیں کے سوا دُنیا میں
یہ حقیقت ہے کہ ہر شئے کو فَنا ہونا ہے

دونوں عالم کی تمنّا ہے مدینہ اکبر
جس کو مل جائے مدینہ اُسے کیا ہونا ہے

❀ ❀ ❀

جب زمینِ دل، فرازِ آسماں ہوجائے گی

جب زمینِ دل، فرازِ آسماں ہوجائے گی
جلوہ گاہِ صدرِ بزمِ مُرسلاں ہوجائے گی

جس کسی دیوارِ دل پہ رنگِ حق چڑھ جائے گا
آپ کی تقدیس اُس پر ضَوفشاں ہوجائے گی

مجلسِ محشر کے برپا ہوتے ہی مخلوق بھی
واقفِ اَسرارِ ربِّ دوجہاں ہوجائے گی

ایسے میں کُھل جائیگا تب اَیُّکُم مِثلِی کا راز
عظمتِ مثلِ بشر سب پر عَیاں ہوجائے گی

دھڑکنوں سے گونج اُٹھے گا نغمۂ صلِّ علیٰ
منبرِ دل سے ادا رسمِ اذاں ہوجائے گی

آنکھ سجدہ ریز ہوگی دیدِ آقاؐ کے لئے
یوں تصوُّر میں نمازِ عاشقاں ہوجائے گی

آپؐ کی نعلین سے منسوب ہوکر یا نبیؐ
زندگی ہر معرکہ میں کامراں ہوجائے گی

رکھ کے اپنے سر پہ اکبرؔ خاکِ پا سرکارؐ کی
ذاتِ انساں حاملِ بارِ گراں ہوجائے گی

جب سے میں طالبِ شہِ عالی وقار ہوں

جب سے میں طالبِ شہِ عالی وقار ہوں
مطلوبِ فضلِ رحمتِ پروردگار ہوں

نہ میں ادیب ہوں نہ مقالہ نگار ہوں
شاعر ہوں نعتِ پاک کا عزّت شعار ہوں

قسمت نے مجھ کو اُن کا بنایا ہے اُمتی
میں اِس لحاظ سے بھی بہت ذِی وِقار ہوں

عشقِ نبیؐ کی دولتِ عُظمیٰ ہے میرے پاس
کونین میں میں سب سے بڑا مالدار ہوں

جنت کو اِس لئے بھی ہے شاید مری تلاش
کیونکہ میں والدین کا خدمت گُذار ہوں

کہتی ہے مجھ کو اشرفِ مخلوق ساری خَلق
صنّاعِ کائنات کا میں شاہکار ہوں

مجھ سے بھی تھا سوالِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ
میں بھی جوابِ قَالُوْا بَلٰی کی پُکار ہوں

اکبرؔ جمالِ ذات کو رکھ کر نگاہ میں
ہر زاویئے سے دیکھ میں تمہیدِ یار ہوں

جلوہ بشر کے رُوپ میں اُس نورِ ذات کا

جلوہ بَشر کے رُوپ میں اُس نورِ ذات کا
محور بنا ہوا ہے جو کُل کائنات کا

ارشادِ مَنْ رَاٰنِیْ کی عظمت کے باب سے
کچھ کُھل گیا ہے راز محمدؐ کی ذات کا

اعجازِ مصطفےٰؐ کا تعیّن محال ہے
ہر لمحہ معجزہ ہے نبیؐ کی حیات کا

آساں خُدا نے کر دیا صدقے میں آپؐ کے
ہر مرحلہ ہماری حیات و مَمات کا

اِک اِک ادائے سنتِ خیرؐ الانام نے
دِکھلا دیا ہے راستہ سب کو نجات کا

آئے سمجھ میں کس کی مقاماتِ مصطفےٰؐ
جلوہ پہ پردہ پردے میں جلوہ ہے ذات کا

عشقِ رسولِ پاک میں کٹ جائے زندگی
اکبر یہی تو اپنا ہے مقصد حیات کا

جلوۂ حق چشم مَازَاغَ الْبَصَرُ کے سامنے

جلوۂ حق چشم مَازَاغَ الْبَصَرُ کے سامنے
محوِ حیرت عقل ہے خیرُ البشر کے سامنے

آپ کا اِرشاد عالی مَنْ رَاٰنِیْ جب سُنا
منزلِ قوسین آئی خود اُبھر کے سامنے

ہر کسی کی آنکھ میں تابِ نظر اتنی کہاں
جلوۂ خیرُ البشر ہے دیدہ ور کے سامنے

یا الٰہی جب جھکاؤں سر میں تیری بزم میں
اُن کے نقش پا رہیں میری نظر کے سامنے

اشک آنکھوں سے مِرے اِس واسطے گرتے نہیں
حکم ہے لَا تَرْفَعُوْا کا چشمِ تر کے سامنے

ہو نہیں سکتا تقابل اور کا سرکار سے
ظُلمتوں کا ذِکر کیا نورِ سحر کے سامنے

چاند سورج اُس نظر کا کرتے ہیں ہر دم طواف
پائے اقدس کے نشاں ہوں جس نظر کے سامنے

عاشقوں کی بزم میں اکبرؔ سناؤ نعتِ پاک
فن کا ہو اِظہار بھی تو باہُنر کے سامنے

جمالِ حُسنِ سروری کمالِ عشقِ بندگی............

جمالِ حُسنِ سروری کمالِ عشقِ بندگی ،شعور و فکر و آگہی نبیؐ کے وصف ہیں کئی
حیات، علم، روشنی، سکون وراحتِ دلی ،مہک ہے روح وجسم کی زبان ودل کی چاشنی
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ
یقین سے گمان سے مکاں سے لامکان سے زمیں سے آسمان سے ہمارے جسم وجان سے
صدائے سرمدی سُنائی دیتی ہے یہ ہر گھڑی، خُدا کے بعد آسرا نہیں کوئی بجز نبیؐ
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ
بشر میں سیّدُ البشر رسوؐل ہیں عظیم تر ،نگاہِ رب میں خوب تر ہے کون ایسا معتبر
تمام عظمتوں کا سر ہے خم قدوم پاک پر، پیمبروں میں بھی کسے ملی ہے ایسی برتری
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ
کبھی تو میرے دل کی انجمن میں آیئے نبیؐ، کبھی غلام کو مدینے میں بلایئے نبیؐ
میرے غموں کی دھوپ پر کرم کی چھاؤں ڈالیئے ،یہ آرزوئے زندگی ہو پوری یا نبیؐ میری
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ
طبیبِ دہر آپؐ ہیں شفیعِ حشر آپؐ ہیں، نشانِ فقر آپؐ ہیں مقامِ صبر آپؐ ہیں
نویدِ صبح آپؐ ہیں ہر اک زمانہ آپؐ ہیں، کہ آپؐ ہی کے دم سے ہے زمانے بھر میں روشنی
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ
درِ نبیؐ پہ اکبرؔ اب جو ہم مدینہ جائیں گے درود پڑھتے جائیں گے سلام پڑھتے جائیں گے
سرِ نیاز کو وہاں قدم قدم جُھکائیں گے زباں پہ اپنی ہر گھڑی رہے گا بس نبیؐ نبیؐ
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ

جُنوں کو بے خودی دینے خرد کو آگہی دینے

جنُوں کو بے خودی دینے خرد کو آگہی دینے
نبیؐ کے نقشِ پا روشن ہیں سب کو زندگی دینے

نبیؐ راضی ہوا کرتے ہیں جس کو ہر خوشی دینے
تو اپنے دَر بُلا لیتے ہیں اُس کو حاضری دینے

نظر نیچی ہے دِل خاموش ہے آنکھوں میں آنسو ہیں
کھڑا ہے در پہ آقاؐ کے سلامی ہر کوئی دینے

خود اپنی جلوہ گاہِ ناز میں رب یاد کرتا ہے
محمدؐ عبدِ کامل کو خراجِ بندگی دینے

عقیدت ہو اگر سچّی تو خود اسَباب بنتے ہیں
یہ سچ کر کے دکھایا ہے مجھے میرے عقیدے نے

دیارِ مصطفیٰؐ کو دیکھ کر حُور و مَلک بولے
زمیں پر چاند نکلا ہے فلک کو روشنی دینے

تری آواز پر اکبر نبیؐ امداد کرتے ہیں
تو پھر کیوں دیر کرتا ہے صَدائے یا نبیؐ دینے

جو رقصاں ہیں نبیؐ کے ایک ہلکے سے تبسّم میں

جو رقصاں ہیں نبیؐ کے ایک ہلکے سے تبسّم میں
اُجالے وہ نظر آتے ہیں مہر و ماہ و انجُم میں

ہٹے نظروں سے جب بھی نقشِ پائے محسنِ انساں
بھٹک کر چل پڑی انسانیت راہِ تصادُم میں

ہوا کے ایک جھونکے سے بُجھے آتش کدے سارے
چراغِ مصطفیٰؐ جلتا رہا موج و تلاطم میں

پتہ مَـا يَـنْطِقُ کے رازِ سربستہ سے ملتا ہے
نہجِ اللہؔ کا ہے آپ کے طرزِ تکلّم میں

سماعت ہو اگر بالغ تو خود محسوس کرلو گے
سُناتی ہے خموشی نعتِ آقاؐ کو ترنُّم میں

وہ منشا تھا مشیت کا خطا تھی یا کہ آدمؑ کی
جواب اس کا ہے پوشیدہ فقط اک نخلِ گندُم میں

رسولؐ اللہ کی اُلفت سے ہوتی ہیں جو کچھ پیدا
وہ اکبرؔ خوبیاں اب دیکھنا چاہیں گے ہم تُم میں

ہو جذبہ حُریّت کا گر تو اکبرؔ کنکریاں بھی
مُقیّد ہو کے کلمہ پڑھتیں ہیں دستِ تظلّم میں

حدیثِ مَنْ عَرَفْ سے جو ضیاء بخشی ہے آقاؐ نے

حدیثِ مَنْ عَرَفْ سے جو ضیاء بخشی ہے آقاؐ نے
ضروری ہے کہ انساں پہلے اِس کے راز کو جانے

مجھے مغمُوم کر کے رکھ دیا تھا فکرِ فردا نے
خوشی لیکن عطا کردی ہے کیا کیا ذکرِ آقاؐ نے

دوا ہر درد کی بخشی ہے ہم کو کس مسیحا نے
مدینے والے آقاؐ نے مدینے والے آقاؐ نے

نبیؐ کے عشق کا رشتہ ہی سب رشتوں سے افضل ہے
نہ ہو اُن کی طلب تو ہم کو اپنے بھی ہیں بیگانے

نبیؐ کے ذکر سے وابستہ ہے انفاس کی ڈوری
یہ روز و شب ہیں میری زیست کی تسبیح کے دانے

محبت کس طرح ہوتی ہے ہم کو سرورِؐ دیں سے
ہمیں سکھلایا ہے یہ جذبۂ عشقِ صحابہ نے

مئے توحید کے ساقی کا جس پر لُطف ہوتا ہے
تو اُس میکش کو اکبرؔ ڈھونڈتے آتے ہیں میخانے

حُسنِ مطلق سے مُزّین ہے سراپا آپؐ کا

حُسنِ مطلق سے مُزّین ہے سراپا آپؐ کا
اس لئے سائے سے بے گانہ ہے جلوہ آپؐ کا

یا نبیؐ جو ہوگیا ہے دل سے شیدا آپؐ کا
حشر تک ملتا رہا اس کو اُتارا آپؐ کا

آپؐ رمن نُوری تجلّی ہیں سراپا نُور ہیں
خاکی اِنساں لے سکے گا جائزہ کیا آپؐ کا

سر سے پا تک نُور ہوکر شکل میں انسان کی
معجزہ ہے عالم دُنیا میں آنا آپؐ کا

اپنے گھر میں جیسے آجاتا ہے کوئی بے جھجک
عرش پر ہے اِس طرح سے آنا جانا آپؐ کا

وہ درِ حَسنینؓ ہو یا ہو درِ مَولا علیؓ
واجبِ تعظیم ہے سارا گھرانا آپؐ کا

آپؐ محبُوبِ خُدا صلِّ علیٰ نورِ مُبیں
ہم بھلا جانیں تو جانیں مرتبہ کیا آپؐ کا

سایۂ نعلین میں بیٹھا ہوا ہے حشر میں
کس قدر اُونچائی پر ہے نام لیوا آپؐ کا

قلبِ اکبرؔ بھی وہاں ہے سجدہ ریزی کے لئے
جگمگاتا ہے جہاں نقشِ کفِ پا آپؐ کا

حسن مطلق کی پہلی ادا نور ہے

حسن مطلق کی پہلی ادا نور ہے
محفل کن میں جلوہ نما نور ہے

وُسعت لامکاں کی فضا نور ہے
عرش کا سارا جغرافیہ نور ہے

چشم مازاغ نے دیکھا جس نور کو
اُس کا جلوہ ہر اِک آنکھ کا نور ہے

وہ بظاہر بشر ہیں مگر دیکھئے
اُنؐ کی بے سائیگی میں چُھپا نور ہے

جس پہ صدقے ہوئی جاتی ہے کائنات
یاالٰہی فقط وہ ترِا نور ہے

کالی کملی کا پرتو ہے ہر آنکھ میں
ہر نظر میں یہی بولتا نور ہے

میرے سرکارؐ کے گھر کا ایک ایک فرد
ہر کوئی اپنی جگہ نور ہے

جس نے بھی اُنؐ کو دیکھا یہی بول اٹھا
ربّ ِ سلّم علیٰ واہ کیا نور ہے

نعت اکبرؔ نے بھی ایسی لکھی ہے اک
جس کے دو شعروں کا قافیہ نور ہے

حکمِ حق حکمِ آقاؐ کو جانو ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

حکمِ حق حکمِ آقاؐ کو جانو ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے
اپنا ایمان مضبوط رکھو ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

بات ہے صاحبانِ خدا کی بات ہے عاشقِ مصطفیٰ کی
اُنکی باتوں کو ہرگز نہ ٹالو ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

ہے جو پاسِ ادب کا قرینہ جسکو کہتے ہیں ہم سب مدینہ
اُسکی عظمت کو دل میں بٹھاؤ ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

جن سے وابستہ ہر زندگی ہے سُرخرو جن سے ہر بندگی ہے
یاد اُن کی ہمیشہ مناؤ ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

سر جھکاؤ زباں بند کرلو ہاتھ باندھو نظر نیچی کرلو
در پہ سرکارؐ کے ایسے جاؤ ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

ہم نے جانا فنِ شاعری میں نعتیہ شاعری اور ہی ہے
اِس کا اکبرؔ تقدس نبھاؤ ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے

حکمِ حق سے خاک کا پُتلا ہوا تیار جب

حکمِ حق سے خاک کا پُتلا ہوا تیار جب
نورِ احمدؐ کی کرن اُس کو ہوئی درکار جب

سامنا سرکارؐ کا کرلے گی پہلی بار جب
ہوش کھو کر زندگی ہوجائے گی بیدار جب

عِلم وعقل وفن کے جوہر ہوگئے بیکار جب
اُن کا دیوانہ نظر آنے لگا ہُشیار جب

خلقِ آقاؐ کے سہارے کی ضرورت پڑگئی
امن قائم کر سکا نہ کوئی بھی ہتھیار جب

آپؐ کی بعثت نے اس کا کام کر ڈالا تمام
سر اُٹھا کر پھر رہی تھی شورشِ کُفّار جب

نورِ حق کو دیکھنا آساں ہوا سب کے لئے
آئینہ نورِ قدم کا بن گئے سرکارؐ جب

سر اُٹھا کر فخر سے اکبر چلے گا حشر میں
سایہ اَفگن سر پہ ہوگا دامنِ سرکارؐ جب

حمد اُس رب کے لئے جو سب کا پالنہار ہے

حمد اُس رب کے لیے جو سب کا پالنہار
ہے
نعت اُس کی جو خدا کا اولیں شاہکار
ہے

جلوۂ خیرُ البشر ہے نور کا انبار ہے
دیکھنے کے واسطے ہوشِ نظر درکار ہے

عاصیوں کے ہاتھ ہیں اور دامنِ سرکار
ہے
روزِ محشر مغفرت کا راستہ ہموار
ہے

کر رہا ہے سارے عالم کے طبیبوں کا علاج
یا محمد مصطفےٰ جو آپ کا بیمار ہے

کوئی لغزش ہو نہ پائے بات ہے ایمان کی
اے دلِ مضطر سنبھل سرکار کا دربار
ہے

مل رہا ہے درس یہ ہم کو کلام اللہ سے
شاہ کی اُلفت نہیں تو زندگی بے کار ہے

زندگی سرکار کے قدموں میں رہنے کا ہے نام
ورنہ اکبر زندگی کا اور کیا معیار
ہے

خدا کی راہ دکھلائی نبیؐ نے

خدا کی راہ دکھلائی نبیؐ نے
کیا احسان ایسا کیا کسی نے

ستایا دہر کی جب تیرگی نے
صدا فوراً میری پہنچی مدینے

دیئے ہم کو اُجالوں کے خزینے
محمدؐ مصطفیٰؐ کی زندگی نے

شہِ والا کے قدموں سے لپٹ کر
بزرگی عرش کی پہنچی مدینے

نبیؐ کی راہ پر چل کر دکھایا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ نے

قدم ہے اُس کے شہرِ معرفت میں
جنھیں اپنالیا اُن کی گلی نے

محمدؐ مصطفیٰؐ صلِ علیٰ کو
کہاں سمجھا ہے اکبرؔ ہر کسی نے

خدایا ساری اُمت کا یہ پورا خواب ہو جانا

خدایا ساری اُمت کا یہ پورا خواب ہو جانا
نبیؐ کی دید سے ہر اُمتی سیراب ہو جانا

مُنوّر عشقِ آقاؐ سے یہ دل کا باب ہو جانا
نبیؐ کی چاہ میں گُم سب میرے اَعصاب ہو جانا

اُنھیں منظور تھا روشن وفا کا باب ہو جانا
رضی اللہ عنہٗ منصبِ اصحاب ہو جانا

حرا کے غار سے اقراٗ کی آیت کے تَصَدُّق سے
جہالت کی سبھی رسموں کا سدِّ باب ہو جانا

میں بند آنکھوں سے دیدارِ شہِ دیں کے مزے لے لوں
مُیسّر یا خُدا مجھ کو کبھی وہ خواب ہو جانا

ہمارا ربطِ کامل ہو تو پھر ہجرِ شہِ دیں میں
ہمارا حال مثلِ ماہیٔ بے آب ہو جانا

یہ اِسلامی اخوت کا نمونہ ہی تو ہے اکبرؔ
کسی مومن کو چوٹ آنا میرا بے تاب ہو جانا

خدائے پاک کہتا ہے کہ سُن بندے صدا میری

خدائے پاک کہتا ہے کہ سُن بندے صدا میری
ملے گی تجھ کو طاعت میں محمدؐ کی رضا میری

نبیؐ آئے زمانے میں تو کہتی ہے زبانِ حق
رسولِ پاکؐ سے پہلے کوئی سُنتا نہ تھا میری

تشخّص جو بھی ہے میرا تصدّق سب اُنہی کا ہے
وگرنہ کیا ہے میری شخصیت کیا ہے انا میری

زباں چُپ ہے مگر ہر سانس میں ہے نام آقاؐ کا
قسم اللہ کی ہے اب خموشی بھی صدا میری

یہاں بھی اُنکے صدقے میں بسر ہوتی ہے عزّت سے
وہاں بھی آبرو رکھلیں گے شاہِ انبیاء میری

چمن سرسبز ہو کر یوں رہا میری تمنّا کا
طوافِ گُنبدِ خضریٰ میں ہے فکرِ رسا میری

مدینہ ہو کہ مکّہ ہو نظر میں اُن کا جلوہ ہو
نمازِ عشق اسی صورت سے ہو یارب ادا میری

مریضِ عشقِ سرورؐ ہوں دوا کی کیا ضرورت ہے
کہ بڑھ کر یہ مرض بن جائیگا خود ہی دوا میری

انا مِنْ نُوْر کی نسبت ہے پنہاں میری ہستی میں
اِسی نسبت سے چمکی معتبر ہو کر انا میری

دمِ آخر نہ لوں گا نام میں جب تک محمدؐ کا
بدن سے روح اکبرؔ ہو نہیں سکتی جدا میری

خُلد مسند آراء ہے اُن کی کالی کملی میں

خُلد مسند آراء ہے اُن کی کالی کملی میں
ہم کو جا کے رہنا ہے اُن کی کالی کملی میں

عشق کا مُصلّٰی ہے اُن کی کالی کملی میں
دِل نماز پڑھتا ہے اُن کی کالی کملی میں

مجلسِ احبّا ہے اُن کی کالی کملی میں
ہم کو نعت پڑھنا ہے اُن کی کالی کملی میں

مغفرت کا رستہ ہے اُن کی کالی کملی میں
بابِ نورِ توبہ ہے اُن کی کالی کملی میں

بے حساب جنّت میں جتنے جانے والے ہیں
اُن کو حق نے رکھا ہے اُن کی کالی کملی میں

کبریائی رنگوں سے حق نے اپنے جلووٗں کا
حُسن سب بکھیرا ہے اُن کی کالی کملی میں

حشر میں نِدا ہوگی عاصیو چلے آوٗ
تم کو کس نے روکا ہے اُن کی کالی کملی میں

ہو کے رُخصت اے اکبرؔ اِس جہانِ فانی سے
ہم نے خود کو پایا ہے اُن کی کالی کملی میں

خواہشِ دیدارِ حق جس آنکھ میں مستور ہے

خواہشِ دیدارِ حق جس آنکھ میں مستور ہے
منکشف اُس پہ ہی مفہوم اَنَا مِنْ نُوْرٌ ہے

روضۂ سرکار کیا ہے جلوہ گاہِ طور ہے
آرزوئے حضرتِ موسیٰ یہاں محصور ہے

زندگی توحید کے نشّے میں ایسی چور ہے
گم اَنَا الْحَقُّ کی صدا میں لہجۂ منصور ہے

وہ بشر اپنی اَنا کے جال میں محصور ہے
قلب جس کا اتباعِ مصطفیٰ سے دور ہے

لَنْ تَرَانِیْ آنکھ نے دیکھا ہے یہ اسریٰ کی شب
مَنْ رَاٰنِیْ میں نمایاں جلوۂ مِنْ نُوْرٌ ہے

دیکھ کر آقاؐ کے اوصافِ جمیلہ کا جمال
ذرّہ ذرّہ نعت کہنے کے لیے مجبور ہے

اِک مُقرَّب اُن کا شیدا ہی بتا سکتا ہے یہ
قلبِ مومن رغبتِ دنیا سے کتنی دور ہے

آپ کا جلوہ لباسِ مِثْلُکُمْ میں دیکھ کر
شعبۂ انسانیت کی کُل فضاء مسرور ہے

طاعتِ سرکارؐ سے ملتا ہے جو رزقِ حلال
اُس کے اِک لقمے پہ اکبر خوش ہر اک مزدور ہے

دست بستہ سر خمیدہ قبلہ رُو ہو جایئے

دست بستہ سرخمیدہ قِبلہ رُو ہو جایئے
جستجوئے شاہِ دیں میں ایک سُو ہو جایئے

مل کے رُخ پہ خاکِ اقدس خُوبرو ہو جایئے
اہلِ جنّت کی طلب اور جُستجو ہو جایئے

ہو رہا ہو ذکرِ آقاؐ کا جہاں پر اہتمام
اُس جگہ جانے سے پہلے باوضو ہو جایئے

دے رہا ہے اُسوۂ اصحاب ہم کو یہ پیام
آپ ہر گُستاخِ آقاؐ کے عدو ہو جایئے

ہے یہ ارشادِ نبیؐ معراجِ مومن ہے نماز
اِس قرینے سے خدا کے روبرو ہو جایئے

سیرت آقاؐ پہ چلیے پوری یکسوئی کے ساتھ
اور اکبرؔ دو جہاں میں سُرخرو ہو جایئے

دُکھ میں مصیبتوں میں بھی رہ کر مزے میں ہے

دُکھ میں مصیبتوں میں بھی رہ کر مزے میں ہے
اُن[۲] کا جو نام لیوا ہے وہ گھر مزے میں ہے

نعتِ رسولؐ پڑھ کے سخنور مزے میں ہے
اور اہلِ ذوق کہہ کے مکرر مزے میں ہے

دھوپ اور چھاؤں وقت وزمانے سے بے نیاز
موسم کوئی ہو اُن[۴] کا قلندر مزے میں ہے

ہوتا نہیں ہے بھوک کا احساس جنگ میں
فاقوں میں بھی حضورؐ کا لشکر مزے میں ہے

اِک اِک سپاہی دینِ خدا کا نبیؐ کے ساتھ
اپنے شِکم پہ باندھ کے پتھّر مزے میں ہے

جنّت کی سیر کرتا ہے مرنے کے بعد بھی
عاشق نبیؐ کا قبر کے اندر مزے میں ہے

نام و نمود شہرتِ دنیا سے بے خبر
اِک شخص جس کا نام ہے اکبرؔ مزے میں ہے

دل میں نبیؐ کی یاد کا جب سے قیام ہے

دل میں نبیؐ کی یاد کا جب سے قیام ہے
ہر سانس میری وقفِ درود و سلام ہے

محبوبیت کے زُمرے میں جن جن کا نام ہے
مُسلک میں میرے اُن کا بڑا احترام ہے

اِک صرف ذاتِ آقا علیہِ السلام ہے
جس کے تَصَرُّفات میں عالم تمام ہے

کندہ دلوں پہ اپنے جو آقا کا نام ہے
تاریکیوں میں روشنی کا اہتمام ہے

محفل سجی ہے عرش پہ راز و نیاز کی
قوسین میں نبیؐ سے خدا ہم کلام ہے

کس اہتمام سے ہوئی تزئینِ کائنات
قلب و نظر پہ اُس کی محمدؐ کا نام ہے

حُسنِ رسولِ پاک ہے مضمونِ روز و شب
چہرے سے دن عیاں ہے تو زلفوں سے شام ہے

حاصل ہے عشقِ احمدِ مرسل کو یوں بقا
جیسے کہ شانِ ربِّ علیٰ کو دوام ہے

قوسین میں ہیں احمدِ مختار جلوہ گر
دیکھ اے فلک یہ مثلِ بشر کا مقام ہے

روئے زمیں پہ خانۂ کعبہ ہی کی طرح
آقا کا در بھی مرکزِ دارُالسلام ہے

دنیا و آخرت کی سبھی مشکلوں کا حل
آقا کی صرف ایک توجہ کا نام ہے

دنیا جسے سمجھتی ہے اکبرؔ کے نام سے
وہ تو درِ رسولؐ کا ادنیٰ غلام ہے

اکبرؔ نبیؐ کا جس کے بھی دل میں ہو احترام
ایسے بشر پہ خاص خدا کا سلام ہے

دن رات تڑپتا ہے سرکارؐ شفا دینا

دن رات تڑپتا ہے سرکارؐ شفا دینا
بیمارِ محبت کو دامن کی ہوا دینا

رنگینیاں دُنیا کی سب دِل سے مِٹا دینا
یارب مجھے آقاؐ کا دیوانہ بنا دینا

تاریخ پہ چسپاں ہے کردارِ شہِ والا
زخموں کے عِوض اپنے دشمن کو دُعا دینا

بے سائیگی آقاؐ کی اِک راز ہے سر بستہ
ممکن نہیں اِنساں سے یہ راز بتا دینا

وہ رحمتِؐ عالم ہیں پوشیدہ نہیں اُن سے
واقف ہیں میرے آقاؐ کس کس کو ہے کیا دینا

ایماں کی علامت ہے پہچان ہے مومن کی
محبوب ہر اِک شئے کو آقاؐ پہ لٹا دینا

دستورِ محبت میں معراجِ مسلماں ہے
" آقاؐ کی محبت میں اپنے کو مٹا دینا

احوال کوئی اکبر پوچھے تو عقیدت سے
سرکارِؐ مدینہ کی تم نعت سُنا دینا

دن رات یہ ہوتا ہے اعلان مدینے میں

دن رات یہ ہوتا ہے اعلان مدینے میں
خلّاقِ دوعالم کی ہے شان مدینے میں

پڑھتے ہوئے جائیں گے قرآن مدینے میں
نکلیں گے ہمارے بھی ارمان مدینے میں

چوکھٹ پہ شہِؐ دیں کی کرتے ہیں جبیں سائی
سلطانِ جہاں سب ہیں دربان مدینے میں

فیضانِ شہِؐ دیں تو کونین پہ رہتا ہے
فیضان کا رہتا ہے عنوان مدینے میں

سرکارؐ کا روضہ ہے سرکارؐ کے جلوے ہیں
بخشش کے بھی کیا کیا ہیں سامان مدینے میں

عشقِ شہِ والا کو سینوں میں بسا کر ہم
رہتے ہیں تصوّر میں ہر آن مدینے میں

ہر آنکھ سے زائر کے ہوتے ہیں رواں آنسو
اُٹھتے ہیں عقیدت کے طوفان مدینے میں

اللہ کی قدرت کے رازوں کو سمجھنے کا
ملتا ہے خَلائق کو رُجحان مدینے میں

کُھلتے ہیں یہاں اکبرؔ اسرارِ خداوندی
اِنسان کو ہوتا ہے عِرفان مدینے میں

❁ ❁ ❁

دونوں عالم کے مقصود ہیں مصطفیؐ.........

دونوں عالم کے مقصود ہیں مصطفیؐ سب کی منزل ہیں بس آپؐ ہی کے قدم
اب ملائک کی خوشیوں کا کیا پوچھنا عرش پر آگئے ہیں نبیؐ کے قدم

سیرتِ مصطفیؐ سے اُجالا مِلا جب جہاں رُک گئے روشنی کے قدم
بھول کر بھی کہیں بڑھ نہ پائینگے اب میری جانب کسی تیرگی کے قدم

پھول پتّوں میں نورِ رسولِ خدا ڈالی ڈالی پہ ہے رنگِ عشقِ نبیؐ
باغ ایماں کا سرسبز و شاداب ہے سر پہ غنچوں کے ہے تازگی کے قدم

مرتبے میں کوئی اُن کے جیسا نہیں انبیاء میں نبی کوئی ایسا نہیں
کس کو حاصل ہے یہ شان یہ برتری چھو سکے اُن کی پیغمبری کے قدم

شاہِ طیبہ کی عظمت کو اے مومنو کوئی اب تک بھی سمجھا نہ پوری طرح
ڈھونڈتے ڈھونڈتے عظمتوں کے نشاں تھک گئے عقل و دانشوری کے قدم

جلوۂ حق رسی بندگی کی ضیا دونوں آنے لگے صاف ہم کو نظر
آپ کی راہ پر یا رسولِ خدا جب سے جمنے لگے زندگی کے قدم

پائے اقدس سے آقاؐ کے چمٹے رہو روشنی کے سمندر میں ڈوبے رہو
تیرگی مُنہ چھپاتی ہے اکبرؔ وہاں ہیں جہاں آپؐ کی روشنی کے قدم

ذہن جا سکتا نہیں جس جا کسی انسان کا

ذہن جا سکتا نہیں جس جا کسی انسان کا
ہے وہاں بھی تذکرہ سرکار کے احسان کا

اِک اشارہ سرورِ کونین کے دربان کا
رخ بدل دیتا ہے آنے والے ہر طوفان کا

دستِ اقدس میں نبیؐ کے ایک لقمہ نان کا
پیٹ بھر دیتا ہے جانے کتنے دسترخوان کا

ایک اک نعمت خدا کی یاد آنے لگ گئی
ورد جب کرنے لگا میں سورۂ رحمٰن کا

سیرتِ سرکار پڑھتے جاؤ گے تم جس قدر
اُس قدر مفہوم کھلتا جائے گا قرآن کا

آپؐ کے نقشِ قدم سے عرش تا تحت الثریٰ
جگمگاتا ہے ہر اِک گوشہ خدائی شان کا

ہر نفس بے چین ہے ہر دل یہاں ہے مضطرب
پیش کرنے کو اُنھیں نذرانہ اپنی جان کا

جس کو موزوں کہہ رہا ہے یہ تیرا اکبرؔ کلام
وہ پتہ دیتا ہے تیرے علم کے فقدان کا

ربطِ اُمت نبیؐ سے ایسا ہے

ربطِ اُمت نبیؐ سے ایسا ہے حق سے بندے کا جیسے رشتہ ہے
سانس کی لے میں اُنؐ کا نغمہ ہے سازِ دل سے جو روز بجتا ہے
ذکرِ سرکارؐ اصل میں کیا ہے اپنے خالق کو یاد کرنا ہے
تجھ کو اعمال پر بھروسہ ہے آسرا مجھ کو مصطفیٰؐ کا ہے
عشقِ آقا میں خوب رولینا آبِ زمزم سے دل کو دھونا ہے
من رانی نے دے دیا مژدہ اُنؐ کو پانا خدا کو پانا ہے
زندگی اُنؐ کے دم سے ہے روشن ورنہ ہر قلب میں اندھیرا ہے
نور کے نور وہ بشر کے بشر لیکن اپنی سمجھ میں آنا ہے
ہم غلاموں کے واسطے حق نے اُنؐ کو فرشِ زمیں پہ بھیجا ہے
وہ زمیں پر ہیں جلوہ فرما مگر عرش پر اُنؐ کا آنا جانا ہے
پڑھ رہی ہے درود ہر دھڑکن قلبِ مومن ہے یا مدینہ ہے
جس کے سر پہ ہوں آپ کے نعلین ہر بلندی سے اُس کا رشتہ ہے

اُنؐ کی نسبت سے حق ملا اکبرؔ
میری خوشیوں کا کیا ٹھکانہ ہے

رحمت یہ ہم پہ خاص ہے پروردگار کی

رحمت یہ ہم پہ خاص ہے پروردگار کی
اُمت میں ہیں جو ہم شہؑ عالی وَقار کی

خوشبو وفا خلوص و محبت کی پیار کی
مہکی ہوئی فضاء ہے نبیؐ کے دیار کی

اصحاب میں زیادہ فضیلت ہے چار کی
اور چار میں ہے بات الگ یارِ غار کی

حُبِ رسوؐل مقصدِ اصحاب تھا فقط
پرواہ تھی نہ اُن کو کبھی جیت ہار کی

راہِ حیات میں وہ بہت سُرخرو رہا
دنیا میں جس نے راہ نبیؐ اختیار کی

اُس وقت بھی حضور کا پیغام امن تھا
تھی کیفیت زمانے میں جب اِنتشار کی

دل کی صفائی چاہیئے اکبرؔ اگر تمہیں
باتیں کرو مدینے کے گرد و غبار کی

روح طیبہ کا سفر کرتی رہی یا مصطفیٰؐ

روح طیبہ کا سفر کرتی رہی یا مصطفیٰؐ
رنگ لائی یوں مری بخت آوری یا مصطفیٰؐ

جانے لفظِ کُن میں کیا جُنبش ہوئی یا مصطفیٰؐ
ڈھل گئی صورت میں اک بے صورتی یا مصطفیٰؐ

آپؐ کے نقشِ قدم کی روشنی یا مصطفیٰؐ
دے گئی کتنوں کو حسنِ بندگی یا مصطفیٰؐ

سج گئی اک نعت کی محفل یونہی یا مصطفیٰؐ
آپؐ کی بے ساختہ یاد آگئی یا مصطفیٰؐ

پائے اقدس سے مِری وابستگی یا مصطفیٰؐ
اوج و رفعت کی ہے حدِّ آخری یا مصطفیٰؐ

آرزوئے دید پھر بڑھنے لگی یا مصطفیٰؐ
ہو مِری اب کے برس پھر حاضری یا مصطفیٰؐ

چشمِ رب میں دل ہے وہ بھی لعنتی یا مصطفیٰؐ
جس میں یاد آتی نہیں ہے آپؐ کی یا مصطفیٰؐ

دور ہو جاتا ہے جب بھی آپؐ کے نعلین سے
قدر کھو دیتا ہے اپنی آدمی یا مصطفیٰؐ

اوج پر ایسا مقامِ اُمتی دیکھا گیا
رشک کرتی ہے جہاں پیغمبری یا مصطفیٰؐ

یوں اثر کر جاتی ہے دل پر مِرے بات آپکی
جیسے ہو قرآن کی آیت کوئی یا مصطفیٰؐ

راز سربستہ ہے نورِ حق کا یا ہے معجزہ
کچھ تو معنیٰ رکھتی ہے بے سائیگی یا مصطفیٰؐ

جہل کی مٹھی کا اُس دم کھُل گیا سارا بھرم
کلمہ جب پڑھنے لگی ہر کنکری یا مصطفیٰؐ

حلقۂ لَا تَقنَطُوا میں لے گئی اُمت کو سب
اِک دعائے رَبِّ ھَب لِی اُمَّتِی یا مصطفیٰؐ

پیڑ نے سجدے کئے بھیجے پہاڑوں نے سلام
کنکروں نے دی گواہی آپؐ کی یا مصطفیٰؐ

زندگی کو آپؐ نے بخشا ہے کچھ ایسا شعور
جس پہ نازاں ہے ابھی تک زندگی یا مصطفیٰؐ

اِقتَدَیتُم اِھتَدَیتُم کے اُجالوں کو لئے
ذہنِ اکبر کر رہا ہے شاعری یا مصطفیٰؐ

روزن ومحراب ومنبر اور درودیوار سب

روزن و محراب و منبر اور در و دیوار سب
واجبِ تعظیمؔ ہے سرکار کا گھر بار سب

اقرباء احباب ساتھی اور رشتے دار سب
خُلقِ آقاؐ کے ہیں قائل مؤمن و کفار سب

آپؐ کی دہلیز پر ہے سجدہ ریزی کے لیے
ہر بلند و برتری کے جتنے ہیں معیار سب

وجد میں ہیں گیسوئے سرکارؐ کی لے کر مہک
مشک و عنبر عطر، خوشبوئے گُل و گلزار سب

اُنؐ کے صدقے میں خدا نے مثلِ جنت کر دیا
شہرِ طیبہ کے گلی کوچے سڑک بازار سب

اوّل و آخر کی باتیں ظاہر و باطن کا حال
جانتے ہیں لفظِ کُن سے قبل ہی سرکارؐ سب

جب مئے حُبِّ نبیؐ دکھلاتی ہے اکبرؔ اثر
یک بیک کُھل جاتے ہیں توحید کے اسرار سب

روضۂ انور کی جب رویت ہوئی

روضۂ انور کی جب رویت ہوئی
کیا بتاؤں دل کی کیا حالت ہوئی

سر ندامت سے تھا خم آنکھیں تھیں نم
یوں درِ آقا سے کچھ قربت ہوئی

حکمِ حق لَاتَرفَعوا کی چھاؤں میں
دل پہ طاری اِک عجب رِقّت ہوئی

چھو کے دہلیز نبیؐ کو باادب
ہر تمنائے دِلی رُخصت ہوئی

ہم غلامانِ نبیؐ کی صف میں تھے
ہم پہ بھی اللہ کی رحمت ہوئی

چڑھ گئے کعبہ کی چھت پر جب بلالؓ
آسماں والوں کو بھی حیرت ہوئی

یاالٰہی پھر دکھا دے وہ دیار
آپؐ کا روضہ دیکھے اک مدت ہوئی

منکرانِ عظمت سرکارؐ کی
دین و دنیا میں بڑی ذِلّت ہوئی

کھودیا ہم نے وہیں اکبرؔ وقار
یادِ آقا سے جہاں غفلت ہوئی

زبانِ اشک پر آدابِ آقا کا ترانہ ہے

زبانِ اشک پر آدابِ آقاؐ کا ترانہ ہے
خَموش اے دل تصور میں نبیؐ کا آستانہ ہے

کوئی غوث و قطب خواجہ کوئی بہلول دانا ہے
نبیؐ کا جو ہے دیوانہ وہ دانائے زمانہ ہے

میرے سرکارؐ کے پیچھے نماز اپنی ادا کرنے
ہر اک عظمت صفیں باندھی ہوئی شانہ بہ شانہ ہے

عروج و اوج کو پرواز کو پر جس سے ملتے ہیں
میرے آقاؐ کی بس وہ اک نگاہِ طائرانہ ہے

نفاق اور جھوٹ کے امراض سے خالی ہے وہ سینہ
مُیسّر جس کو طیبہ کی زمیں کا آب و دانہ ہے

اُٹھاؤ فیض ان سے کام لے لو ان کی نسبت سے
خدا کے خاص بندوں سے نبیؐ کا دوستانہ ہے

فراقِ شاہِ دیں میں کارگر ہوتا ہے ہر آنسو
بہر صورت ہمیں اکبرؔ یہ نسخہ آزمانا ہے

زمیں پر ہوں کہ ہوں عرشِ بریں پر یارسولؐ اللہ

زمیں پر ہوں کہ ہوں عرشِ بریں پر یارسولؐ اللہ
نظر ہے آپ کی ہم پر برابر یارسولؐ اللہ

یہ فیضان آپؐ کا ہے آج بھی اِس دورِ ظلمت میں
سلامت ہے مرے ایماں کا جوہر یارسولؐ اللہ

بلندی ناز کرتی ہے بزرگی شاد ہوتی ہے
جُھکا کر آپ کی دِہلیز پر سر یارسولؐ اللہ

غریب اُمت کی نظریں آپؐ کی جانب ہی اُٹھتیں ہیں
کوئی جب ٹھیس لگتی ہے دِلوں پر یارسولؐ اللہ

صدائے یانبیؐ آتی ہے موجوں کی روانی سے
درودِ پاک پڑھتا ہے سمندر یارسولؐ اللہ

خوشی سے مر ہی جاؤں گا میں پڑھتے پڑھتے نعتِ پاک
جو کہہ دیں آپؐ دوبارہ مکرّر یارسولؐ اللہ

وفورِ الفتِ آقاؐ میں نامِ حق کے ساتھ اکبرؔ
زباں پہ میری آجاتا ہے اکثر یارسولؐ اللہ

❁ ❁ ❁

زِیادہ ہو تو بھی یہ دولتِ عطا کم ہے

زِیادہ ہو تو بھی یہ دولتِ عطا کم ہے
نبیؐ کی شان میں جتنی کرو ثنا کم ہے

خلوص کم ہے وہاں جذبۂ وفا کم ہے
جہاں پہ تذکرۂ آلِ مُصطفیٰؐ کم ہے

نبیؐ کی یاد سے گر دل کا رابطہ کم ہے
سمجھ لو فضلِ خدا سے وہ آشنا کم ہے

بتا دیا ہے یہ جبریل کی رسائی نے
کہ انؐ کے قدموں سے ہر اِک کا مرتبہ کم ہے

مکینِ فرشِ زمیں پر ہیں وہ اور اُنؐ کے لئے
زمیں سے عرشِ مُعلیٰ کا فاصلہ کم ہے

نمودِ جلوۂ حق کا ہو کس طرح ادراک
ہمارے ذوقِ نظر کا مطالعہ کم ہے

سکوت رہتا ہے اکبرؔ زبان پر اُس کی
جو علمِ باطنی رکھتا ہے بولتا کم ہے

سراپا نور ہے عرفانِ حق ہے فضلِ باری ہے

سراپا نور ہے عرفانِ حق ہے فضلِ باری ہے
نبیؐ کی ذات میں گویا خدا کی شان ساری ہے

نہ رنجش ہے نہ غم ہے اور نہ کوئی بے قراری ہے
نبیؐ کی یاد ہے دل میں عجب سا کیف طاری ہے

خدائی شان والے کی یہ کیسی خاکساری ہے
حیاتِ طیبہ جس نے قناعت پر گذاری ہے

غنی ہے دل وہی جس دل میں اُلفت ہے شہِ دیں کی
نہیں جس دل میں یہ دولت وہ مفلس ہے بھکاری ہے

میری سانسوں میں ڈھلنے لگ گئے سکّے محبت کے
صدائے یا محمدؐ قلب میں جس دن سے جاری ہے

نبیؐ کی یاد سے غفلت نہیں ممکن مرے دل کو
کہ اُن کی یاد نے بگڑی غلاموں کی سنواری ہے

مرے آقاؐ بلاؤں سے جو بچ جاتا ہے یہ اکبرؔ
کرم اللہ کا ہے آپؐ کی رحمت یہ ساری ہے

سرکارؐ سا محبوبِ خدا ہو نہیں سکتا

سرکارؐ سا محبوبِ خدا ہو نہیں سکتا
اِک عام بشر عرش رسا ہو نہیں سکتا

جب تک نہ درِ پاک سے مِل جائے اجازت
پتّہ کوئی سوکھا یا ہرا ہو نہیں سکتا

محمود و ایاز ایک ہیں آقاؐ کی نظر میں
اِن میں کوئی چھوٹا یا بڑا ہو نہیں سکتا

شیدائے نبیؐ ہوں میں اِسی ایک سبب سے
اللہ میرا مجھ سے خفا ہو نہیں سکتا

کس رمز میں رہتا ہے شہِ دیں کا دِوانہ
دانشوری کو اس کا پتہ ہو نہیں سکتا

ہر لمحہ میری عُمرُ کا یہ تا دمِ آخر
ایمان ہے آقاؐ سے جُدا ہو نہیں سکتا

خوش جن سے رہا کرتے ہیں سرکارِ مدینہ
ناراض کبھی اُن سے خدا ہو نہیں سکتا

آداب کے زینے پہ چڑھو نعت سناؤ
اکبرؔ یہ عمل تم سے بھی کیا ہو نہیں سکتا

سرکارؐ ہمیں اپنا شیدائی بنا لینا

سرکارؐ ہمیں اپنا شیدائی بنا لینا
کونین کی نظروں میں گِرنے سے بچا لینا

بینائی بڑھانے کا آسان یہ نسخہ ہے
نامِ شہِ والا کو آنکھوں سے لگا لینا

آواز شہِ دیں کو دے کر تو ذرا دیکھو
بگڑی ہوئی قسمت کو آساں ہے بنا لینا

جو چاہے اُسے دنیا کہتی ہے تو کہنے دو
آقاؐ کے فدائی کو دنیا سے ہے کیا لینا

گر عرش کے جلوؤں کو نظروں میں سمانا ہو
چوکھٹ پہ شہِ دیں کی آنکھوں کو بچھا لینا

ہر آن درودوں کی مہکار سے تم اپنے
صحرائے دل و جاں کو گلزار بنا لینا

تخلیق کے منشا کو اکبرؔ جو سمجھنا ہے
انوارِ محمدؐ کے جلوؤں سے ضیا لینا

سلامِ بندگی خدمت میں آقاؐ کی مِرا پہنچے

سلامِ بندگی خِدمت میں آقاؐ کی مِرا پہنچے
میں پہنچوں روضۂ اقدس پہ پہلے پھر قضا پہنچے

نبیؐ کے روضۂ اقدس پہ ہم قسمت سے کیا پہنچے
ہمارے خیر مقدم کو ملائک سارے آ پہنچے

خداوندا تِری رحمت کا اِک سیلاب دیکھا ہے
نبیؐ کا ذکر کرتے کرتے ہم جس جس جگہ پہنچے

خدا نے برتری دے دی زمیں کو آسمانوں پر
زمیں کی گود میں جس دم محمدؐ مصطفیٰ پہنچے

شکستہ حالِ دل کہنا نبیؐ سے ساری اُمت کا
دیارِ شاہِ دیں میں تو اگر بادِ صبا پہنچے

ہم اپنی آنکھ سے دیکھیں گے عرشِ پاک کا زینہ
جو اکبر خاکِ پا سرکاؐر کی ہم تک ذرا پہنچے

سہارا نسبت آقاؐ نے کیا دیا ہے مجھے

سہارا نسبتِ آقاؐ نے کیا دیا ہے مجھے
رہِ حیات میں چلنا سکھا دیا ہے مجھے

یہ شغلِ نعت نے ذکرِ نبیؐ کی کثرت سے
بڑے بڑوں کی صفوں میں بٹھا دیا ہے مجھے

حضورؐ آپ پہ سب کچھ نثار کر دینا
حقیقی معنوں میں مومن بنا دیا ہے مجھے

میں بن گیا ہوں تمنائی رب کے جلوؤں کا
نبیؐ کے عشق نے وہ حوصلہ دیا ہے مجھے

پسندِ خاطرِ حق جتنے کام ہوتے ہیں
اِک اِک ادائے نبیؐ نے دکھا دیا ہے مجھے

مجھے یہ ناز بہت ہے کہ خود مشیّت نے
ازل سے اُنؐ کا فدائی بنا دیا ہے مجھے

نوازشاتِ رسولؐ خدا نے عمر تمام
حصارِ فکر و عمل سے سوا دیا ہے مجھے

ہٹا کے ذہن سے فکرِ جہاں کو خالق نے
ثنائے آقا میں اکبرؔ لگا دیا ہے مجھے

شانِ اَیُّکُمْ مِثْلِیُ میں ہے شانِ بے حد بھی

شانِ اَیُّکُمْ مِثْلِیُ میں ہے شانِ بے حد بھی
مِثْلُکُمْ کے جلوے میں گُم ہے سایۂ قد بھی

بابِ ملتزم بھی ہے اور سنگِ اَسود بھی
نقشِ کعبۂ دل پر ہیں نقوشِ احمدؐ بھی

قُطب، اولیاء سارے اُونچے مرتبے والے
زیرِ پائے آقاؐ ہیں صاحبانِ مسند بھی

جو بھی علمِ اُمّیؐ ہے علمِ ذاتِ مطلق میں
ہے نہ علمِ انساں میں اُس کا ایک فیصد بھی

در پہ آپ کے آقاؐ دم میرا نکل جائے
آرزوئے دل بھی ہے زندگی کا مقصد بھی

کیا ہے معنیٔ طٰہٰ کیا ہے معنیٔ یٰسین
جاننے سے ہیں قاصر عالمانِ ابجد بھی

مدحتِ محمدؐ میں ہے کلامِ حق سارا
اور کلامِ حق میں ہے سورۂ محمدؐ بھی

عشقِ شاہِ بطحا کے فیض سے تِری اکبرؔ
زندگی بھی روشن ہے بعدِ مرگ مَرقد بھی

شاہِ دیں نے یہ احساں بڑا کردیا

شاہِ دیں نے یہ احساں بڑا کردیا
اپنی اُمت کو حق آشنا کردیا

جو سپردِ عطائے نبیؐ ہوگئے
اُن کو خالق نے سب کچھ عطا کردیا

اے خیالِ نبیؐ تیرے قُربان میں
تو نے دل کو مرے آئینہ کردیا

اُن کو رب نے بنا کر سراجِ مُنیر
ہر اُجالے کی قسمت کو وا کردیا

ذکرِ سرکار نے میری ہر سانس کا
رب کے دربار سے رابطہ کردیا

اِک تبسُّم نے آقائے کونینؐ کے
سب اُجالوں کو حیرت زدہ کردیا

حق نے اکبرؔ شہِ دیں کے عرفان کو
فہم و اِدراک سے ماورٰی کردیا

شدّتِ غم سے کبھی تو نالہ و فریاد سے

شدّتِ غم سے کبھی تو نالہ و فریاد سے
دل کو ہم آباد رکھتے ہیں نبیؐ کی یاد سے

آشنا رہتے ہیں جن کے دل نبیؐ کی یاد سے
دور رہتے ہیں وہ ہر اک فتنۂ الحاد سے

عالم ہُو میں بھی ہے اُنؐ کی نبوّت کا ظہُور
ہے وَجود آقاؐ کا پہلے عَالمِ ایجاد سے

ساتھ ہو ایمان کی طاقت تو کم تعداد بھی
کامیابی چھین لیتی ہے بڑی تعداد سے

یا نبیؐ کہتے ہی دل سے ہم اَسیرانِ اَلم
چھوٹ جاتے ہیں گرفتِ پنجۂ صَیاد سے

سر عقیدت سے مرا کیا ان کے در پہ جُھک گیا
گُونج اُٹھا جذبۂ ایماں مُبارکباد سے

اُن کے صدقے ہو رہا ہے احترامِ والدین
ہم نوازے جا رہے ہیں خدمتِ اولاد سے

شانِ اُمّیت پہ ہی مختص ہے علمِ ذاتِ حق
علم یہ ایسا ہے جو ملتا نہیں اُستاد سے

اُس کے سر پہ دیکھئے شاید ہو اُن کی گردِ پا
جو سلامت آ رہا ہے کوچۂ جلاد سے

مدحتِ سرکارؐ میں مشقِ سخن جاری رکھو
ہو کے بے پرواہ اکبرؔ ہر کسی کی داد سے

❀ ❀ ❀

شرف بخشا خدا نے اِس خوشی کا

شرف بخشا خدا نے اِس خوشی کا
مناؤ جشن میلادُالنبیؐ کا

سہارا مِل گیا میرے نبیؐ کا
تو سر اُونچا ہوا ہے بندگی کا

بہت سے نبیوں نے چاہا تھا رُتبہ
محمدؐ مُصطفٰےؐ کے اُمتی کا

رخِ سرکارؐ کے جلووں میں گُم ہے
یہ عالم ہے ہماری بے خودی کا

نبیؐ کے ذکر سے جان اور دل میں
سمندر موجزن ہے روشنی کا

دیا روشن ہے آقاؐ کے قدم سے
شعور و فکر و علم و آگہی کا

تنِ بے سایہ کے پرتوَ سے اکبرؔ
ہُوا ہے نام روشن زندگی کا

شعورِ حُسنِ وحدت کا اُجالا ہیں شہِؐ عالم

شعورِ حُسنِ وحدت کا اُجالا ہیں شہِؐ عالم
کسی بھی سَمت سے حق کا نظارہ ہیں شہِؐ عالم

رِصفاتِ ذاتِ حق میں بھی یگانہ ہیں شہِؐ عالم
جو عَبدیت کی منزل میں بھی تنہا ہیں شہِؐ عالم

اَزل سے انبیاء کا بھی سہارا ہیں شہِؐ عالم
ابد تک سب وَسیلوں کا وَسیلہ ہیں شہِؐ عالم

خدا مخفی خزانہ ہے نظر آئے تو وہ کیسے
قسم اللہ کی روشن خزانہ ہیں شہِؐ عالم

بَجُز سرکار کے کونین کے معنٰے نہیں کچھ بھی
صدائے کُن سے ہر عالم زمانہ ہیں شہِؐ عالم

لقب اُمّی ہے اُنؐ کا غیب کا وہ علم رکھتے ہیں
مدینہ علم کا منشا خدا کا ہیں شہِؐ عالم

کہیں پر آپ حَامد ہیں کہیں محمود و احمد ہیں
رِخرد حیراں ہے اکبؔر اور کیا کیا ہیں شہِؐ عالم

صرف سودائے نبیؐ ہم اپنے سر لے جائینگے

صرف سودائے نبیؐ ہم اپنے سر لے جائینگے
جو امانت جس کی ہے وہ اُسکے گھر لے جائینگے

دل میں آنکھوں میں نظر میں اُن کا ڈر لے جائینگے
اہلِ ایماں بس یہی زادِ سفر لے جائینگے

انشاء اللہ دیکھ لینا حشر کے میداں میں بھی
اُنؐ کے دیوانے ہی بازیٔ مار کر لے جائینگے

چشم محشر دیکھتی ہی دیکھتی رہ جائے گی
خُلد مَیں یوں ہم کو شاہِ بحر و بر لے جائینگے

دل پہ میرے اُنؐ کے نقش پا اُبھر جانے تو دو
اُنؐ کے قدموں کی ضیاء شمس و قمر لے جائینگے

حشر میں کُھل جائے گا جب آپ کا دستِ عطا
اُمتی کیا انبیاء دامن کو بھر لے جائینگے

لاکھ طوفانِ الم ہو بحرِ غم ہو کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم بس اُدھر آقا جدھر لے جائینگے

مدحِ آقاؐ سے یہاں پر جو بھی ہوں گے فیضیاب
برکتیں نعتِ نبی کی اپنے گھر لے جائینگے

جان و تن کو وار کر سرکارؐ کے نعلین پر
اپنے ایماں کو ہم اکبرؔ اَوج پر لے جائینگے

ضیائے ہے آپ کی قبلِ صدائے کُن فکاں آقاؐ

ضیائے ہے آپؐ کی قبلِ صدائے کُن فکاں آقاؐ
نہیں ہے آپؐ سے پہلے کوئی نام ونشاں آقاؐ

خدا نے آپؐ کو بخشی ہے وہ اُونچائیاں آقاؐ
بنے ہیں آپؐ کے نعلین تاجِ آسماں آقاؐ

چمن میں گُل سے ہم آہنگ ہو کر تتلیاں آقاؐ
سُنا کر نعت کرتی ہیں سبھی کو شادماں آقاؐ

جو پَل کر آپؐ کی الفت میں ہوتا ہے جواں آقاؐ
وہ ایماں ہو نہیں سکتا ضعیف و ناتواں آقاؐ

زمیں پر نعت پڑھتا ہے کوئی جب نعت خواں آقاؐ
سلامی بھیجتے ہیں اُس پہ سارے عرشیاں آقاؐ

ہم اپنے ہی گُناہوں پہ پشیماں ہیں یہاں آقاؐ
معاف و درگذر کیجے ہماری خامیاں آقاؐ

ہمیں اِس بات پر ہے ناز کہ کل روزِ محشر بھی
ہمارے ساتھ ہوں گی آپکی ہمدردیاں آقاؐ

خدا کی عظمتوں کے ساتھ اپنے پاک دامن میں
کلامِ حق نے کرلیں جمع ساری خوبیاں آقاؐ

حضور آدمؑ سے عیسیٰؑ تک پیمبر جتنے آئے ہیں
نظر آتی ہیں اُن میں آپ ہی کی جھلکیاں آقاؐ

مقابل آپکے چلنے نہ پائے اِس لیے حق نے
زباں پر ڈال دی لَا تَرْفَعُوْا کی بیڑیاں آقاؐ

ہماری انگلیوں سے ربطِ ذکرِ حق نہ چھوٹے گا
اُٹھائے ہم پہ چاہے لاکھ دنیا اُنگلیاں آقاؐ

یہ شانِ رحمۃٌ للعالمینی ہے فقط اکبرؔ
دُعا دشمن کو دیتے ہیں جو سُن کر گالیاں آقاؐ

طاقتِ ایماں کے بَل پر لڑ پڑے کفار سے

طاقتِ ایماں کے بَل پر لڑ پڑے کفّار سے
تین سو تیرہ مُجاہدِ لشکرِ جرّار سے

جو بھی کچھ ہم مانگتے ہیں اپنے پالنہار سے
ہم کو دیتا ہے خدا دستِ شہِؐ ابرار سے

چاہتے ہو تھوڑی سی قربت اگر سرکارؐ سے
پہلے آدابِ غلامی سیکھو یارِ غار سے

دھڑکنیں کونین کی حیرت سے ساکت ہو گئیں
آپؐ پہنچے سوئے عرشِ پاک اِس رفتار سے

ہم اسیرِ ذکرِ آقاؐ جس گھڑی سے ہو گئے
مل گئی ہم کو رہائی دُنیوی افکار سے

اک خدائے لم یزل کو چھوڑ کر کونین میں
عظمتِ خلاقِ کُل ممکن ہے بس سرکارؐ سے

رشتۂ ایماں میں انساں وہ بڑا مضبوط ہے
جس کا ہے برتاؤ اچھا اپنے رشتے دار سے

کرتی ہے کردار سازی سیرتِ خیر الوریٰ
آدمی پہچانا جاتا ہے فقط کردار سے

پیرویٔ حضرتِ حسان اکبرؔ کیجیے
روح کو گرما کے ہر دم نعتیہ اشعار سے

ظُلمتوں کو چیر کر روشن سویرا ہوگیا

ظلمتوں کو چیر کر روشن سویرا ہوگیا
آمدِ سرکار سے ہر سَمت اُجالا ہوگیا

جان میں جان آگئی دل پھر سے زندہ ہوگیا
ذکرِ آقا سے مِرا ایمان تازہ ہوگیا

جس پہ آقاؐ آپؐ کی کملی کا سایہ ہوگیا
اُس کے سائے میں جو آیا نور والا ہوگیا

یادِ آقاؐ جس قدر دل کو میرے تڑپا گئی
بندگی کے لُطف میں اُتنا اِضافہ ہوگیا

گردِ پائے مصطفیٰؐ کی ضَو میں ہم کیا آگئے
بابِ جنّت پر ہمارا نام کندہ ہوگیا

جب کبھی آیا تَصوّر میں شہِؐ دیں کا خیال
باوضو آنکھوں سے میرے دل کا سجدہ ہوگیا

دیکھتے ہی دیکھتے فیضانِ نعتِ پاک سے
قلبِ اکبرؔ میں عجب اک نور پیدا ہوگیا

عرشِ بریں پہ جا کے لوٹ آنا مصطفیؐ کا

عرشِ بریں پہ جا کے لوٹ آنا مصطفیؐ کا
صدیوں کی راہ جیسے جھونکا ہو اِک ہوا کا

اسریٰ کی شب میں یکجا ہونا سب انبیاء کا
مقصودِ حق بتانا رُتبہ تھا مصطفیؐ کا

پیدائشی ہوں بندہ محبوبِ کبریا کا
بے انتہا کرم ہے مجھ پر مِرے خدا کا

ہوش و خرد کے پردے سب چاک ہو گئے ہیں
معراجِ شاہِؐ دیں نے ایسا کیا دھماکا

میدانِ حشر میں بھی جُھرمٹ میں انبیاء کی
نعرہ ہے سب کے لب پر سردارِ انبیاء کا

یہ فنِّ نعت گوئی یہ ذوقِ نعت خوانی
انعامِ حق ہے گویا سرکارؐ سے وفا کا

جنّت میں جانے کی یہ محشر میں ہوگی صورت
میری جبیں پہ ہوگا نقش اُنؐ کے نقشِ پا کا

دو نور ضم ہوئے ہیں اک دوسرے میں اکبرؔ
اندازہ کس کو ہوگا قوسین کی فضا کا

عرش پر اللہ کے اِک آپؐ ہی مہمان ہیں

عرش پر اللہ کے اِک آپؐ ہی مہمان ہیں
یہ گواہی دینے کو قوسین کے ایوان ہیں

سنتِ آقاؐ پہ جتنے گامزن اِنسان ہیں
حق رسی کے راستے اُن کے لیے آسان ہیں

اُسکے دوزخ میں پہنچنے کے قوی امکان ہیں
جو کہے سرکار کو میری طرح اِنسان ہیں

آپؐ ختم المرسلیں ہیں صاحبِ قرآن ہیں
آسمانی سب کتابوں میں یہی اعلان ہیں

آپؐ کے نقشِ قدم بابِ درِ عرفان ہیں
اِس پہ جو ہیں گامزن وہ صاحبِ ایمان ہیں

کوئی عالم آپؐ کی نظروں سے چُھپ سکتا نہیں
دسترس میں آپؐ کی سب عالمِ امکان ہیں

آپکےؐ اخلاق کی صورت میں اِس امت کے پاس
اِشتعالِ کفر کی سرکوبی کے سامان ہیں

رہنے والی ہے ہمیشہ دل میں یادیں آپؐ کی
جو زمانے کے ہیں غم کچھ دیر کے مہمان ہیں

عظمتیں اونچائیاں جتنی بھی ہیں کونین میں
اِک غلامی پر نبیؐ کی سب کے سب قربان ہیں

ہوں محافل نعت کی یا تذکرے اصحاب کے
سب کے سب افزائش ایمان کے سامان ہیں

ہوگیا کیا اِک خیال سرورِ دیں کا گُذر
نور سے معمور دل کے سارے روشندان ہیں

بطنِ مادر سے لحد کی آخری منزل تلک
آدمیت پر نبیؐ کے بے شمار احسان ہیں

ذہن اکبرؔ میں بسی ہے جب سے نعتوں کی مہک
خوشبوؤں سے تر خیال و فکر کے گلدان ہیں

عروج ایسا جسے حشر تک زوال نہیں

عُروج ایسا جسے حشر تک زَوال نہیں
مِرے حضورؐ کے نعلین کی مِثال نہیں

کمال تب ہے جب آقاؐ اِسے قبول کریں
وگرنہ شاعری کرنے میں کچھ کمال نہیں

حرام لقمے پہ دار و مدار ہو جس کا
وہ سانس لینا ہمارے لئے حلال نہیں

حدودِ شرع سے باہر نبی کی مِدحت میں
میں لب کشائی کروں یہ میری مجال نہیں

نبیؐ کو اپنی طرح جاننا بشر کہنا
فدائیانِ محمدؐ کی بول چال نہیں

ستم تو دشمن آقاؐ کے ان گنت ہیں مگر
مزاجِ آقا میں تھوڑا بھی اِشتعال نہیں

نظر کے سامنے جب تک ہوں اُن کے نقش قدم
کوئی بھی کام ہمارے لئے محال نہیں

خدا کے قہر سے وہ لوگ بچ نہیں سکتے
نبیؐ کے پاس و ادب کا جنہیں خیال نہیں

سوائے آقاؐ کے دونوں جہان میں اکبرؔ
کوئی بھی واقف اسرارِ ذوالجلال نہیں

عروج واوج کی دنیا ہی اِک نئی پائی

عروج و اوج کی دنیا ہی اِک نئی پائی
جبینِ عبد نے چوکھٹ جو آپؐ کی پائی

لپٹ کے آپؐ کے قدموں سے یارسولؐ اللہ
فرازِ عرش نے بے انتہا خوشی پائی

کسی کی ہوگئی معراجِ دید تو اُس نے
حضورِ حق میں فقط ذات آپؐ کی پائی

زمانے بھر کے ستم دے کے بھی زمانے نے
مزاجِ آقاؐ میں ہرگز نہ برہمی پائی

خدا خود آگیا جب اُنؐ کے آگے بے پردہ
نبیؐ سے بات نہ کوئی ڈھکی چھپی پائی

وہ شانِ اُمّی لقب ہے کہ جس کے آگے خود
ہمیشہ ہم نے خرد بھیک مانگتی پائی

سلامی بھیجنے والوں نے آلِ آقاؐ پر
خود اپنے حق میں خدا سے سلامتی پائی

ہر ایک راہ گذر ہم نے قلبِ ایماں کی
محبّتِ شہِ لولاک سے بھری پائی

عطائے ساقیٔ کوثر کے سامنے اکبر
ضرورتوں نے میری تنگ دامنی پائی

غم اور خوشی میں خالی نہ کوئی گھڑی رہے

غم اور خوشی میں خالی نہ کوئی گھڑی رہے
سانسوں کی ڈور ذکرِ نبیؐ سے بندھی رہے

وابستۂ رسولِؐ خدا جو کوئی رہے
انسان وہ امان میں اللہ کی رہے

دن رات دل سے دور غمِ دنیوی رہے
الفت رہے تو دل میں فقط آپؐ کی رہے

اللہ کے حضورؐ کے اِحسان دیکھئے
ہم اُمتّی حضورؐ کے پیدائشی رہے

اس حال میں اُٹھا یاخدا قبر سے مجھے
میری جبیں پہ خاکِ قدومِ نبیؐ رہے

قُـلْ اِنَّـمَـا اَنَـا بَشَـرٌ مِّثْلُکُمْ ہے کیا
جانے وہی جو کاشفِ سرِ خفی رہے

اکبر رسولِ پاک کی سیرت ہے آئینہ
عمرِ تمام بس تری اِس پہ جمی رہے

فضلِ سرکارؐ میرے حصے میں ایسا آیا

فضلِ سرکارؐ میرے حصے میں ایسا آیا
کہ میں اسباب بِنا جا کے مدینہ آیا

احتراماً کئی ہاتھ اُٹھنے لگے میری طرف
ہاتھ میں دامنِ سرکارؐ میرے کیا آیا

کُنتُ کَنزًا کی تجلّی سے مُنزّہ ہوکر
پردۂ ذات سے آقاؐ کا سراپا آیا

عشقِ سرکارؐ کی دہلیز پہ پاؤ گے اُنہیں
نعت کہنے کا جنھیں تھوڑا سلیقہ آیا

ہم گناہگاروں کو ایماں پہ چلانے کے لیے
کام ہر گام پہ سرکارؐ کا اُسوہ آیا

رحمتِ حق نے اُسے کرلیا اللہ کے قریب
زمرۂ عشقِ شہِؐ دیں میں جو بندہ آیا

اُنؐ کے نعلین سے نسبت سرِ اکبرؔ کو رہی
زیرِ پا جن کے سرِ عرشِ معلّٰی آیا

قدموں پہ جو حضورؐ کے قربان ہو گئے

قدموں پہ جو حضورؐ کے قربان ہو گئے
وہ سر بلند صاحبِ ایمان ہو گئے

نُورُ الھُدیٰ جو زیست کا عنوان ہو گئے
روشن میری حیات کے امکان ہو گئے

یہ مہر و ماہ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰؐ
جو روز و شب کا بولتا عنوان ہو گئے

نکلے جو مصطفیٰؐ کو سمجھنے کے واسطے
جوشِ طلب میں چاک گریبان ہو گئے

خَیرُ الوَریٰ کی پیروی جن کا شعار ہے
ایسے تمام آدمی انسان ہو گئے

فیضانِ عشقِ احمدِؐ مختار کیا کہوں
قلب و نگاہ سب ہی مسلمان ہو گئے

جن و ملک نے عرش پہ دیکھا جو آپؐ کو
مثلِ بشر کی شان سے حیران ہو گئے

نافذ خدا نے کرتے ہی دینِ محمدیؐ
منسوخ ساری دنیا کے اَدیان ہو گئے

اِعجاز یہ درودِ مُقدّس کا دیکھئے
حق آگہی کے راستے آسان ہو گئے

ذکرِ نبیؐ خیالِ نبیؐ دید کی تڑپ
واللہ میرے جینے کے سامان ہو گئے

اصحابِ باوفا پہ قیامت گُذر گئی
جس دم شہید آپؐ کے دندان ہو گئے

وہ اولیائے خالقِ ارض و سما ہوئے
اکبر جو شاہِ دیں کے ثنا خوان ہو گئے

قلب میں سرکارؐ کی جب جلوہ آرائی ہوئی

قلب میں سرکارؐ کی جب جلوہ آرائی ہوئی
ذات کا عرفاں ہُوا خود کی شناسائی ہوئی

مَنْ رَانِیْ قول سے کیا راز افشائی ہوئی
ہر نظر دیدارِ آقاؐ کی تمنائی ہوئی

بِک گیا نامِ نبیؐ پر تو پذیرائی ہوئی
میری دربارِ خدا میں ہِمّت افزائی ہوئی

سانس کے ہر اِک ورق پر نام ہے سرکارؐ کا
یہ کتابِ زیست ہے سرکارؐ کی لائی ہوئی

چشمِ رحمت نے میرے اوپر وہ ڈالی ہے نظر
قابلِ دیدارِ روضہ میری بینائی ہوئی

یا نبیؐ اِس کو حیاتِ دائمی کی بھیک دو
سر جھکائے زندگی ہے ہاتھ پھیلائی ہوئی

سایۂ اُمی لقب میں مل گئی جب سے جگہ
فکرِ اکبرؔ پہ ہے نعتِ پاک ہی چھائی ہوئی

قوسین میں جمالِ رخِ یار دیکھنا

قوسین میں جمالِ رخِ یار دیکھنا
حق تھا نبیؐ کا رب کو لگاتار دیکھنا

سوتے میں بھی نصیب کو بیدار دیکھنا
رؤیا میں جلوۂ شہِؐ ابرار دیکھنا

حق میں ہمارے حج و زیارت سے کم نہیں
آنکھوں سے اپنی آقاؐ کے آثار دیکھنا

ہے ساکنانِ خلد کی دیرینہ آرزو
جنّت سے چل کے کوچۂ سرکارؐ دیکھنا

محشر میں گویا بن گیا پروانۂ نجات
اُمّت کا اپنے آقاؐ کو اک بار دیکھنا

منظور تھا خدا کو نبیؐ کے جمال سے
موسیٰ کو ذوقِ دید میں سرشار دیکھنا

دامن نبیؐ کا تھام کے محشر میں فخر سے
شاداں رہیں گے کتنے گنہگار دیکھنا

منشائے ایزدی میں تھی شامل فقط یہ بات
دشمن کا آ کے صرف لبِ غار دیکھنا

کافی رہے گا ایک اُچٹتی نگاہ سے
سرکارؐ کا کسی کو بھی اِک بار دیکھنا

دِکھلا دیا خدا نے مجھے روضۂ رسول
کام آیا میرا جانبِ دربار دیکھنا

تختی لگی ہوئی ہے شہِؐ دیں کے نام کی
اکبرؔ دلوں کے تم در و دیوار دیکھنا

کانٹے جو بچھاتے تھے سرکارؐ کے رستے میں

کانٹے جو بِچھاتے تھے سرکارؐ کے رستے میں
آقاؐ نے اُگائے گُل اُن لوگوں کے سینے میں

اوصاف کے پردوں میں آقاؐ کی حقیقت ہے
نایاب کوئی شئے ہو رہتی ہے وہ پردے میں

ہے چشمِ فلک حیراں خود ظلم و سِتم نے بھی
آقاؐ کو نہیں دیکھا آتے ہوئے غُصّے میں

ہاتھوں میں نبیؐ کے ہے عالم کی شہنشاہی
پر سادگی اِتنی ہے پیوند ہے کُرتے میں

احرامِ وفا باندھے آتے ہیں ملائک بھی
آداب کے پہرے ہیں ہر سَمت مدینے میں

محبوبِ درِ حق ہے بے شک وہ ثنا خوانی
کی جائے گی جتنی بھی قرآن کے لہجے میں

کوشش ہی کے بَل بوتے اکبرؔ نہ کوئی پہنچا
توفیقِ خدا ہو تو جاتا ہے مدینے میں

کتنا سکون دیتی ہے یادِ نبیؐ مجھے

کتنا سُکون دیتی ہے یادِ نبیؐ مجھے
عشقِ نبیؐ خدایا ملے سرمدی مجھے

جس نور کی دمک سے مُنوّر ہے کائنات
اُس نور سے ملی ہے عجب روشنی مجھے

جنت کے سارے باغ تھے نظروں کے سامنے
اُنؐ کی گلی ہی جانے کیوں اچھی لگی مجھے

دشوار راستوں سے بچا کر خدا کے پاس
رحمت رسولِؐ پاک کی لے جائے گی مجھے

مجھ پر کرم یہ اُنؐ کا نہیں ہے تو اور کیا
ہر سانس مل رہی ہے نئی زندگی مجھے

میرا نصیب کتنی بلندی پہ آگیا
نعلینِ مصطفیٰؐ سے ہے وابستگی مجھے

شاید رسولِؐ پاک کی آمد کا وقت ہے
ہر سَمت آرہی ہے نظر روشنی مجھے

اکبرؔ کرم حضورؐ کا ہر حال میں رہا
ہوتی نہیں ہے اِس لیے اَفسُردگی مجھے

کروں میں مدحِ شاہِ دیں میری اوقات ہی کیا ہے

کروں میں مدحِ شاہِ دیں مری اوقات ہی کیا ہے
نبیؐ کی نعت کہنا تو خدا والوں کا حِصّہ ہے

ہر اِک عالم ضیائے مصطفیٰؐ کے زیرِ سایہ ہے
وہ آقا شاہِ کُل عالم ہیں خلق اُن کی رعایا ہے

اُدھر عرشِ مُعلّٰی ہے اِدھر ارضِ مدینہ ہے
مرے سرکار کے نعلین سے دونوں کا رشتہ ہے

نبیؐ کی سُنّتوں ہی سے سمجھ میں ہم کو آتا ہے
کہ فرضِ عین کیا ہے اور کیا فرضِ کفایہ ہے

نبیؐ کے پائے اقدس ہیں سرِ عرشِ مُعلّٰی ہے
یہیں پر راز کُھلتا ہے مقامِ مصطفیٰؐ کیا ہے

وہ مہر و ماہ و انجم ہوں کہ یا رنگینئ دنیا
نبیؐ کے حُسن کے آگے سبھی کا رنگ پھیکا ہے

بصیرت، آگہی، ادراک، سب کچھ پاس ہے اُنؐ کے
چھپائے سے کسی کا حال کب آقاؐ سے چُھپتا ہے

ہماری نسبتوں کا سلسلہ بھی چار سمتوں سے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ کے در سے مِلتا ہے

میں رہتا ہوں دُعاؤں میں ہمیشہ حق پرستوں کی
نہیں معلوم یہ کس کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے

عبادت، زہد و تقویٰ بھی نگاہِ ربِ اکبر میں
بغیرِ حبِ شاہؐ دیں تصنّع ہے دکھاوا ہے

نبیؐ کا نام سنتے ہی بصد شوق و خلوصِ دل
درودِ پاک کا پڑھنا ترا اکبرؔ فریضہ ہے

کُنتُ کَنزًا کی ضیا سرِ انا کی روشنی

کُنتُ کَنزًا کی ضیا سرِّ انا کی روشنی
مصطفٰے ہیں خالقِ ارض و سما کی روشنی

آگئی ہے محسنِ انسانیت کے روپ میں
جلوۂ مِنْ نُوْرْ سے قُلْ اِنَّمَا کی روشنی

واقعی سرکار کیا ہیں اور کیا ہے کائنات
وہ خدا کا نور یہ نورِ خدا کی روشنی

تیرگی کا حشر تک بھی شائبہ ممکن نہیں
دل کو حاصل ہو اگر صلِّ علیٰ کی روشنی

برق باطل پر گری بت منہ کے بل گرنے لگے
دیکھ کر نورِ نگاہِ آمنہ کی روشنی

جس کو جتنی مل گئی اتنا ہی وہ روشن ہوا
مہر و مہ انجم نبیؐ کے نقشِ پا کی روشنی

کردیا محفوظ حق نے صورتِ قرآن میں
پوری اکبرؔ سیرتِ خیر الوریٰ کی روشنی

کیوں آپ کی بے سائیگی اِک رازِ نہاں ہے

کیوں آپؐ کی بے سائیگی اِک رازِ نہاں ہے
اِس بات کا اِدراک بھی انساں کو کہاں ہے

جس وقت سے یہ عالمِ کُل کون و مکاں ہے
چشمِ شہِؐ کونین ہی اُس کی نگراں ہے

ظاہر میں اُنھیں دیکھ کے حیرت میں جہاں ہے
وہ پیکرِ انساں ہے تو پھر سایہ کہاں ہے

ہو چشمِ بصیرت تو کسی شئے میں بھی دیکھو
سرکار کے جلووں کی جھلک سب میں عیاں ہے

آتی ہے صدا کُنتُ نبیاً کی وہاں سے
آدم کا جہاں نام و پتہ ہے نہ نشاں ہے

وہ شانِ بزرگی ہو کہ معیارِ بلندی
سرکار کی چوکھٹ پہ ہر اِک سجدہ کُناں ہے

کلمے میں ہے جس طرح سے نامِ شہِؐ لولاک
کونین کے کانوں میں یوں آوازِ اذاں ہے

مدّت ہوئی دیکھے ہوئے طیبہ مگر اب بھی
نظروں میں وہی مسجدِ نبوی کا سماں ہے

اِک خواہشِ دیدار لیے سوئے مدینہ
آنکھوں سے میری قافلہ اشکوں کا رواں ہے

ویرانئ دل مٹتی ہے جس ذکر سے اکبر
آباد اُسی سے یہ مرے دل کا جہاں ہے

کیوں رب نے مصطفیٰؐ کو بشر خود کہا نہیں

کیوں رب نے مصطفیٰؐ کو بشر خود کہا نہیں
یہ امرِ قُلْ کا راز کسی پر کُھلا نہیں

عرفان اپنی ذات کا جس کو ہوا نہیں
پوری طرح سے آپؐ کو وہ جانتا نہیں

عشقِ نبیؐ سے جس کا کوئی واسطہ نہیں
ایماں کی لذّتوں سے وہ دل آشنا نہیں

بھرتا ہے دم جو محسنِ کُل کائنات کا
احسان کر کے آدمی وہ بولتا نہیں

ہم اتباعِ حق میں سدا پڑھتے ہیں درود
کیا یہ عمل ہمارا پسندِ خدا نہیں

آواز اپنی کیسے اُٹھاتے ہم اُس جگہ
نظروں کا بھی جہاں پہ اُٹھانا روا نہیں

سب کچھ رہِ خدا میں کیا خرچ آپؐ نے
اپنے لئے بچا کے کبھی کچھ رکھا نہیں

سب حالِ کل ہے اُنؐ پہ ازل سے کُھلا ہُوا
علمِ نبیؐ سے غیب کوئی واقعہ نہیں

نسبت ہے اِس کو خاص ثنائے حضور سے
یہ شاعری ہماری کوئی شوقیہ نہیں

واعظ مرے وجود کو پڑھ کر تو ہی بتا
مجھ پر مسلسل اُنؐ کی عنایت ہے یا نہیں

دستِ دعا جو اٹھتا ہے اکبرؔ کا جب کبھی
فضلِ نبیؐ کے ماسوا کچھ مانگتا نہیں

لب پر ہے درود اُس کے تو آنکھوں میں نمی ہے

لب پر ہے درود اُس کے تو آنکھوں میں نمی ہے
روضے پہ پہنچ جانے کی جس دل میں خوشی ہے
سرکارؐ کے شیدائی کی عظمت یہ بڑی ہے
دنیا ہی میں جنّت کی اُسے خوشخبری ہے

کچھ دیکھ کے دنیا یہ ہمیں سوچ رہی ہے
کہتے ہیں جسے خیرِ امم کیا یہ وہی ہے؟
تقویٰ نہ عبادت نہ مزاجِ قرنی ہے
دعویٰ ہے پھر اُس پر کہ ہمیں عشقِ نبیؐ ہے

معمار خدا نے کیا خود نور کو اپنے
اس طرح سے کونین کی تعمیر ہوئی ہے
عشقِ شہِؐ لولاک کو سینوں میں بسالو
عشقِ شہِ لولاک حیاتِ ابدی ہے

کونین کے گُلشن کے ہر اِک لالہ و گُل میں
آقاؐ کے پسینے کی مہک بول رہی ہے
تحریر ہوں اکبرؔ میں اُسی ذاتِ قِدم کی
وہ ذات جو کونین کا عنوان بنی ہے

لُطفِ شہِ والا سے گر تیری عنایت ہو

لُطفِ شہِ والا سے گر تیری عنایت ہو
ہر کام میرا یارب پابندِ شریعت ہو
غم ہو کہ مصیبت ہو رنجش ہو کہ راحت ہو
ہر حال شہِؐ دیں کی یادوں سے عبارت ہو
چاہو ہے بجا اُنؐ کی جس رُخ سے بھی مدِحت ہو
ملحوظ مگر اُس میں تعظیمِ رسالت ہو
اِس طرح سے پاکیزہ جذبوں کی طہارت ہو
آئے جو خیال اُنؐ کا طاری ہمیں رقِت ہو
جو آنکھ بھی آقاؐ کی مشتاقِ زیارت ہو
لازم ہے بہت اُس میں ایمانی حرارت ہو
پڑھنی ہے نماز ایسی اللہؑ کے لیے جس میں
آقاؐ کا تصوّر ہو قرآں کی تِلاوت ہو
دیدارِ نبیؐ جب ہو موقوف قیامت پر
اُمّت یہی چاہے گی ہر روز قیامت ہو
ہر گام پہ رہبر ہیں اکبرؔ کے لیے دونوں
وہ مرشدِ کامل ہو یا پیرِ شریعت ہو

مثلِ بشر کے رُوپ میں سرِّ اَنا کے ساتھ

مثلِ بشر کے رُوپ میں سرِّ اَنا کے ساتھ
بے سائیگی ہے قامتِ خیر الوریٰ کے ساتھ

میرے نبیؐ کو محفلِ راز و نیاز میں
قوسین کی فضاؤں نے دیکھا خدا کے ساتھ

جاتے ہیں حق کی دید کو خود حضرتِ کلیمؑ
لے جاتے ہیں حضور کو جبریلؑ آ کے ساتھ

میری ہر ایک سانس میں ذکرِ رسول ہے
اک سلسلہ ہے نور کا میری بقا کے ساتھ

سرکارؐ کو خدا نے بشر خود نہیں کہا
کیا راز ہے یہ آیتِ قُلْ اِنَّمَا کے ساتھ

اعجازِ مصطفیٰؐ کا تَصرّف ہے ہر گھڑی
ہوتا ہے ذِکر اُنؐ کا جو ذکرِ خدا کے ساتھ

اکبر نشانِ راہِ ہدایت حضورؐ ہیں
حق کی ضیا ہے آپؐ کی اک اک ادا کے ساتھ

مِری حاجتیں اور طلب جانتے ہیں

مِری حاجتیں اور طلب جانتے ہیں
علیمِ جہاں ہیں وہ سب جانتے ہیں

اُنھیں صرف جو عبدِ رب جانتے ہیں
مسلمان ہم اُس کو کب جانتے ہیں

نبیؐ کی محبّت میں مرجانے والے
سلیقے سے جینے کا ڈھب جانتے ہیں

خِرد کی پہنچ سے بھی آگے کی دنیا
فقط ایک اُمّی لقب جانتے ہیں

صحابہؓ سے سیکھو قرینے ادب کے
نبیؐ کا وہ بہتر ادب جانتے ہیں

درودوں کے پڑھنے میں کیا چاشنی ہے
یہ ہر ایک مومن کے لب جانتے ہیں

نبیؐ کی رضا جس میں شامل ہو اکبرؔ
ہم اُس کام کو خوب تب جانتے ہیں

مِرے ایماں کی نس نس میں سما جائیں مِرے آقاؐ

مِرے ایماں کی نس نس میں سما جائیں مِرے آقاؐ
یہی تو پلتی ہیں دل میں تمنائیں مِرے آقاؐ

قدومِ پاک میں ہرماں کے رکھ دی آپؐ نے جنّت
نچھاور آپؐ پر دنیا کی سب مائیں مِرے آقاؐ

جہاں پر آپؐ کے پڑ جائے پاؤں پیش قدمی کو
پرِ جبریل بھی اُس جا سمٹ جائیں مِرے آقاؐ

فلک سے چاند سورج بھی اُتر کر روشنی لے لیں
ذرا سا جو تبسّم آپ فرمائیں مِرے آقاؐ

کرم سے آپکے نسبت سے ماں حضرت خدیجہؓ کی
معزّز ہوگئیں ہیں ساری بیوائیں مِرے آقاؐ

نِثار اُس کے شہنشاہی تصدق اُس کے سلطانی
جسے طوقِ غلامی آپؐ پہنائیں مِرے آقاؐ

نہیں سدرہ ہی پر موقوف اکبر شاہ کی منزل
جہاں سے چاہیں جب چاہیں گذر جائیں مِرے آقاؐ

مرے ہمراہ خالق ہے فرشتوں کی جماعت ہے

مرے ہمراہ خالق ہے فرشتوں کی جماعت ہے
میں پڑھتا ہوں درود اُن ؐ پر تو یہ میری سعادت ہے

نبیؐ کی یاد کا ہر لمحہ اِک عنوانِ راحت ہے
اور اُس سے دور رہنا حق میں مومن کے قیامت ہے

زباں کی خامشی میں نطقِ ایماں کی شہادت ہے
درِ سرکار پہ چُپ چاپ رہنا بھی عبادت ہے

ہے جان و دل کی راحت بس یہی عشقِ شہِؐ والا
اِسی کے سوز سے ہر قلبِ مومن میں حرارت ہے

فراق و ہجرِ آقاؐ میں نکلنے والا ہر آنسو
دُرِ نایاب ہے یا پھر کلیدِ بابِ رحمت ہے

پکڑ کر دامنِ اقدس کہیں گے حشر میں عاصی
خدا کے قہر سے بچنے کی بس یہ ایک صورت ہے

رسولؐ اللہ کے اِحساں ہیں ہم پہ روزِ اوّل سے
ہماری زندگی جو کچھ بھی ہے اُن ؐ کی بدولت ہے

فنا خود کو نبیؐ کے عشق میں کر دیجئے اکبرؔ
پھر اپنی زندگی میں دیکھئے گا کتنی لذّت ہے

مُشتاقِ نقشِ پائے محمدؐ بنا دیا

مُشتاقِ نقشِ پائے محمدؐ بنا دِیا
دِل کو خدا نے کتنا بڑا حوصلہ دِیا

حدِّ تعیّنات سے بھی ماورئیٰ دیا
آقاؐ نے جس کسی کو بھی جتنا دِیا دیا

لَا تَـرْفَـعُـوْا کا حکم خدا نے سنا دیا
آدابِ مصطفیٰؐ کا قرینہ سکھا دیا

اِدراک بھی حضوؐر نے حق آشنا دیا
اِرشادِ مَـنْ رَاٰنِـیْ سے جلوہ دِکھا دیا

سر آسماں نے اپنا زمیں پر جھکا دِیا
جس دم خدا نے فرش پہ طیبہ بنا دِیا

وہ در بدر نہ بھٹکے تو پھر اور کیا کرے
دل سے نبیؐ کی یاد کو جس نے بھلا دیا

پیشِ نظر ہو نقشِ کفِ پائے مصطفیٰؐ
ہر بار دل نے مجھ کو یہی مشورہ دِیا

ہونٹوں پہ جب بھی آیا میرے نام آپؐ کا
خود مشکلوں نے ہٹ کے مجھے راستہ دِیا

قرآں کی شکل میں ہمیں اکبرؔ حضوؐر نے
کردارِ حق شناسی کا اِک آئینہ دِیا

مظہرِ کبریا آپ نورِ ازل آپؐ کی ذات............

مظہرِ کبریا آپؐ نورِ ازل آپ کی ذات ہے معتبر یا نبیؐ
وجہِ تخلیقِ کون و مکاں آپ ہیں بات ہے صاف یہ مختصر یا نبیؐ

میرے دامن میں صدقات حسنین ہیں سر پہ نعلین سلطانِ کونین ہیں
میرے اور رب کے جب آپؐ مابین ہیں مجھ کو ڈر ہے نہ کوئی خطر یا نبیؐ

پیکرِ نورِ حق آپؐ مثلِ بشر عرشِ اعلیٰ بھی ہے آپؐ کی رہگذر
آپؐ کے نقشِ پا ہیں یہ شمس و قمر آپؐ ہی نورِ شام و سحر یا نبیؐ

مَنْ رَاٰنِیْ جو فرمان ہے آپؐ کا قَابَ قَوْسَیْنِ ایوان ہے آپکا
دل سے شیدا ہر انسان ہے آپؐ کا آپ ہی سے ہے شانِ بشر یا نبیؐ

مسئلے زندگی کے سُلجھتے گئے حکم پر آپؐ کے ہم جو چلتے گئے
گِرنے والے قدم خود سنبھلتے گئے روشنی آپؐ کی دیکھ کر یا نبیؐ

عشق نے آپؐ کے وہ دیا حوصلہ شوقِ دیدار سے دل مچلنے لگا
ہے یقیں آئے گا دید کا مرحلہ لاؤں کیسے میں تابِ نظر یا نبیؐ

آرزو ہے یہ اکبر جو جیتا رہے نعت لکھتا رہے نعت پڑھتا رہے
چشمِ رحمت کے سائے میں پَلتا رہے ہو نگاہِ کرم عُمر بھر یا نبیؐ

منسوب ہو کے آپؐ کی لطفِ نگاہ سے

منسوب ہو کے آپؐ کی لطفِ نگاہ سے
دامن ہمارا بچ گیا ہر اک گناہ سے

پیدا جو دل میں ہوتا ہے آقاؐ کی چاہ سے
ملتا نہیں وہ علم کسی درسگاہ سے

جنّت کی سمت جاتے ہیں جتنے بھی راستے
وہ سب کے سب نکلتے ہیں طیبہ کی راہ سے

ایمان سونپتے ہیں عُمرؓ کو رسولِ پاک
سر ظُلمتوں کا کاٹ کے تیغِ نگاہ سے

طیبہ سے کالی کملی کی پڑتی ہے روشنی
چَھنتا ہے نُور کعبے کے سنگِ سیاہ سے

دُنیا کا کیا بدلتے ہیں احکامِ بندگی
آقاؐ کی صرف ایک اُچٹتی نگاہ سے

تفریقِ رنگ و نسل نہیں اُنؐ کی بزم میں
برتاؤ ایک سا ہے سفید و سیاہ سے

اکبرؔ نبیؐ کی دُھن میں جو پڑھتا ہے نعتِ پاک
محفل تمام گونجتی ہے واہ واہ سے

میں بھی مُشتاق ہوں اس دَر کی جبیں سائی کا

میں بھی مشتاق ہوں اُس در کی جبیں سائی کا
پست ہوتا ہے جہاں آ کے سر اُونچائی کا

ہوش ماں باپ کا ہوگا نہ کسی بھائی کا
مرحلہ آئے گا جب اُنؐ کی شناسائی کا

پائے سرکارؐ جونہی عرشِ معلّٰی پہ پڑے
کُھل گیا سارا بھرم عرش کی اُونچائی کا

آپؐ سے پہلے فرشتوں نے نہیں دیکھا تھا
ایسا منظر کسی مہماں کی پذیرائی کا

اِتنے نزدیک مِرے رہتا ہے آقاؐ کا کرم
فاصلہ جتنا اِن آنکھوں سے ہے بینائی کا

آپؐ کے نقشِ قدم آتے ہیں جب جب بھی نظر
سر جُھکا جاتا ہے بے ساختہ دانائی کا

تیری سانسوں میں ہے ذکرِ شہِؐ کونین اکبرؔ
رنگ مِلتا ہے ہر اک بات میں سچّائی کا

میں گدا بن کے آپ کا آقاؐ

میں گدا بن کے آپ کا آقاؐ رب کی نظروں میں بچ گیا آقاؐ
آپ ہر وصف میں جُدا آقاؐ آپ کی ذات معجزہ آقاؐ
آپ کا قرب چاہتے ہیں ہم اور ہم چاہتے ہیں کیا آقاؐ
تختِ شاہی سے بڑھ کے ہوتا ہے آپ کے گھر کا بوریا آقاؐ
چھوڑ کر آپؐ کی محبت کو جینا مرنا ہے بے مزا آقاؐ
میری آنکھیں نہیں مری آنکھیں آپؐ کے ہیں یہ نقش پا آقاؐ
آپ کا ذکر دوجہانوں میں آپؐ موجود ہر جگہ آقاؐ
آپؐ کے دست و پا کے دھون میں آبِ زمزم کا ہے مزہ آقاؐ
بڑھ کے جنت نے لے لیا مجھ کو میں مدینے جو آگیا آقاؐ
روئے زیبا کا جب خیال آیا پڑھ لیا میں نے والضحیٰ آقاؐ
بحرِ ظُلمت میں گھر گیا وہ بھی آپ سے کٹ کے جو رہا آقاؐ
نعت سن کر دعائیں دیتی ہیں ہو کے خوش میری والدہ آقاؐ

فضل و رحمت کا بس رہا سائل
اکبرِ ابنِ قدسیہ آقاؐ

نبیؐ جس شخص کو چاہیں خدا سے بخشواتے ہیں

نبیؐ جس شخص کو چاہیں خدا سے بخشواتے ہیں
عقیدہ ہے یہ ایسا جس پہ ہم ایمان لاتے ہیں

خیال وفکر کے دامن میں وسعت ہے کہاں اتنی
فقط یہ فیض ہے اُنؐ کا جو ہم کہتے سُناتے ہیں

سمجھ کر سوچ کر کیجئے گا مدحِ سروَرِ عالم
کہ اِس رستے پہ چلنے والے اکثر ڈگمگاتے ہیں

وہ دیوانے جنھیں ملتی ہے اہل اللہ کی صُحبت
درِ محبوبِ حق پہ بے جبیں سجدے لٹاتے ہیں

سدا رکھتے ہیں سانسوں کو نبیؐ کی یاد میں مصروف
ہم اِس طرح سے اپنے دل کو آئینہ بناتے ہیں

وقارِ آدمیت اُنؐ کے قدموں سے ہے وابستہ
نشاں نعلینِ اقدس کے یہی سب کچھ بتاتے ہیں

جو رکھتے ہیں تعلق اہلِ سنّت والجماعت سے
رسولِ پاک کے میلاد کی خوشیاں مناتے ہیں

بھلائی جنکی فطرت میں رَچی ہوتی ہے اے اکبرؔ
بڑے لوگوں سے ملنے سے ہمیشہ ہچکچاتے ہیں

نبیؐ کی دُھن میں رواں آنسوؤں کا لشکر ہے

نبیؐ کی دُھن میں رواں آنسوؤں کا لشکر ہے
محاذِ عشق پہ مامور دیدۂ تر ہے

کتابِ ہست کا مضمون علمِ حق پر ہے
جو میرے آقاؐ کو روزِ ازل سے ازبر ہے

حیات آفریں آقاؐ کے در کا منظر ہے
سماں حضورؐ کے روضے کا رُوح پرور ہے

نہیں ہے شانِ پیمبر کہ بھول ہو اُن سے
کہ اِس صِفت سے مُبرّا ہر اک پیمبر ہے

نبیؐ کے اُسوہ کو اپناؤ مومنو دل سے
ہماری فکر و نظر کا یہی تو محور ہے

حیات و علم و اِرادہ کلامِ قدرت سب
صفاتِ حق کا محمدؐ میں مستقل گھر ہے

درودِ پاک کی دَستار سر پہ باندھے ہوئے
مگن حُضورؐ کے جلوؤں میں قلبِ اکبرؔ ہے

نبیؐ کی عبدیت ہی عبدیت کی اِنتہا ٹھہری

نبیؐ کی عبدیت ہی عبدیت کی اِنتہا ٹھہری
کمالِ عبدیت ہی شانِ محبوبِ خُدا ٹھہری

شہِؐ والا کی عظمت کا تعیُّن ہو نہیں سکتا
فضیلت میں نبیؐ کی ذات ہی بعد از خدا ٹھہری

محمدؐ رحمتِ عالم محمدؐ شافعِ محشر
یہی اِک ذات ہے جو دوجہاں کا آسرا ٹھہری

بروزِ حشر محشر میں گناہگاروں کی بخشش کو
سہارا عاصیوں کا رحمتِ خیرُ الوریٰ ٹھہری

عُمرؓ کا دین میں آنا ہو یا تبدیلئِ قبلہ
مرے سرکار کی مَرضی خُدا کا فیصلہ ٹھہری

قدم اِنسانِ کامل کے گئے ہیں عرشِ اعلیٰ تک
شبِ معراج ہی انسانیت کی اِنتہا ٹھہری

یہ عَظمت ہے مرے سرکار کے نعلینِ اَقدس کی
بلندی عَرش کی سرکار کے قدموں میں آ ٹھہری

منوّر یوں تو ہیں کون و مکاں شَمس و قمر لیکن
نبیؐ کے نقشِ پا کی روشنی سب سے جُدا ٹھہری

نہاں تھی کُنتُ کَنزًا کے اشارے میں جوذاتِ اکبرؔ
بنامِ مصطفیٰؐ صلِّ علیٰ جلوہ نُما ٹھہری

نبیؐ کی یاد سے دل کا مِرے سیراب ہوجانا

نبیؐ کی یاد سے دل کا مِرے سیراب ہوجانا
ہے ایسا جیسے آتش کا سُپُرد آب ہوجانا

مزاجِ عشق کو درکار تھا بے تاب ہوجانا
نبیؐ پر جان دینا فطرتِ احباب ہوجانا

یہ شانِ اُمیت ہے جو زبانِ نور سے جاری
مُسلسل علم و حکمت کا رواں سیلاب ہوجانا

نبیؐ کے ذکرِ پیہم کا نتیجہ تھا سمندر میں
مِرا غرقاب ہوتے ہوتے سطحِ آب ہوجانا

کرامت سے نہیں تھا کم جہاں کے سامنے اکبرؔ
حسینؑ پیاس سے اِسلام کا سیراب ہوجانا

یہ اِسلامی اخوت کا نمونہ ہی تو ہے اکبرؔ
کسی مومن کو چوٹ آنا مِرا بے تاب ہوجانا

نبیؐ کی یاد کا ایک ایک لمحہ جس پہ چسپاں تھا

نبیؐ کی یاد کا ایک ایک لمحہ جس پہ چسپاں تھا
وہ دل انوارِ حق سے تادمِ محشر درخشاں تھا

یہ اُنؐ کی تربیت تھی انکی ہی صحبت کا فیضاں تھا
صحابہؓ کے جو سینوں میں رواں اک جوشِ ایماں تھا

نبیؐ پر جان دے دینا ہی جن کا دین وایماں تھا
نہ اُن کو خوفِ دُنیا تھا نہ خوفِ دشمنِ جاں تھا

ملائک سر بہ سجدہ تھےُ مقابل اُن کے انساں تھا
بشر کے اَوجِ قسمت کا عجب وہ دورِ دوراں تھا

وہاں پر جان کی بازی لگادی آلِ زہراؓ نے
جہاں پر دینِ حق کی آبرو لٹنے کا امکاں تھا

نبی آنے سے حُرمت بڑھ گئی ہر عظمتِ ماں کی
وگرنہ اِس سے پہلے کس کے ہاں یہ منصبِ ماں تھا

صفات وُذاتِ شاہِ دیں کی ساری جلوہ گاہوں میں
بشر کا روپ تھا بے سائیگی تھی حُسنِ قرآں تھا

اُسے صدّیقیت کی شان دے ڈالی مشیت نے
رفدایانِ نبیؐ کی صف میں جو پہلا مُسلماں تھا

یہ اکبرؔ ہم نے دیکھا مجلسِ میدانِ محشر میں
نبیؐ تھے مہرباں جن پر خُدا اُن کا نگہباں تھا

❁ ❁ ❁

نبیؐ کے پائے اقدس سے کہیں دُوری نہ ہوجائے

نبیؐ کے پائے اقدس سے کہیں دُوری نہ ہوجائے
سنبھل اے زندگی عالم میں رُسوائی نہ ہوجائے

ہم اپنے آپ کو اِیمان والا کہہ نہیں سکتے
محبّت جب تلک سرکاؐر کی حاوی نہ ہوجائے

ہمارا بزمِ محشر میں بھرم رکھ لیجئے آقاؐ
غلاموں کی کہیں محشر میں رسوائی نہ ہوجائے

مری آنکھوں میں رہنے دے جمالِ گُنبدِ خضریٰ
کہ جب تک آرزو یارب میری پُوری نہ ہوجائے

خدا کی بارگاہِ ناز سے کچھ بھی نہیں ملتا
نبیؐ کی ذات دینے پر اگر راضی نہ ہوجائے

بلالو روضۂ اقدس پہ اکبؔر کو شہِؐ والا
جُدائی میں بسر یہ زندگی اِس کی نہ ہوجائے

نبیؐ ہم سب کی سُنتے ہیں عقیدہ یہ ہمارا ہے

نبیؐ ہم سب کی سُنتے ہیں عقیدہ یہ ہمارا ہے
اِسی باعث نبیؐ کو ہم نے ہر اِک جا پُکارا ہے

حدیثِ مَنْ رَاٰنِیْ خود اِسی کا صاف اِشارہ ہے
نبیؐ کی دید کیا ہے حق تعالیٰ کا نظارہ ہے

جہاں بھی خواہشِ دُنیا نے اپنا سَر اُبھارا ہے
نبیؐ کے عاشقوں نے نفسِ اَمارہ کو مارا ہے

سُراقہؓ آپکے جو ہاتھ میں سونے کا کنگن ہے
مرے آقاؐ کے علم غیب کا واضح اِشارہ ہے

رسولِ پاک کے نعلین کا سایہ ہو جس سَر پر
بلندی پر مُسلسل اس کی قسمت کا سِتارہ ہے

صفِ اوّل میں دیکھے گا اُسے رضواں سرِ محشر
وہ جس کے ہاتھ میں آقاؐ کی کملی کا کنارہ ہے

عیاں جتنے بھی عالم ہیں نگاہوں پر تری اکبرؔ
وہ سب نعلینِ آقاؐ کا تصدّق ہے اُتارا ہے

نقش میں کائنات کے نورِ نبیؐ کا رنگ ہے

نقش میں کائنات کے نورِ نبیؐ کا رنگ ہے
عظمتِ مُصطفائی پر خَلق تمام دنگ ہے

ہے میرے ساتھ ہر خوشی خوشیوں میں اِک اُمنگ ہے
اُن کا کرم جو ہر گھڑی اِس دل کے سَنگ سَنگ ہے

عشقِ نبیؐ کے جام سے مخمور اَنگ اَنگ ہے
نفُس کی سَرکشی کی اب راہِ حیات تنگ ہے

ذکرِ رسولِ پاک سے دل کی صَفائی کیجیے
بغض وحَسَد، فریب کا دُھل جائے گا جو زَنگ ہے

اُس کی ہر ایک بات ہے باعثِ فخرِ آدمی
لُطف و کرم حُضوؐر کا جس آدمی کے سَنگ ہے

فکر و شعور و علم و فن کتنے وسیع کیوں نہ ہوں
اُمّی لقب کے سامنے سب کا حِصار تنگ ہے

اکبرؔ جمالِ ذات ہے میرے نبیؐ کی ذات میں
مثلِ بشر کا روپ ہے حقانیت کا رنگ ہے

نمود و نام و شہرت سے نہ علم و فن کی نُدرت سے

نمود و نام و شہرت سے نہ علم و فن کی نُدرت سے
نبیؐ کی نعت ہوتی ہے تو ہوتی ہے عقیدت سے

لپٹتا ہوں میں آقاؐ کے جو پائے استقامت سے
مصائب خود بخود دم توڑتے ہیں خوف و ہیبت سے

گدائی شاہِ طیبہ کی جسے ملتی ہے قسمت سے
شہنشاہوں کی نظریں دیکھتی ہیں اُسکو حسرت سے

وہی دل آشنا رہتے ہیں ایماں کی حلاوت سے
لبوں پہ جن کے رہتا ہے درودِ پاک کثرت سے

ضرورت ہی نہیں رہتی ہے حالِ دل سنانے کی
رسول اللہ واقف ہیں ہماری ہر ضرورت سے

ہماری جان و عزت کے ہیں رکھوالے مدینے میں
جنھیں ہم چاہتے ہیں بڑھ کے اپنی جان و عزت سے

قناعت اُس کا شیوہ ہے فقیری اُس کا منصب ہے
غنی جس کو کیا اللہ نے ایماں کی دولت سے

خزاں کا ڈر نہیں ہے گلشنِ اسلام کو اکبرؔ
کہ اِس گُلشن کو سینچا ہے نبیؐ نے اپنی محنت سے

نورِ ازل ہی شام و سحر دیکھتے رہے

نورِ ازل ہی شام و سحر دیکھتے رہے
حُسن و جمالِ خیرِ بشر دیکھتے رہے

ہم لادوائے عشقِ نبیؐ کے مریض تھے
لیکن طبیبؐ، قلب و جگر دیکھتے رہے

فضلِ خدا سے جلوۂ خیرُ الانام کو
تابِ نظر نہیں تھی مگر دیکھتے رہے

دریا اُبل پڑا ہے اُدھر نورِ ذات کا
آقائے کائنات جدھر دیکھتے رہے

اُلفت میں شاہِ بطحا کی ہوتا ہے جو فنا
رنگیں اُسی کے شام و سحر دیکھتے رہے

سِدرہ سے آگے بڑھ کے نبیؐ حق سے جا ملے
روحُ الامین راہ گذر دیکھتے رہے

قرطاسِ دل پہ نعتِ نبیؐ رونما ہوئی
اِک فصلِ نور اہلِ نظر دیکھتے رہے

عشقِ رسولِؐ پاک سے سینوں میں موجزن
فیضانِ شاہِ دیں کا اثر دیکھتے رہے

اُنؐ کی عنایتوں پہ ہے اکبر یقیں ہمیں
اُنؐ کا کرم ہی آٹھوں پہر دیکھتے رہے

نورِ ایماں کے لیے آقاؐ کی سیرت دیکھیے

نورِ ایماں کے لیے آقاؐ کی سیرت دیکھیے
آپؐ کی سیرت میں ہے نورِ ہدایت دیکھیے

ایک لمحہ اِک صدی ہے یا قیامت دیکھیے
ہجرِ آقاؐ میں جو گذری ہے وہ ساعت دیکھیے

جس پہ ہو نازاں فقیری وہ قناعت دیکھیے
سرورِ کُل انبیا کی بادشاہت دیکھیے

عرش پر پہنچے ہیں نعلینِ شہِؐ کُل انبیا
کس قدر نعلینِ آقاؐ کی ہے قامت دیکھیے

سرورِؐ کونین کی چاہت سے ہے دل میں سکوں
چاہنے والوں پہ ہے اللہ کی رحمت دیکھیے

زیرِ نعلینِ نبیؐ ہیں رفعتیں کونین کی
یہ مرے سرکارؐ کی ہے شان وعظمت دیکھیے

مسندِ قوسین پر سرکارؐ ہیں جلوہ نما
رویتِ آقاؐ میں اکبرؔ حق کی رویت دیکھیے

نُور ہی نُور اُس جگہ ہو گا

نُور ہی نُور اُس جگہ ہوگا
جس جگہ ذکرِ مصطفیٰؐ ہوگا

رحمتوں سے وہ گھر بھرا ہوگا
تذکرہ جس میں آپؐ کا ہوگا

آپؐ جیسا اے رحمت عالم
نہ کوئی ہے نہ دوسرا ہوگا

زندگی اُس کے پاؤں پڑتی ہے
عشق میں اُنؐ کے جو فنا ہوگا

دیکھ کر چاند جس کو شرمائے
میرے آقاؐ کا نقشِ پا ہوگا

دل رسولؐ خدا کی الفت سے
حق کے جلووں کا آئینہ ہوگا

قلبِ اکبرؔ میں روشنی کیا ہے
نامِ آقاؐ چمک رہا ہوگا

وہ جس کے سامنے کُل رفعتوں کو بے نشاں دیکھا

وہ جسکے سامنے کُل رفعتوں کو بے نشاں دیکھا
زمیں پر ہم نے ایسا عظمتوں کا آسماں دیکھا

ستارے چاند سورج نور کی خیرات لیتے ہیں
نبیؐ کے نقشِ پا کو ہم نے اِتنا ضَوفشاں دیکھا

اَنَا مِنۡ نُوۡرُ کے اِرشاد سے نورِ محمدؐ کو
نہاں دیکھا عیاں دیکھا ہر اک شئے میں رَواں دیکھا

محمدؐ مصطفیٰؐ کو دیکھنے والوں نے دیکھا ہے
بظاہر سب نے دیکھا ہے مگر سب نے کہاں دیکھا

ستم سہہ کر دعائیں آپ نے دیں اِک زمانے کو
رسولُ اللہ کے جیسا نہ کوئی مہرباں دیکھا

وہ کملی روزِ محشر ہوگئی سایہ فِگن جس دم
فرشتوں نے بھی حیرت سے نیا یہ سائباں دیکھا

حیاتِ دائمی عشقِ محمدؐ کا اُتارا ہے
غلامانِ محمدؐ ہی کو ہم نے جاوِداں دیکھا

نصرؔ پر جس گھڑی اسرارِ حق اکبر ہوئے روشن
حبیبِ کبریا کو کبریا کا رازداں دیکھا

وہ حسنِ ذات جو ہے ازل سے حجاب میں

وہ حُسنِ ذات جو ہے ازل سے حجاب میں
جلوہ نُما ہے ذاتِ رسالت مآب میں

قرآن کا سوال تھا فَأْتُوا بِسُورَةٍ
لا نہ سکا زمانہ اِک آیت جواب میں

بے مثل کی مثال دوں ایماں نہیں مرِا
مانا کہ روشنی ہے بہت آفتاب میں

خوابیدہ اُس کی زندگی بیدار ہوگئی
تشریف لائے شاہِ ہدیٰ جس کے خواب میں

آبِ دہن سے چشمِ علیؓ فیض پاگئی
تاثیر جانے کیا تھی نبیؐ کے لُعاب میں

لہجہ بھی مل سکے گا نہ اُمُّ الکِتاب کا
دنیا کے علم و فن کی کسی بھی کتاب میں

اکبرؔ نبیؐ کے نور کا فیضان دیکھیے
مٹی میں آگ میں کہ ہُوا میں کہ آب میں

وہ خدائے پاک جو ہر اِک جگہ موجود ہے

وہ خدائے پاک جو ہر اِک جگہ موجود ہے
ہر دھڑکتے دل میں اُس کا تذکرہ موجود ہے

عرش پر نام نبیؐ لکھا ہوا موجود ہے
لہجۂ قرآں میں بھی اُنؐ کی ثنا موجود ہے

ہے نبیؐ کی ذات علمِ حق کی وہ روشن کتاب
جس میں ہر مخلوق کا جغرافیہ موجود ہے

شاید اُنؐ کی کالی کملی کا یہ پرتو تو نہیں
آنکھ کی پتلی میں جو اِک دائرہ موجود ہے

آبیاری ہوتی ہے جس سے سدا ایمان کی
ذکرِ آقا میں وہ روحانی غذا موجود ہے

وہ سدا محروم ہے فیضِ اَنَا مِنْ نُوْرٌ سے
ایک رتی بھر بھی جس دِل میں اَنا موجود ہے

کہہ رہی ہے نعت کی پُرکیف محفل کی فضا
اہلِ نسبت کا یہاں اِک حاشیہ موجود ہے

اِک دلِ مومن ہے جسکی دھڑکنوں میں رات دن
اُنؐ پہ مر مٹنے کا اکبرؔ حوصلہ موجود ہے

ہر ادا سرکار کی آئینۂ اوصاف ہے

ہر ادا سرکار کی آئینۂ اوصاف ہے
نورِ ذاتِ مِثلُکُم ہر وصف میں شفاف ہے

خُلد کے ماحول کی عکاسی ہوتی ہے یہاں
سبز گُنبد کی فضا بھی کتنی پاک و صاف ہے

اَیُّکُم مِثلِیْ کہیں پر ہے کہیں پر مِثلُکُم
ذاتِ والا مُتّصِف منجملۂ اوصاف ہے

مخزنِ حسنِ شہِ کونین کی لینے زکوٰۃ
اِک ہجومِ روشنی سرکار کے اطراف ہے

عدل کی ہر اک جہت کو جس سے ملتی ہے ضیا
دستِ فاروقی میں ایسا شعبۂ انصاف ہے

جاگتی سوتی نگاہوں میں نبیؐ کی یاد سے
اِک تصوّر آبدیدہ ذہن کے اطراف ہے

روزِ اوّل سے مرے سر میں ہے سودائے نبیؐ
یہ غلامی کا شرف تو طرۂ اسلاف ہے

پیرویٔ شاہِ دیں میں اکبرؔ اپنی ہے نجات
اِس عقیدے پر ہی قائم مسلکِ احناف ہے

ہر لمحہ تصور میں حُسنِ شہِ والا ہے

ہر لمحہ تصور میں حُسنِ شہِ والا ہے
وحدت کی تجلّی ہے رحمت کا اُجالا ہے

قوسین کی منزل ہے ذات شہ والا ہے
محبوب سے ملنے کا انداز نرالا ہے

اللہ کی نظروں میں انسان وہ اعلیٰ ہے
سرکارِ مدینہ کا جو چاہنے والا ہے

بخشش کی ضمانت کو میدانِ قیامت میں
پاس اُمتِ آقا کے نسبت کا حوالہ ہے

میں گر ہی گیا ہوتا دنیا بھی گرا دیتی
یادِ شہِ بطحا نے ہر گام سنبھالا ہے

اک حُسنِ عقیدت ہے اصحاب کے چہروں پر
سرکار کی محفل میں گورا ہے نہ کالا ہے

جو کچھ ہے جنھیں لینا لے لیجئے آقا سے
اِس مخزنِ رحمت پر پہرہ ہے نہ تالا ہے

اکبر یہ حقیقت ہے سرکار مدینہ نے
تاریک گُھپاؤں سے انساں کو نکالا ہے

ہوش کھو بیٹھے جھلک ہی جس کی موسیٰؑ دیکھ کر

ہوش کھو بیٹھے جھلک ہی جس کی موسیٰؑ دیکھ کر
آئے ہیں آقاؐ ہمارے اُس کا جلوہ دیکھ کر

کھو چکا اوسان اپنے ہوش والا دیکھ کر
وہ رخِ روشن دوبارہ کس نے دیکھا دیکھ کر

راہ پہ چل اے بشر تو اُنؐ کا اُسوہ دیکھ کر
حادثے منہ موڑ لیں گے تیرا رستہ دیکھ کر

جان جائیں گے فرشتے میں ہوں کس کا اُمتی
ساتھ میرے قبر میں اِک سبز اُجالا دیکھ کر

جس کی نظروں میں جمالِ خالقِ کونین ہو
وہ بھلا اوروں کی جانب دیکھے گا کیا دیکھ کر

دنگ ہیں اب تک بھی اہلِ عشق کے سب مدرسے
مصطفیٰؐ سے جذبۂ عشقِ صحابہؓ دیکھ کر

سایۂ دامانِ رحمت میں ہوں اکبرؔ جب سے میں
کانپتی ہے ہر مصیبت میرا سایہ دیکھ کر

یادِ خالق جب بھی آئی یاد آئے مصطفیٰؐ

یادِ خالق جب بھی آئی یاد آئے مصطفیٰؐ
جان و دل میں اس طرح میرے سمائے مصطفیٰؐ

مل گئی انسانیت کو نورِ وحدت کی ضیا
نور سے جب پیکرِ انساں میں آئے مصطفیٰؐ

دل بنا عرشِ معلّٰی سر مدینہ بن گیا
ذہن و دل میں جب کبھی تشریف لائے مصطفیٰؐ

ساتھ نعلینِ مبارک کے گئے عرشِ بریں
اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ آئے مصطفیٰؐ

روشنی سے سب رسولاں جس کی تابندہ رہے
یوں رسالت کے اُفق پر جگمگائے مصطفیٰؐ

گُل کھلے موتی جھڑے رحمت کے دروازے کھلے
خیر سے اک پل جو اکبرؔ مسکرائے مصطفیٰؐ

یہ وصف خاص صرف تھا تنہا حضورؐ کا

یہ وصف خاص صِرف تھا تنہا حضورؐ کا
تھا ہی نہیں زمین پہ سایہ حضورؐ کا

اِک معجزے سے کم نہیں نورِ مُبین سے
مثلِ بشر کے روپ میں آنا حضورؐ کا

پروان چڑھ رہی ہے مرے دل کی رونقیں
اُس کو جو مل رہا ہے اُتارا حضورؐ کا

میری گدائی رہتی ہے مشغول اُس جگہ
ہوتا ہے تذکرہ جہاں آقاؐ حضورؐ کا

بینائی کے تقاضوں کی تکمیل ہوگئی
دیکھا جو میری آنکھوں نے روضہ حضورؐ کا

اکبر ہر ایک راہِ ہدایت کو دیکھئے
پائیں گے آپ اِس میں اُجالا حضورؐ کا

حق نہ چھینا جائے گا ہرگز کسی حقدار کا

(مسدس)

حق نہ چھینا جائے گا ہرگز کسی حقدار کا ٹوٹ کر رہ جائے گا دم ظلم کی تلوار کا
چل نہیں پائے گا سکّہ کفر کے بازار کا ہو جہاں پر تذکرہ سرکارؐ کے کردار کا
راستہ ہے سخت مشکل منزلِ دشوار کا
رہبری کو ہے ہماری نقشِ پا سرکار کا

کُنتُ کَنزًا کی تجلّی رازِ مخفی بھی وہی عالم علمُ الیقیں بھی شان اُمّی بھی وہی
نازش جود و سخا اَلفَقرُ فَخرِیُ بھی وہی کر رہے ہیں دو جہاں کی دستگیری بھی وہی
اک حوالہ ہیں خدا کی ذات کے اسرار کا
جز خدا کے کون جانے مرتبہ سرکار کا

ذہنِ انسانی کی وہ سب وسعتوں سے دور ہے اک ادا سے جس کی روشن ہر چراغ طور ہے
جلوہ سرکار میں پنہاں خدا کا نور ہے جس کے آگے بے اجازت ہر نظر کافور ہے
حوصلہ بخشیں اگر وہ جرأتِ اظہار کا
میں کہوں گا میں ہوں طالب آپؐ کے دیدار کا

اسکے بعد کے اشعار صفحہ ۱۴۶ پر دیکھیے

سرتا بہ قدم مطلوبِ اِرم ہر شان میں جلوہ نما ہیں آپؓ

سرتا بہ قدم مطلوبِ ارم ہر شان میں جلوہ نما ہیں آپؓ
''دامادِ نبیؐ، ہمزلفِ علیؓ، عثمانِؓ غنی کیا کیا ہیں آپؓ''

پوشاک حیا کی پہنے ہوئے موجود جہاں رہتے ہیں مُلک
اُس شرم و حیا کی مجلس میں تا حدِ نظر تنہا ہیں آپؓ

اک روشنی جس کے نور کی ہے ایمان کی جلوہ گاہوں تک
اُس پیکر حسن تقدس کا سرتابقدم جلوہ ہیں آپ

یہ شان یہ عظمت آپ کی ہے اصحاب نبیؐ کی نظروں میں
انوار نبی کے پھولوں سے مہکا ہوا گلدستہ ہیں آپ

ایک ایک قدم پر آقاؐ کے ایک ایک غلام آزاد کیا
خود جس پہ عطائیں ناز کریں وہ مخزن لطف وعطا ہیں آپؓ

دنیا کے ہزاروں ظلم وستم سہہ کر بھی زباں سے اُف نہ کہا
یہ صبر کی کونسی منزل پر فرمایئے جلوہ نما ہیں آپؓ

احکام الٰہی کی اکبرؔ جس طرح ہر اک شئے ہے پابند
سرکارؐ کی ایک ایک سنت پر اس طرح عمل پیرا ہیں آپؓ

تقدیس کا نشان ہیں رحمت کا باب ہیں

تقدیس کا نشان ہیں رحمت کا باب ہیں
وہ بیبیاںؓ جو جانِ رسالت مآب ہیں

بی بی خدیجہؓ حضرت حفصہؓ و عائشہؓ
مائیں یہ مومنوں کی سراپا حجاب ہیں

رتبے میں ان کی شان کا ہمسر کوئی نہیں
پاکی میں عظمتوں میں یہ سب لاجواب ہیں

جنّت تو اُن کے پائے مبارک کا نام ہے
قدموں میں ان کے جو ہیں وہ سب کامیاب ہیں

پاکیزگی کے لب پہ وظیفہ انہی کا ہے
یہ عظمتوں کی ایسی مقدس کتاب ہیں

اُن کے قدم کو منزلِ مقصود جان کر
راہ عمل میں جتنے ہیں سب کامیاب ہیں

اکبر مناؤ یاد سبھی امہاتؓ کی
اذکار ان کے باعث اجر و ثواب ہیں

سفیرِ قصرِ شاہِ دوجہاں صدیقِ اکبرؓ ہیں

سفیرِ قصرِ شاہِ دوجہاں صدیقِ اکبرؓ ہیں
نبیؐ کے جانشینوں کا نشاں صدیقِ اکبرؓ ہیں

شعورِ عبدیت کا آسماں صدیقِ اکبرؓ ہیں
ہلالِ عظمتِ پیغمبراں صدیقِ اکبرؓ ہیں

وقارِ دینِ حق کے پاسباں صدیقِ اکبر ہیں
جہاں میں حق پسندوں کی زباں صدیقِ اکبرؓ ہیں

حرم کی سرزمیں ہو یا مدینے کی گلی کوئی
جہاں ہیں سرورِ عالم وہاں صدیقِ اکبرؓ ہیں

نبیؐ پر جاں نثاری کا لیے جذبہ شبِ ہجرت
سراقہ اور نبیؐ کے درمیاں صدیقِ اکبرؓ ہیں

مہاجر ہیں اکابر ہیں اور انصارِ مدینہ بھی
مگر اُن سب میں میرِ کارواں صدیقِ اکبرؓ ہیں

شبِ معراج نے توثیق کی ہے صدق کی جن کے
صداقت کا وہ بحرِ بیکراں صدیقِ اکبرؓ ہیں

یہ پہلوئے رسالت ہے یہیں شیخین ہیں اکبر
یہاں فاروقؓ اعظم ہیں یہاں صدیقِ اکبرؓ ہیں

❀ ❀ ❀

فہم سے بالا ہے رتبہ حضرت فاروقؓ کا

فہم سے بالا ہے رُتبہ حضرت فاروقؓ کا
عقل لے گی جائزہ کیا حضرت فاروقؓ کا

زیب تن خستہ لباس اور حاکم ملک عرب
سادگی تھی کل اثاثہ حضرت فاروقؓ کا

شعبہ ہائے عدل اور اِنصاف کی میزان کو
راست ملتا ہے اُجالا حضرت فاروقؓ کا

ایک چٹھی کے ذریعہ سے بھی گر دے دیں پیام
حُکم سن لیتا ہے دریا حضرت فاروقؓ کا

دل ہے اُس کا گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں
جس کے دل میں ہے ٹِھکانہ حضرت فاروقؓ کا

کافروں کے بیچ اِعلاناً ادا کرنا نماز
تھا فقط یہ صرف حِصّہ حضرت فاروقؓ کا

گر نبی ہوتا کوئی بعد نبیؐ ہوتے عمرؓ
شاہ نے بتلایا رُتبہ حضرت فاروقؓ کا

فکرِ دنیا کوششیں کرتی رہی اکبرؔ مگر
ہو نہیں پایا احاطہ حضرتِ فاروقؓ کا

سیرت اقدس کو صدق دل سے اپناتے ہوئے ۔۔۔ حکم خلاق دو عالم کو بجا لاتے ہوئے

رغبت دنیا سے خود کو دور ٹھہراتے ہوئے ۔۔۔ آزمائشوں سے دنیا کی گذر جاتے ہوئے

حوصلہ جب ٹوٹ جاتا ہے کسی نادار کا

تھام لیتا ہے اُسے فضل و کرم سرکار کا

خیر امت میں ہوا جس وقت سے میرا شمار ۔۔۔ نعت کہنے کے لئے اُکسایا دل نے بار بار

لگ گئی نظروں کے آگے لفظ و معنیٰ کی قطار ۔۔۔ ہو گئے اسطرح جانے کتنے ہی نعتوں کے ہار

بن گیا گلدستہ جب اک نعتیہ اشعار کا

فیض مجھ کو تا ابد ملتا رہا سرکار کا

پائے اقدس سے نبیؐ کے لپٹی تو رحمت بنی ۔۔۔ مس ہوئی نعلین سے تو عرش کی زینت بنی

سر سے انساں کے لگی تو سر کی بھی قیمت بنی ۔۔۔ الغرض منسوب جس سے بھی ہوئی راحت بنی

ہے اثر اکبرؔ نبی کے قدموں کے انوار کا

نام خاک پا ہے اُس ایمان کی دستار کا

جنونِ عشقِ علیؑ کے ہاتھوں میں دے کے ہوش وقرار اپنا

جنونِ عشقِ علیؑ کے ہاتھوں میں دے کے ہوش و قرار اپنا
علیؑ کی شیدائیوں میں ہم نے بھی کرلیا ہے شُمار اپنا
تجسُّسِ رویتِ علیؑ میں جو گُم ہوا قلبِ زار اپنا
تو شوقِ وصلِ علیؑ کسی پر نہ ہو سکا آشکار اپنا
میرے عقیدے کے گُلستاں میں علیؑ کی آمد کچھ اس طرح ہے
خزاں کے عالم میں جیسے جلوہ دکھائے فصلِ بہار اپنا
کسی بھی غزوے میں بالمقابل علیؑ کے مرحب جو کوئی آیا
وجود باقی نہ رکھ سکا وہ مقابلِ ذوالفقار اپنا
ولایتوں کا تھما کے دفتر امانتوں کا امیں بنا کر
بوقتِ ہجرت علیؑ کو سونپا نبیؐ نے خود اختیار اپنا
مَدِینَۃُ الْعِلْمُ وَ بَابُھَا سے ملے گی خیراتِ علم ودانش
محبتِ اہلِ بیت دل میں تو رکھ کے دامن پسار اپنا
علیؑ نمازِ قضاء ادا کر رہے ہیں وقتِ مقررہ پر
علیؑ کی خاطر تبادلہ کر رہے ہیں لیل و نہار اپنا
علیؑ کے قدموں میں سر جھکا کر علیؑ کی اُلفت کو دل میں رکھ کر
نگاہِ مولیٰ میں ہم نے اکبرؔ بڑھالیا ہے وقار اپنا

ایماں کا ناز و حُسنِ رخِ کلمۂ رسولؐ

ایماں کا ناز و حُسنِ رخِ کلمۂ رسولؐ
خیرُ النساء ہیں حرمتِ کاشانۂ رسولؐ

اعزاز ہے تو صرف یہ زہراؑ کی ذات کو
ورنہ جہاں میں کس پہ کُھلا رتبۂ رسولؐ

قُرآن و اہلِ بیت کا دامن نہ چھوڑیئے
اُمّت کے حق میں یہ بھی ہے اِک تحفۂ رسولؐ

نازاں ہے جس پہ گُلشنِ اسلام کی حیات
وہ فاطمہؑ ہیں نکہتِ باغیچۂ رسولؐ

راہِ خدا میں لُٹ گیا اُمّت کے واسطے
سنینؑ جانِ فاطمہؑ سرمایۂ رسولؐ

دینِ خدا کی عزت و ناموس کے لئے
ہٹتا نہیں ہے پیچھے کبھی کنبۂ رسولؐ

روئے زمیں پہ فاطمہؑ انسانی حور ہیں
عظمت میں سیدہ کی ہے فرمودۂ رسولؐ

اکبرؔ اجالے فاطمہ زہراؑ کے ساتھ ہیں
دن رات اُن کے سامنے ہے جلوۂ رسولؐ

پاکیزگی کے حُسن کی دستار ہیں بتولؓ

پاکیزگی کے حُسن کی دستار ہیں بتولؓ
معیارِ دینِ احمدِؐ مختار ہیں بتولؓ

سچ پوچھئے تو پیکرِ انوار ہیں بتولؓ
یعنی سراپا جلوۂ سرکار ہیں بتولؓ

خُوشبو سے جس کی وجد میں حُورانِ خُلد ہیں
باغِ محمدی کی وہ مہکار ہیں بتولؓ

بچوں کو نذر کر کے خدا کی جناب میں
اُمّت کی مغفرت کی طلب گار ہیں بتولؓ

چپ چاپ اپنے کُنبے کو حق پر لٹا دیا
منشائے حق سے کتنی خبردار ہیں بتولؓ

اکبر جہانِ دنیا ہو یا ہو کوئی مقام
ہر حال میں ہماری مددگار ہیں بتولؓ

❀❀❀

حسنؑ کو تھام کے ہو جب بھی شانۂ آقاؐ

حسنؑ کو تھام کے ہو جب بھی شانۂ آقاؐ
طویل ہو کے رہے کیوں نہ سجدۂ آقاؐ

اتر کے آتے ہیں منبر سے خود رسولِ خدا
حسنؑ جو آتے ہیں دورانِ خطبۂ آقاؐ

حسنؑ کے ناز اٹھانے کو جبرئیلؑ امیں
جہانِ خلد سے لاتے ہیں تحفۂ آقاؐ

حسنؑ ہیں ایک طرف دوسری طرف ہیں حسینؑ
شعورِ زیست کو دکھلانے جادۂ آقاؐ

علیؑ کی شانِ شجاعت حسنؑ کا حصہ ہے
کمال اُس کو ملا ہے ذریعۂ آقاؐ

حسنؑ حسینؑ ہیں دونوں نبیؐ کے شہزادے
انہیں کے ہاتھوں سے بٹتا ہے صدقۂ آقاؐ

حسنؑ کو یاد کرو تو ملے سکون و قرار
حسنؑ کو دیکھو تو یاد آئے چہرۂ آقاؐ

حسنؑ کو دیکھ کے کلمہ نہ کیوں پڑھے اکبر
حسنؑ کے حُسن میں ہے حُسن کلمۂ آقاؐ

اُجالا جذبۂ صادق کا مدھم ہو نہیں سکتا

اُجالا جذبۂ صادق کا مدھم ہو نہیں سکتا
حسینی قافلے کا حوصلہ کم ہو نہیں سکتا

کبھی باطل سے حق کا ربط باہم ہو نہیں سکتا
کہیں بھی سرنگوں اسلامی پرچم ہو نہیں سکتا

کہا اللہ نے جن کو کلام پاک میں زندہ
مِرے مسلک میں اُن زندوں کا ماتم ہو نہیں سکتا

بھلا وہ کس طرح کرتے یزیدی ہاتھ پر بیعت
وہ جب کہ جانتے ہیں ٹاٹ ریشم ہو نہیں سکتا

علیؑ اصغرؓ کے ہونٹوں کا تبسم چھیننے والے
کرے تجھ سے جدا خود کو جہنم ہو نہیں سکتا

رہے پیش نظر پائے حسینؓ ابن علیؓ جس کے
درِ حق کے سوا سر وہ کہیں خم ہو نہیں سکتا

کیا تھا بند جتنوں نے نبیؐ کی آل پر پانی
اُنہیں اک قطرہ کوثر فراہم ہو نہیں سکتا

نبیؐ کی ایڑیوں کے لمس کی خوشبو نہ ہو جس میں
وہ پانی کوئی بھی ہو آبِ زمزم ہو نہیں سکتا

چلے آئے ہیں اکبرؔ خیمۂ حق میں یہ حرؓ کہہ کر
مزاجِ حق مزاجِ کُفر میں ضم ہو نہیں سکتا

بجز حسینؑ کے دنیا میں ایسا کوئی نہیں

بجز حسینؑ کے دنیا میں ایسا کوئی نہیں
کہ جس کے ناز اٹھائے ہوں جبرئیل امیں

یہ کس کے غم کی چلی بات سوئے عرشِ بریں
ملائکہ جسے آئے ہیں سُن کے فرشِ زمیں

سمجھنے والے سمجھ کر بھی اُن کو سمجھے نہیں
خدا کے کُھلتے ہیں کیا راز یونہی سب پہ کہیں

مکانِ دل میں اگرچہ ہیں وہ ہمارے مکیں
نبیؐ کے دوش پہ لیکن ہے اُن کی جائے نشیں

وہ نقشِ پائے حسینؑ ابنِ مرتضٰی ہے جہاں
فلک ہی کیا جھکی جاتی ہے مہر و مہ کی جبیں

طواف کرتی ہے عزمِ حسینؑ کا پہلے
طلوع ہوتی ہے پھر اُس کے بعد صبحِ یقیں

یہ اہلِ بیت کے شیدائیوں کی محفل ہے
ضرور جلوہ نما ہوں گے پنجتن بھی یہیں

گمان ہوتا ہے مدحِ حسینؑ کو سننے
حضورؐ پاک بھی ہوں گے مرے یہیں پہ کہیں

حسنؑ حسینؑ ہیں یا جلوے ہیں محمدؐ کے
یہ راز فہمِ بشر پر کبھی کھلا ہی نہیں

وہ دل حسین کے قدموں کی چھاؤں میں ہے سدا
غمِ حسینؑ میں اکبرؔ ہوا ہے جو غمگیں

پوری طرح سے دین جو زندہ ہے یا حسینؑ

پوری طرح سے دین جو زندہ ہے یا حسینؑ
احساں نہیں یہ آپ کا تو کیا ہے یا حسینؑ

کون و مکاں میں آپکے قدموں کی دھول سے
ہر راہِ بندگی میں اُجالا ہے یا حسینؑ

سچّائی کی جو شمع جلائی تھی آپ نے
خائف اُسی سے اب تک اندھیرا ہے یا حسینؑ

صبر و رضا کا درس دیا ایسا آپ نے
خالی نہ اُس سے کوئی بھی شعبہ ہے یا حسینؑ

اسرارِ حق میں گم ہے یہ صحرائے کربلا
جو تشنگی کا آپ کی پیاسا ہے یا حسینؑ

آتا ہے سانحہ ہمیں جب کربلا کا یاد
صدیوں کو خوں کے آنسو رلاتا ہے یا حسینؑ

نقشِ قدم پہ آپ کے جن جن کی تھی نظر
ان کو جہاں نے خلد میں دیکھا ہے یا حسینؑ

اکبر نبی کے دوش بھی ہیں آپ کے لئے
کتنا مقام آپ کا اونچا ہے یا حسینؑ

چھوٹی نہ جنگ میں بھی عبادت حسینؑ کی

چھوٹی نہ جنگ میں بھی عبادت حسینؑ کی
باطل شِکن رہی ہے طبیعت حسینؑ کی

منشاء حسینؑ کا ہے مشیّت حسینؑ کی
موت وحیات دونوں پہ قدرت حسینؑ کی

جُھکنے نہ پائے سَر کبھی باطِل کے سامنے
یہ درس دے رہی ہے شہادت حسینؑ کی

محشر میں لوگ یوں ہی نہیں بخشے جائیں گے
لانی پڑے گی پہلے حمایت حسینؑ کی

یہ حوصلہ یہ عزم نئی بات تو نہیں
ہے صبرِ حیدری تو وِراثت حسینؑ کی

باطل کے آگے آپ کے تیور کو دیکھ کر
ضربِ اللہ بن گئی طاقت حسینؑ کی

انجام درد ناک ترا ہوگا اے یزید
مہنگی پڑے گی تجھ کو عداوت حسینؑ کی

پرچم صداقتوں کا لئے آن بان سے
ہر دور میں رہے گی جماعت حسینؑ کی

اکبرؔ کُل اہلِ بیت کی عظمت کے ساتھ ساتھ
آغوشِ صبر میں ہے سُکونت حسینؑ کی

سینکڑوں غم ہیں مگر سہنے کو اِک جان حسینؓ

سینکڑوں غم ہیں مگر سہنے کو اِک جانِ حسینؓ
کوئی اِس حالت کو دیکھے تو بچشمانِ حسینؓ

خَلق پر کھُل جاتی گر تھوڑی سی بھی شانِ حسینؓ
حشر تک رہتا بشر ممنونِ احسانِ حسینؓ

عرش کے سائے میں ہوں گے سب فدایانِ حسینؓ
حشر میں یوں جانے جائیں گے غلامانِ حسینؓ

خود مصائب دیکھ کر حیراں ہو جن کے صبر پر
ضوفشاں ہے ایسی منزل میں بھی ایقانِ حسینؓ

اُن کے در پہ سانس لیتی ہے حیاتِ کائنات
زندگی کو بھیک ملتی ہے بعنوانِ حسینؓ

زندگی میں مومنوں کی ہر قدم ہر موڑ پر
حیثیت قرآن کی رکھتا ہے فرمانِ حسینؓ

بن گیا ہے حق میں ہر اِک بے کس و مظلوم کے
مخزنِ امدادِ غیبی دستِ فیضانِ حسینؓ

دیکھ لینا تھام کر دامانِ اہلِ بیت کو
مسندِ توقیر پر ہوں گے ثنا خوانِ حسینؓ

دامنِ رحمت میں اکبرؔ دیکھتا ہوں خود کو میں
جب سے میرے ہاتھ میں آیا ہے دامانِ حسینؓ

صبر و رضا یقین کا پیکر حسینؑ ہیں

صبر و رضا یقین کا پیکر حسینؑ ہیں
آئینۂ صفات پیمبر حسینؑ ہیں
ہر حق کے معرکے میں برابر حسینؑ ہیں
فہم بشر سے آج بھی باہر حسینؑ ہیں

سر کو کٹا کے جس نے بچایا ہے دین کو
وہ کون ہے وہ سبط پیمبر حسینؑ ہیں
سینچا ہے اپنے خون سے اسلام کا شجر
اسلام کی حیات کا محور حسینؑ ہیں

چہرے الگ الگ ہیں تو رشتے جدا جدا
مقصد میں دیکھئے تو بہتر حسینؑ ہیں
راہ خدا دکھانے علیؑ اور حسنؑ کے ساتھ
تا حشر کائنات کے رہبر حسینؑ ہیں

قربت خدا کی ہو کہ ہو قربت رسول کی
دونوں ہی منزلوں میں برابر حسینؑ ہیں
سبطِ رسولؐ ابنِ علیؑ جانِ فاطمہؑ
قدآوری میں کتنے قدآور حسینؑ ہیں

کتنا بلند ابنِ علیؑ کا مقام ہے
اکبر وہ دیکھ دوشِ نبیؐ پر حسینؑ ہیں

❁ ❁ ❁

لہو سے جس کے ہوا دینِ مصطفیٰؐ زندہ

لہو سے جس کے ہوا دینِ مصطفیٰؐ زندہ
وہ فاطمہؓ کا علیؑ کا ہے لاڈلہ زندہ

ہزاروں صدموں سے دوچار ہے مگر پھر بھی
حُسینی فوج کا ہے عزم و حوصلہ زندہ

یزیدی فوج کی مُردہ دلوں کی بستی میں
جنابِ حُرؑ کا فقط اک ضمیر تھا زندہ

کتابِ رنج و الم ہو کہ ساز آہ و فغاں
حسینؑ غم کے جہانوں میں ہیں سدا زندہ

مروں گا راہِ خدا میں یہی کہے گا شہید
خدا کرے گا اگر مجھ کو بارہا زندہ

جو مارے جاتے ہیں اکبرؔ خدا کی راہوں میں
کلامِ پاک نے اُن سب کو ہے کہا زندہ

مردوزن بچے سبھی پیروجوانِ کربلا

مرد و زن بچے سبھی پیر و جوانِ کربلا
سارے اہلِ بیت ٹھہرے ترجمانِ کربلا

جو تلاشِ حق میں سرگرداں ہیں اُن کے واسطے
روشنی ہے خاک پائے رہروانِ کربلا

شانِ مکہ کی طرح شانِ مدینہ کی طرح
ماورائے فہم انسانی ہے شانِ کربلا

ہے زمینِ کربلا پر خون اہلِ بیت کا
کیا مشیّت ہے کہ چُپ ہے آسمانِ کربلا

سارے چہروں سے نمایاں صبر واستقلال ہے
ہر مصیبت پر ہیں شاکر صاحبانِ کربلا

چھوٹ نہ پائے نماز اپنی کسی بھی حال میں
اہلِ حق کو درس دیتی ہے اذانِ کربلا

چشم پُرنم سے حسینؓ ابن علیؓ کا ذکر ہے
کرب کے عالم میں گویا ہے زبانِ کربلا

اللہ اللہ دیکھنا صحرا کی تپتی ریت پر
خلد کے سردار ہیں اور امتحانِ کربلا

جان دینے آئی ہے اکبرؔ خدا کی راہ میں
سر زمینِ کربلا پر خود ہی جانِ کربلا

راہِ حق میں جو قدم اٹھنے لگا شبیرؑ کا

(مسدس)

راہِ حق میں جو قدم اُٹھنے لگا شبیرؑ کا زینۂ حق بن گیا ہر نقشِ پا شبیرؑ کا
ہر عمل ہر قول تھا حق آشنا شبیرؑ کا منزلِ مقصود پہنچا راستہ شبیرؑ کا
زینتِ کونین ہے نخلِ وفا شبیرؑ کا
لے نہیں سکتی یہ دنیا جائزہ شبیرؑ کا

یہ علی کا لال سبطِ احمدِ مختار ہے کربلا کے معرکے کا قافلہ سالار ہے
آبروئے حق ہے باطل کے لیے تلوار ہے جسکی سیرت سے عیاں اسلام کا کردار ہے
اور اسلامی خلافت کا وہی حق دار ہے
آئینہ ہے مصحفِ صدق و صفا شبیرؑ کا

حکم دیتے وہ تو دشمن کو زمیں جاتی نگل ریت کے ذرّے سمٹ کر خود ہی بن جاتے محل
تھے اگر خاموش تو تھا صرف منشائے ازل ورنہ اُن کی دسترس میں تھا ہر اک مشکل کا حل
دودھ کی ندیاں اُبلتی پانی آتا سر کے بل
صرف کافی تھا زمیں کو دیکھنا شبیرؑ کا

تھا یقیں بے نور ہوتی رہگذارِ زندگی وہ نہ آتے تو نہ چلتا کاروبار زندگی
زندگی کو مل گیا اک پاسدارِ زندگی ہوگیا حاصل زمانے کو شعار زندگی
گلشن اسلام نے پائی بہار زندگی
دشت کربل میں جو اُترا قافلہ شبیرؑ کا

اُس طرف ظلم وستم ہیں قہر کا بازار ہے شکلِ انساں میں یزیدی لشکرِ کفّار ہے
اِس طرف رحم وکرم ہے عدل ہے کردار ہے جانثاروں میں متاعِ حیدرِ کرّار ہے
یوں اُجالے سے اندھیرا برسرِ پیکار ہے
دیکھ لے تو اے فلک اب حوصلہ شبیرؑ کا

کفر کے بادل فضائے حق سے چھٹتے جائینگے گمرہی کے ظلم کے لشکر سمٹتے جائینگے
دائرے باطل کے اپنے آپ گھٹتے جائینگے نقطۂ حق سے اُجالے اِتنے بٹتے جائینگے
دشمنانِ حضرتِ شبیرؑ کٹتے جائینگے
دائم و قائم رہے گا سلسلہ شبیرؑ کا

اب چراغِ حُریّت کوئی بجھا سکتا نہیں موت سے مردِ مجاہد خوف کھا سکتا نہیں
لشکرِ طاغوت کو باطل بچا سکتا نہیں آنکھ حق سے پھر قیامت تک ملا سکتا نہیں
زورِ باطل حق کے ایوانوں پہ چھا سکتا نہیں
وہ طمانچہ روئے باطل پر پڑا شبیرؑ کا

سرفروشوں کے سروں پر صبر کی دستار ہے خاطرِ حق جان دینے ہر کوئی تیّار ہے
خیمۂ باطل میں تیر و خنجر و تلوار ہے کوئی ظالم ہے کوئی قاہر کوئی عیّار ہے
باوجود اس کے کہ اکبرؒ لشکرِ جرّار ہے
سب کے چہروں پر ہے خوف و دبدبہ شبیرؑ کا

امیرِ بزمِ شہیداں ہیں حضرتِ حمزہؓ

امیرِ بزمِ شہیداں ہیں حضرتِ حمزہؓ
وفا کا مہرِ درخشاں ہیں حضرتِ حمزہؓ

رسولِ پاکؐ کے دامانِ فیض میں آکر
خدا کے فضل پہ شاداں ہیں حضرتِ حمزہؓ

رہو کہیں پہ بھی اے کُفر کے اندھیرو تم
تمہارے قتل کا ساماں ہیں حضرتِ حمزہؓ

ملی ہے جب سے معیت رسولِ اکرمؐ کی
"رسولِ پاکؐ پہ قرباں ہیں حضرتِ حمزہؓ"

ہر ایک سینۂ مومن مقامِ حمزہؓ ہے
سکونِ قلبِ مسلماں ہیں حضرتِ حمزہؓ

اُحد کی جنگ ہو میدان بدر ہو اکبرؔ
فدائے شاہ رسولاں ہیں حضرتِ حمزہؓ

راہِ وفا میں دے کے صداقت کا امتحاں

راہِ وفا میں دے کے صداقت کا امتحاں
عشقِ نبیؐ میں ہوگئے بوبکرؓ کامراں

گستاخِ شاہِ دیں کا عمرؓ کرکے سر قلم
انصاف اور عدل کی سلجھادیں گتھیاں

آقاؐ کا ہاتھ حضرت عثماںؓ کا ہاتھ ہے
قرآن میں ہیں جامعِ قرآں کی خوبیاں

زور علیؓ میں قوت پروردگار ہے
شیرِ خدا کے سامنے عاجز ہے پہلواں

حضرت حسنؓ ہیں نصف سراپا رسولؐ کا
جو اُن کو دیکھ لو تو شہِ دیں کا ہو گماں

دے کر لہو حسینؓ نے سینچا ہے یہ چمن
اسلام کی بہار ہے تا حشر جاوداں

عباسؓ ہوں کہ حضرت حمزہؓ ہوں کہ عقیلؓ
"مثلِ نجوم سارے صحابہ ہیں بے گماں"

اللہ کے رسولؐ نے سیفِ خدا کہا
ابنِؓ ولید جیسا ہے ثانی کوئی کہاں

اکبرؔ عنایتیں ہوں خدا کی بلالؓ پر
باطل کی خوب آپؓ نے جھیلی ہیں سختیاں

آپ کے علم کا فیضان امام اعظمؒ

آپ کے علم کا فیضان امام اعظمؒ
خلق کو دیتا ہے وجدان امام اعظمؒ

آپ کے ہاتھوں میں سونپا ہے مرے آقاؐ نے
علم و حکمت کا قلمدان امام اعظمؒ

آپ کے فیض سے ہر اوج پہ لہراتا ہے
پرچمِ شانِ مسلمان امام اعظمؒ

دست بستہ ہیں سبھی آپ کے آگے پیچھے
مجتہد، پیشوا، سلطان امام اعظمؒ

زہد و تقویٰ ہو عبادات خفی ہوں کہ جلی
آپ سے سب کی ہے پہچان امام اعظمؒ

آپ کے علم کے صدقے میں پلا کرتا ہے
مکتبِ فکر کا سلطان امام اعظمؒ

کُھل گئے آپ پہ اسرارِ حدیث اور فقہ
کھل گیا آپ پہ قرآن امام اعظمؒ

آپکے قول و فرامین عطا کرتے ہیں
قلب کو لذت ایمان امام اعظمؒ

نطقِ اکبرؔ نے بھی پایا ہے اثر باتوں میں
آپ کا بن کے ثنا خوان امام اعظمؒ

امیرِ کاروانِ رہبری محبوبِؓ سبحانی

امیرِ کاروانِ رہبری محبوبِ سبحانیؒ
نبیؐ کا فیض و حُسنِ بندگی محبوبِ سبحانیؒ

ظہورِ اختیاراتِ علیؓ محبوبِ سبحانیؒ
ہلالِ عظمتِ بنتِ نبیؐ محبوبِ سبحانیؒ

حَسن کے حُسن کی تابندگی محبوبِ سبحانیؒ
حسینی شان کی جلوہ گری محبوبِ سبحانیؒ

بزرگی، خواجگی، بندہ نوازی، شانِ آقائی
وقارِ مسندِ پیغمبری محبوبِ سبحانیؒ

اُجالوں نے منائی عید ظلمت نے کیا ماتم
ولادت آپ کی جس دم ہوئی محبوبِ سبحانیؒ

حصارِ تیرگی کو توڑ کر باہر نکلتی ہے
ہے نسبت آپ کی اِتنی قوی محبوبِ سبحانیؒ

وہ یادیں آپکی ہیں آپ ہی کے تذکرے ہیں جو
عطا کرتے ہیں غم میں بھی خوشی محبوبِ سبحانیؒ

اُجالا رحمتِ حق کا سراپا جادۂ حق میں
شعور و آگہی کی روشنی محبوبِ سبحانیؒ

نگاہِ لطف کا صدقہ عطا کردیجے اکبرؔ کو
مزے سے گذرے اُس کی زندگی محبوبِ سبحانیؒ

بغض وحسد سے پاک ہے بے انتقام ہے

بغض وحسد سے پاک ہے بے انتقام ہے
شُفّاف کتنا قادری گھر کا نِظام ہے

وہ پیر جو کہ مظہر خیرُ الانام ہے
ولیوں کا پیشوا ہے سبھی کا امام ہے

غوثؓ الوریٰ اک ایسی تجلی کا نام ہے
گُم جس میں ایک عالمِ عرفاں تمام ہے

سرکارِ غوثِ پاک کا جو بھی غلام ہے
ہر زاویہ سے لائقِ صد احترام ہے

اِک اِک ادائے حضرتِ غوثؓ الانام میں
شرعِ محمدی کا مکمل پیام ہے

محفل یہاں پہ جو بھی سجاتے ہیں غوثؓ کی
خدمت میں اُن کی پیش ہمارا سلام ہے

کاسہ بکف کھڑے ہوئے دربار غوثؓ میں
ہم کیا ہیں اولیاء کا بڑا اژدہام ہے

سر پہ اٹھائے پھرتی ہے دنیا اُسے تمام
قدموں میں غوثِؓ پاک کے جس کا مقام ہے

سرکارِ غوثِ پاک کا فرمانِ لَا تَخَفْ
آزردہ زندگی کو خوشی کا پیام ہے

اکبرؔ میں جب سے آیا ہوں دامان غوث میں
اطراف رحمتوں کا مِرے اِژدہام ہے

تجلی کُنتُ کَنزًا کی شہ دیں کا سراپا ہے

تجلّی کُنتُ کَنزًا کی شہِ دیں کا سراپا ہے
اُسی کا نقش ہے جو غوث کی صورت میں ملتا ہے

خدا ہی جانے دستِ غوث کی وسعت میں کیا کیا ہے
جہاں پر خود کو دنیا نے بھی مثلِ رائی دیکھا ہے

مُحبّت غوثِ اعظمؓ کی دلوں پر جِن کے کندہ ہے
خدا والوں کی مجلس میں شمار اُن ہی کا ہوتا ہے

خزانہ رحمتِ حق کا یہاں ہر روز بٹتا ہے
یہ ایسا در ہے جس پہ کوئی پہرہ ہے نہ تالا ہے

ولایت سر خمیدہ ہے کرامت دست بستہ ہے
ذرا دیکھو تو منظر غوثؓ کی نگری کا کیسا ہے

مریدِ غوث اعظمؓ پر نگاہِ حق تعالیٰ ہے
مریدی لَا تَخَفْ اس بات کا واضح اشارہ ہے

ذرا بھی غوث پہ مر مٹنے کا جس دل میں جذبہ ہے
وہ عام انسان ہے لیکن مگر اللہ والا ہے

مقابل ظُلم کے بے باکی سے سچ بولنا کیا ہے
رخِ باطل پہ یہ سرکار کا پہلا طمانچہ ہے

ولایت سے بہت اُوپر نبوت سے ذرا نیچے
عقیدے نے مِرے دیکھا تو یوں آقا کو دیکھا ہے

درِ محبوبِ سبحاں پر تصوّر میں بھی اے اکبرؔ
ہمیں آداب کے زینے پہ چڑھ کر سر سے جانا ہے

تقدیرِ ولی جن کے پاپوش اٹھا لائی

تقدیرِ ولی جن کے پاپوش اٹھا لائی
ناپی نہیں جاسکتی اُن قدموں کی اونچائی

دینے پہ گر آجائے جب غوثؓ کا شیدائی
لمحوں کو عطا کردے صدیوں کی توانائی

یہ رتبۂ غوثیت یہ شانِ مسیحائی
کیوں دنگ نہ ہوجائیں پھر دیکھ کے عیسائی

وابستۂ دامن کو ہوتی نہیں رسوائی
اِس بات پہ نازاں ہے ہر غوثؓ کا شیدائی

گِھر جائے غُلام اُن کا امواجِ تَلاطُم میں
برداشت نہیں کرتی یہ غیرتِ دریائی

اے گردشِ دوراں سُن آقا کے غلاموں سے
اِس طرح اُلجھنے کا انجام ہے رسوائی

جلوے شہِؒ جیلاں کے ہر سَمت نظر آئے
اِدراک کی آنکھوں کو جب مل گئی بینائی

آسان نہیں اکبرؔ اِدراک شہِؒ جیلاں
حیرت میں نظر آئی انسان کی دانائی

جب نامِ غوثؒ رونقِ دیوار و در ہوا

جب نامِ غوثؒ رونقِ دیوار و در ہوا
محفوظ ہر بلا سے مِرا گھر کا گھر ہوا

جو دل کسی کا مسکنِ خیرُ البشر ہوا
غوثُ الوریٰ کا اس میں برابر گذر ہوا

پیدا مِری نگاہ میں ہر اک ہُنر ہوا
پیشِ نگاہ آپ کا جو سنگِ در ہوا

غوثُ الوریٰ کے نام کی تختی جو ڈال دی
سوکھا ہوا تھا پیڑ تناور شجر ہوا

دل پر رہا یوں طاریٔ غمِ غوثؒ کا اثر
دنیا کا غم نہ دل پہ کبھی کارگر ہوا

جس جس نے اُن کے دامنِ اقدس میں لی پناہ
اکبرؔ سبھی کا خاتمہ ایمان پر ہوا

سمجھ میں اتنی آتی ہے حقیقت غوث اعظمؓ کی

سمجھ میں اِتنی آتی ہے حقیقت غوثِؓ اعظمؓ کی
کہ تھی دینِ خدا کو بھی ضرورت غوثِؓ اعظمؓ کی

ہمیشہ مائلِ لطف و کرم رہتی ہے خلقت پر
مزاجِ حق کی مظہر ہے طبیعت غوثِ اعظمؓ کی

میرے ایماں کا آئینہ ذرا روشن تو ہونے دو
نظر آئے گی مجھ کو اُس میں صورت غوثِ اعظمؓ کی

بہ پاسِ حرمتِ روزہ نہ پیتے دودھ تک دن میں
یہ تھی آغوشِ مادر میں عبادت غوثِ اعظمؓ کی

قیامت تک مہکتا ہی رہے گا قادری گلشن
قبولِ بارگاہِ حق ہے محنت غوثِ اعظمؓ کی

غلو کی حد تلک جانا عقیدت میں نہیں شامل
سنبھل کر سوچ کر کیجئے گا مدحت غوثِ اعظمؓ کی

تصوّر میں جمالِ غوثؓ کی محفل جو سجتی ہے
نظر کر لیتی ہے اکبرؔ زیارت غوثِ اعظمؓ کی

صدائے یا مُریدی سے ہوئی کیا راز افشائی

صدائے یا مُریدی سے ہوئی کیا راز افشائی
خوشی سے جُھوم اٹھے ہیں شہِ جیلاں کے شیدائی

رَقم غوثؓ الوریٰ میں ہیں وہ اوصافِ مسیحائی
جنھیں پڑھ پڑھ کے اب تک بھی تجسس میں ہیں عیسائی

تجلی عبد میں جب قادرِ مطلق نے فرمائی
تو شانِ خالقِ کُل عبدِ قادر میں نظر آئی

قریبِ حق جو ہونا ہو تو دامن غوثؓ کا پکڑو
کہ ربطِ غوثؓ سے ہوتی ہے اللہ کی شناسائی

مزاجِ غوثؓ میں اُسوہ جھلکتا ہے شہِ دیںؐ کا
نظر آتی ہے مولا کی مکمل شانِ مولائی

جنابِ غوثؓ آئے تو درِ مولودِ کعبہ سے
ابو صالحؒ کے گھر میں آ گئی تقدیسِ کعبائی

عقیدت مند غُربت میں بھی کرتے ہیں نیاز اُنکی
اَثر کرتی نہیں ان پر کسی طرح سے مہنگائی

زمانے حاضری جب تک نہ دے لیں غوثؓ کے در کی
بدل سکتے ہیں یہ کروٹ نہ لے سکتے ہیں انگڑائی

لحد روشن ہوئی انوارِ عشقِ شاہِ جیلاں سے
محبت غوثِ اعظمؓ کی یہاں بھی میرے کام آئی

محی الدین بن کے بار اُٹھایا ہے شریعت کا
خدایا ہے شہِ جیلاں میں یہ کیسی توانائی

نبیؐ ہیں متن مضمونِ خدا کا غوثؓ معنی ہیں
ہمیں ہر ایک عارف نے یہ اکبرؔ بات بتلائی

عبد و رب کے بیچ میں جو عہد و پیماں ہو گیا

عبد و رب کے بیچ میں جو عہد و پیماں ہو گیا
اختیارِ عبدِ قادر اُس کا عُنواں ہو گیا

اِک مِرا دل کیا فِدائے شاہِ جیلاں ہو گیا
مرحلہ پرسش کا میرے حق میں آساں ہو گیا

عظمتِ غوث الوریٰ کا جس کو عِرفاں ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے وہ قطب دوراں ہو گیا

زندگی کا جو بھی لمحہ گذرا یاد غوث میں
وہ مِرے افزائش ایماں کا ساماں ہو گیا

مسند دل پر ہوا ہے جب سے کندہ ان کا نام
جو غم دوراں یہاں آیا وہ آساں ہو گیا

چل پڑا تھا غوثِ اعظمؒ کو سمجھنے کے لئے
کیا ہوا جوشِ جنوں چاکِ گریباں ہو گیا

یَامُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ قول سے
اہلِ نسبت پر کرم اُن کا نمایاں ہو گیا

غوث کے لب سے جو جاری ہو گیا ایک ایک لفظ
ہم مزاجِ معنی و مفہومِ قرآں ہو گیا

ہو گیا گھر سے صفایا غربت و افلاس کا
جب رخِ غوث الوریٰ سوئے غریباں ہو گیا

یادِ غوث پاک لے آئی ہے کچھ ایسی بہار
دل کا صحرا نازشِ حسنِ گلستاں ہو گیا

رب کا جلوہ دیکھتا ہوں میں جمال غوث میں
جب سے ذکرِ غوث نزدیکِ رگِ جاں ہو گیا

قلبِ اکبؔر بھی اچٹتی اِک نگاہِ غوث سے
بحرِ عصیاں سے نکل کر غرقِ ایماں ہو گیا

عظمتوں کی مملکت کے ہیں سفیر

عظمتوں کی مملکت کے ہیں سفیر
عبد قادر محی دیں پیرانِ پیر

دے رہی منزلِ حق کا پتہ
غوث کے نقش قدم کی ہر لکیر

بانٹتا ہے خلق کو سلطانیاں
آپ کے دربار کا ادنیٰ فقیر

غوث کی امداد کے روشن چراغ
ہیں چراغ دہلوی خواجہ نصیر

تھام کر دامن جناب غوث کا
دیکھئے خوش کتنے ہیں احمد کبیر

ہو نہیں سکتا گرفتار بلا
غوثِ اعظم کی محبت کا اسیر

قلبِ اکبر میں بنام روشنی
غوث کی یادوں کا ہے جمِ غفیر

❁❁❁

علیؓ کے لختِ دل ہیں قلبِ زہراؓ کے اُجالے ہیں

علیؓ کے لختِ دل ہیں قلبِ زہراؓ کے اُجالے ہیں
مِرے سرکار حسینی صفات و شان والے ہیں

بتا اے گردش دوراں ترے اب کیا ارادے ہیں
ہماری حاجتِ دل غوثِ اعظمؒ سننے والے ہیں

اندھیرے سوگ میں ہیں سرخرو ہر سو اُجالے ہیں
جہاں میں اُنکی آمد کے یہ سب واضح اشارے ہیں

سراپا غوثِ اعظمؒ کا اُسی کی کرتا ہے تفسیر
جسے ہم جلوہ لَا تُدْرِکُ الْاَبْصَارُ سمجھے ہیں

لٹیروں، ڈاکوؤں کی رہزنوں کی مملکت میں بھی
مرے آقا کی سچّائی کے سکے چلنے والے ہیں

مراتب کیا ہیں غوثِ پاکؒ کے سمجھ نہ جائیں گے
کہ اکبرؔ ذات میں اُن کی کئی آقائی جلوے ہیں

فرامینِ شہِؒ بغداد وہ اسرار رکھتے ہیں

فرامینِ شہِؒ بغداد وہ اسرار رکھتے ہیں
کہ جن کے پڑھنے سے بابِ درِ عرفان کھُلتے ہیں

جو یادِ غوثؒ سے دل کو سدا آباد رکھتے ہیں
نگاہِ ربِّ اکبر میں وہ خاص الخاص ہوتے ہیں

کچھ ایسے کام اُن کے نام لیوا کر گذرتے ہیں
علومِ دہر بھی آ کر جہاں پر ہاتھ ملتے ہیں

ضیا بار آپکے قدموں کے جلووں سے جو ہوتے ہیں
وہی تا حشر شان غوثیت کا بار اُٹھاتے ہیں

غم و آلام سب اُس دم مرے سائے سے ڈرتے ہیں
مجھے جب سایۂ غوثُ الوریٰؒ میں دیکھ لیتے ہیں

وہاں کی سرزمیں پر سو جنم لیتی ہیں تہذیبیں
جہاں آدابِ غوثیت کے گُر سکھلائے جاتے ہیں

فنا ہم ہو چکے ہیں اِس قدر اُن کی غلامی میں
اگر وہ دن کو کہہ دیں رات تو ہم رات کہتے ہیں

سہارا جن کو مل جاتا ہے اکبرؔ غوثِ اعظمؒ کا
بڑی آسانی سے وہ راہ پر ایماں کی چلتے ہیں

قابلِ قدر ہیں وہ غوثؓ کے درباں کتنے

قابلِ قدر ہیں وہ غوثؓ کے درباں کتنے
جن کے ہیں زیرِ اثر عالمِ امکاں کتنے

غوثیت ایک ہے اور اس کے ہیں عنواں کتنے
جاننے والے ہیں یہ ہم میں مسلماں کتنے

جائزہ لیجئے اِس بات کا صدقِ دل سے
الفتِ غوثؓ کے ہم جیسے ہیں خواہاں کتنے

بیچ منجدھار میں کیا میں نے لیا غوثؓ کا نام
ٹل گئے سر سے مرے سر پھرے طوفاں کتنے

غوثِ اعظمؓ کی فقط ایک غلامی کے سبب
رشک کرتے ہیں مِرے حال پہ سلطاں کتنے

بدعقیدوں کے یہ چہرے ہی بتا دیتے ہیں
نعرۂ غوثؓ سے دِل اُن کے ہیں لرزاں کتنے

جان و دل چپ ہی رہے پاسِ ادب سے ورنہ
لے کے آئے تھے درِ غوث پہ ارماں کتنے

میرے احساس کی خُوشبو بھی پتہ دیتی ہے
دل سے نزدیک مِرے ہیں شہ جیلاں کتنے

غوث و ابدال و قطب، سالک و خواجہ، مجذوب
نقشِ پائے شہِ جیلاں ہیں درخشاں کتنے

دیکھ کر مجھ پہ مِرے آقا کے احسان و کرم
لوگ ہیں آج بھی انگُشت بدنداں کتنے

مدحتِ غوث کو سُن کر بزبانِ اکبر
اہلِ دل فرطِ مسرّت سے ہیں رقصاں کتنے

قدم آپ کے ہیں جہاں غوث اعظمؒ

قدم آپ کے ہیں جہاں غوث اعظمؒ
جگہ ہے وہ جنت نشاں غوث اعظمؒ

جہاں آپ کے تذکرے ہو رہے ہیں
وہاں پر ہے امن و اماں غوث اعظمؒ

اِدھر اک دیا ہے اُدھر ایک سُورج
کہاں عقل انساں کہاں غوث اعظمؒ

مریدوں کو دے کے صدا لَا تَخَفْ کی
مدد کرتے ہیں بے گُماں غوث اعظمؒ

خدا کی حقیقت نبیؐ کی فضیلت
ہوئی آپ پر سب عیاں غوث اعظمؒ

مچل جائے گی سُن کے رحمت خدا کی
کہو مل کے سب یک زباں غوث اعظمؒ

عطا کرتے ہیں قلبِ اکبر کو خوشیاں
مٹا کر غم دو جہاں غوث اعظمؒ

محیِ دیں تشریف لائے دہر میں اِس شان سے

محیِ دیں تشریف لائے دہر میں اِس شان سے
پھر سے دیں زندہ ہوا اُنتیسویں[۲۹] شعبان سے

خانۂ دل ہوگیا لبریز جب اِیمان سے
اُنکے جلوے دیکھتا ہوں دل کے روشندان سے

یَامُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کے اپنے اِس اعلان سے
وہ بچاتے ہیں غُلاموں کو ہر اِک بُحران سے

نام لے کر غوث کا جب ڈالتا ہوں آگ میں
کیف آور ایک خوشبو آتی ہے لوبان سے

بے نیازی ، حق پسندی ، انکساری ، تزکیہ
ہم کو مل جاتا ہے سب کچھ قادری ایوان سے

روشنی سے ہوگئی معمور دل کی ہر سڑک
نور عرفاں کا جو چمکا قصبۂ جیلان سے

خاک پائے غوثِ اعظم کو لگا کر آنکھ میں
ہر ولی رہتا ہے اکبرؔ پوری عز و شان سے

ہو آتشی مخلوق کہ خاکی ہو کہ بادی

ہو آتشی مخلوق کہ خاکی ہو کہ بادی — ہیں غوثؒ زماں سب کے لئے رہبر و ہادی

باطِل کو کچھ اِس طرح سے آقاؒ نے سزا دی — اک سچ نے کئی جھوٹ کی بنیاد ہلا دی

امدادِ درِ غوثؒ سے محروم نہیں ہیں — اُس ارضِ مقدس پہ ہیں جتنے بھی جہادی

اک میں ہی نہیں خلقِ خداوند میں تنہا — خلقت ہے سبھی غوثؒ کے گُن گانے کی عادی

دو آتشہ ہو جاتا ہے ماحول خوشی کا — جب گھر میں کسی قادری کے ہوتی ہے شادی

خود نفس نفیس آتی ہیں دینے کو دُعائیں — شہزادیِٔ کونین بڑے پیرؒ کی دادی

جو چاہیئے دوں گا میں نہیں غوثؒ کے در سے — آتی ہے صدا عرش سے یہ قُلْ یٰا عِبَادِیْ

جب جب بھی کہیں ہم نے پڑھی منقبتِ غوثؒ — اِک چوٹ سی مُنکر کے کلیجے پہ لگا دی

جو فکر بھی سرکارؒ کو نکلی تھی سمجھنے — سمجھی تو نہیں طاقتِ پرواز گنوا دی

آقاؒ کے غلاموں کی ہوں فہرست میں، میں بھی
اکبرؔ ہے مرا نام میں ہوں حیدر آبادی

ہے جہاں میں جتنے بھی وابستۂ غوث الوریٰ

ہے جہاں میں جتنے بھی وابستۂ غوثؓ الوریٰ
لَا تَخَفْ اُن کے لئے ہے مژدۂ غوثؓ الوریٰ

فکر پر طاری ہوا جب غلبۂ غوثؒ الوریٰ
ذہن پر کھلنے لگا کچھ رتبۂ غوثؓ الوریٰ

دل فنا فی الشیخ کی منزل میں جب سے آگیا
سازِ دل سے بج رہا ہے نغمۂ غوثؓ الوریٰ

نسبتِ غوث الوریٰ کی چھاؤں جس کو مل گئی
حشر تک اس پر رہا ہے سایۂ غوثؓ الوریٰ

عبدِ قادر میں تجلی قادرِ مطلق کی ہے
شانِ قدرت ہے نہاں در پردۂ غوثؓ الوریٰ

پالیا ہے اپنے حق کو بحرِ فیضِ غوث سے
غوثیت میں غرق ہوکر بندۂ غوثؓ الوریٰ

اُس کے صدقے ہوتی ہے دنیا کی ساری عظمتیں
جس کو مل جاتا ہے اکبرؔ صدقۂ غوثؓ الوریٰ

یاد کرنا غوثِ اعظمؒ کو فقط اک بار کا

یاد کرنا غوثِ اعظمؒ کو فقط اک بار کا
کھول دیتا ہے دریچہ عفو و استغفار کا

وصف ہے اک یہ بھی ولیوں کے سپہ سالار کا
کام لے لیتا ہے جو گُفتار سے تلوار کا

ہر گُل و لالہ وجودِ غوثؒ کے گلزار کا
آئینہ ہے مُرتضائی سیرت و کردار کا

چل کے راہِ غوثؒ پر جو رُخ کیا بازار کا
میں نے دامن بھر لیا رحمت سے کاروبار کا

منزلت میں عبدیت کی عبدِ قادر کا ظہور
ہے نشانِ اِمتیازی دین کے معیار کا

ہوشِ الفت میں ہے یہ مدہوشیٔ دنیا میں وہ
کیا تقابل غوثؒ کے دیوانے سے ہشیار کا

اپنے نانا کی طرح ہر وصف میں ہے بے مِثال
گوشہ گوشہ غوثؒ کے سب عادت و اطوار کا

عقل حیراں ہوش گُم فہم و خرد بے بس ہیں سب
اک ذرا کیا ان پہ رتبہ کُھل گیا سرکار کا

پیر پیراں آپ کا دامن ہے جنکے ہاتھ میں
خلق میں شہرہ ہے اُن کی عظمت و کردار کا

غوثیت کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے آج بھی
ذرّہ ذرّہ قادری گھر کے در و دیوار کا

غوثؒ کے دیوانے کر جاتے ہیں اکبرؔ وہ بھی کام
جن کے کرنے سے ہے قاصر علم ہر ہُشیار کا

یہ غوثیت کا رتبہ یہ شانِ غوث اعظمؓ

یہ غوثیت کا رتبہ یہ شانِ غوث اعظمؓ
ہر دور میں ہے جاری فیضانِ غوث اعظمؓ

ہے لَا تَخَفْ مُرِیْدِیْ اعلانِ غوث اعظمؓ
کس پر نہیں ہے کہیئے احسانِ غوث اعظمؓ

انوارِ مصطفیٰ کا مخزن ہیں عبدِ قادر
یہ مرتبہ یہ عظمت یہ شانِ غوث اعظمؓ

غوثُ الوریٰ سے ہر دم اک ربطِ خاص رکھنا
خاصانِ کبریا ہیں خاصانِ غوث اعظمؓ

کلیاں جو کھل رہی ہیں پڑھ کر درود ہر دم
اُس سے جدا نہیں ہے عنوانِ غوث اعظمؓ

صد شکر دل ہمارا گھر بن گیا خدا کا
جب سے یہ ہوگیا ہے ایوانِ غوث اعظمؓ

اکبرؔ ہیں جتنے عارف سب نے یہی کہا ہے
عرفانِ مصطفیٰ ہے عرفانِ غوث اعظمؓ

رہبروں کے رہنما ہیں غوث اعظم دستگیر

(مسدس)

رہبروں کے رہنما ہیں غوث اعظم دستگیرؒ　　ہادیٔ کل اولیاء ہیں غوث اعظم دستگیرؒ
سرِ وحدت آشنا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ　　محرم رازِ خدا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
مصطفیٰؐ کے دلربا ہیں غوثِ اعظم دستگیرؒ
جادۂ عرشِ علیٰ ہیں غوث اعظم دستگیرؒ

ہر طرف پھیلی ہوئی تھی ظلم کی آلودگی　　تنگ کر کے کفر نے رکھ دی تھی سب کی زندگی
دہر کی صورت پہ تھی چھائی ہوئی پژمردگی　　ڈوبنے کو تھی بہت نزدیک نبضِ بندگی
غوثؒ کی آمد نے دی اسلام کو آسودگی
دین وایماں کی جلا ہیں غوث اعظم دستگیرؒ

فکرِ دنیا ہے نہ غم ہے اور نہ ہے حزن و ملال　　حق سے اور محبوب حق سے غوثؒ کا ہے اتصال
حشر تک بھی غیر ممکن ہے زمانہ دے مثال　　دیکھ کر کہتی ہے دنیا غوثؒ کا حسن و جمال
عادت واطوار میں نبیوں کے جیسا ہے کمال
شرحِ شانِ انبیاء ہیں غوث اعظم دستگیرؒ

مشکلوں کو جن سے ملتی ہیں فقط رسوائیاں　　جو فیوضاتِ الٰہی کا ہیں بحرِ بیکراں
سر سے پا تک فضلِ حق کی جن میں ہوں تابانیاں　　عشقِ خالق میں ہو ضم جن کی حیاتِ جاوداں
جن میں اکبر ہو نبیؐ کے حسن کی رعنائیاں
وہ مصفّٰی آئینہ ہیں غوث اعظم دستگیرؒ

نہیں ہے کچھ ہوسِ مال و زر غریب نوازؒ

نہیں ہے کچھ ہوسِ مال و زر غریب نوازؒ
کرم کی ایک نظر ہو اِدھر غریب نوازؒ

چراغ آپ کی یادوں کا جب سے روشن ہے
اندھیرا جانے گیا ہے کِدھر غریب نوازؒ

درِ حضور پہ ہوجائے حاضری میری
یہی ہے اِلتجا آٹھوں پہر غریب نوازؒ

خدا کا واسطہ جلوہ دکھایئے اپنا
کہ مُضطرب ہے میری چشمِ تر غریب نوازؒ

خدا کے فضل سے جنت نشان لگتے ہیں
تمام چاہنے والوں کے گھر غریب نوازؒ

تجلّیاتِ الٰہی سے ہے وہ دل روشن
ہوا ہے آپ کا جس میں گذر غریب نوازؒ

غریب و بیکس و محتاج ہے یہ اکبؔر بھی
رہے غُلام پہ ہر دم نظر غریب نوازؒ

منقبت قطب دکن حضرت سیدنا بابا شرف الدین سہروردی (پہاڑی شریف)

خوشی سے ہر گُلِ باغِ تمنا کھل اُٹھا باباؒ

خوشی سے ہر گُل باغ تمنا کھل اُٹھا باباؒ / ملی جو آپ کے در کی اُسے آب و ہوا باباؒ

عقیدت مند ہوں لایا ہو در پہ التجا باباؒ / میں فضل حق کا طالب ہوں مری سنئے ذرا باباؒ

خداوالوں کے سائے میں جو آجاتا ہے قسمت سے / رہا کرتا ہے اُس پہ ہر گھڑی فضل خدا باباؒ

ملا دیتے ہیں بندوں کو خدا سے آپ اک پل میں / ہے حاصل آپ کو اِس درجہ قرب مصطفیٰ باباؒ

نہیں ہے آپ کو مشکل کسی مشکل کا حل کرنا / ہے نزدیک آپ کے در سے در مشکل کُشا باباؒ

نگاہ خاص جس پر ڈال دیتے ہیں شہ جیلاں / نظر آتا وہ در زمرۂ کل اولیا باباؒ

نبی کا فیض بٹتا ہے ولی کے آستانے سے / نبوت کی ولایت کرتی ہے یوں اقتدا باباؒ

مرادیں لے کے جتنے زائرین آئے ہیں روضے پر / قبولِ حق ہو اُن سب کی دعا و فاتحہ باباؒ

نبی کا خاص رہتا ہے کرم اللہ والوں پر / انہیں گھیرے ہوئے رہتی ہے رحمت جابجا باباؒ

بظاہر آپ نے مسکن بنایا ہے پہاڑی پر / ہے قلب اہلِ نسبت میں ٹھکانہ آپ کا باباؒ

مری راہوں سے رنج وغم کے سائے ہٹ گئے سارے / کرم سے آپ کے وابستہ جب میں ہوگیا باباؒ

خدا نے آپ کے درجات کو اتنی بلندی دی / جُھکا ہے آپ کے در پر ہر اک چھوٹا بڑا باباؒ

ہماری عرضیاں لے کر نبی کو حاضری دے کر / خدا کو پیش کرتے ہیں ہمارا مدّعا باباؒ

جہاں والوں کی مجلس ہو کہ وہ بزم ولایت ہو / کہاں پر آپ کا ہوتا نہیں ہے تذکرہ باباؒ

رسائی ختم ہوتی ہے جہاں ہر فہم و دانش کی / وہیں سے ہے کرامات ولی کی ابتدا باباؒ

دعا اکبرؔ نے کی جب جب وسیلہ آپ کا لے کر
بھرم اللہ نے اُس کی دعا کا رکھ لیا باباؒ

❁❁❁

خواجہ کا در ہے میری جبینِ نیاز ہے

خواجہ کا در ہے میری جبینِ نیاز ہے
حیرت ہے سر بلندی پہ قسمت پہ ناز ہے

کیفِ سرور و مستی ہے سوز و گداز ہے
جس دل میں بھی عقیدتِ بندہ نوازؒ ہے

اے دل یہ بارگاہ وہ کردار ساز ہے
نسبت پہ جس کی بندۂ مومن کو ناز ہے

طیبہ کی سرزمیں سے تعلق ہے اِس کا خاص
اِس در کے آب و گِل میں بھی بوئے حجاز ہے

خواجہ کے فیضِ عام کو کیوں مانتے ہیں ہم
اِس کا ہمارے پاس مدلل جواز ہے

واللیل والضحیٰ کی تجلّی کا ہے جمال
یا جلوہ فرما صورتِ گیسودراز ہے

ہے دل میں یادِ خواجہ کچھ ایسی بسی ہوئی
جیسے کوئی خیال میں محوِ نماز ہے

اپنے پرائے ہوتے ہیں سب اُن سے فیضیاب
حاصل انہیں زمانے میں یہ امتیاز ہے

اکبرؔ جہانِ فہم میں صدیوں سے آج تک
اُن کا سراپا جلوۂ راز و نیاز ہے

منقبت شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ محمد انوار اللہ فاروقی فضیلت جنگ علیہ الرحمہ بانی جامعہ نظامیہ

مسلک فکر و نظر کا مدرسہ انوار ہیں

مسلکِ فکر و نظر کا مدرسہ انوار ہیں مصطفائی علم سے آراستہ انوار ہیں

عظمتِ علم و عمل کا آئینہ انوار ہیں پاک سیرت ذی حشم ذی مرتبہ انوار ہیں

قول میں افعال میں اعمال میں اخلاص میں فطرتاً پابندِ شرعِ مصطفیٰ انوار ہیں

سُنّتِ سرکارؐ سے چھوٹا نہ کوئی بھی عمل یوں فنائے عشقِ شاہِ انبیاء انوار ہیں

بدعقیدہ ذہنوں کی سرکوبی کرنے کے لئے لے کے ہاتھوں میں ید اللّٰہی عصا انوار ہیں

تشنگانِ علم و دانش کی نظر میں آج بھی ارتقائے آبروئے جامعہ انوار ہیں

نسبتِ علمِ تصوّف ہو کہ ہو راہِ سلوک سب رموزِ باطنی سے آشنا انوار ہیں

ہیں مبارک باد کے لائق سبھی اہلِ دکن کیونکہ اُن کے درمیاں جلوہ نُما انوار ہیں

حکمِ آقا سے یہاں تشریف لے آئے ہیں وہ

اِس سے اندازہ کرو اکبرؔ کہ کیا انوار ہیں

آسمانی سب صحیفے واصلِ قرآنِ پاک

آسمانی سب صحیفے واصلِ قرآنِ پاک
مرسلانِ حق سبھی ہیں عاملِ قرآنِ پاک

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ کا درس ہے اِس میں کُھلا
عظمتِ خلّاقِ کُل ہے داخلِ قرآنِ پاک

درمیاں ذہن و تدبر کے ہے غوطہ زن کوئی
اور کسی کے سامنے ہے ساحلِ قرآنِ پاک

زیدؓ بن حارث اِدھر ہیں اور اُدھر ہے بولہب
خیر و شر کے نام یہ ہیں شاملِ قرآنِ پاک

اس کے ماں اور باپ کے سرتاج ہوگا حشر میں
حافظ و قاری ہے جو بھی عاملِ قرآنِ پاک

ہر عبادت کی ہے کنجی سورۂ الفاتحہ
سورۂ الفاتحہ ہے حاصلِ قرآنِ پاک

کوئی اکبرؔ ہی نہ تھا جس پر کہ نازل ہو سکے
بس رسولِ پاک ہی ہیں حاملِ قرآنِ پاک

ترانہ فجر کا گاؤ اٹھو نماز پڑھو

ترانہ فجر کا گاؤ اٹھو نماز پڑھو
خدا کی حمد سُناؤ اٹھو نماز پڑھو

دیارِ نعت میں آؤ اٹھو نماز پڑھو
مدینہ دل کو بناؤ اٹھو نماز پڑھو

نماز روکتی ہے ہم کو ہر برائی سے
یہ بات سب کو بتاؤ اٹھو نماز پڑھو

اندھیرا چھا گیا غفلت کا چار سو دل میں
چراغِ عشق جلاؤ اٹھو نماز پڑھو

''زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو''
کسی کا دل نہ دکھاؤ اٹھو نماز پڑھو

اذان دیتا ہے کوئی یہ منبرِ دل سے
خوشی سے دوڑ کے آؤ اٹھو نماز پڑھو

زبانی دعوے سے مومن کوئی نہیں ہوتا
نبیؐ کا عشق جتاؤ اٹھو نماز پڑھو

نبیؐ کے سچے غلاموں کی طرح اے اکبر
تعارف اپنا کراؤ اٹھو نماز پڑھو

ایمان پر نکھار ہے ماہِ صیام میں

ایمان پر نکھار ہے ماہِ صیام میں
ماحول خوشگوار ہے ماہِ صیام میں

روزے کی برکتوں سے مشرّف جو ہوگیا
جنت کا دعویدار ہے ماہِ صیام میں

بازار نیکیوں کا ہر اِک سمت گرم ہے
رحمت کا کاروبار ہے ماہِ صیام میں

اپنے خدا کو اپنا بنانے کے واسطے
ہر آنکھ اشکبار ہے ماہِ صیام میں

اللہ کی صفات کے پرتَو میں آگیا
خوش بخت روزے دار ہے ماہِ صیام میں

اِس سال جو بچھڑ گئے اُن کا فراق بھی
دل کے جگر کے پار ہے ماہِ صیام میں

دل پر کلامِ پاک کے اک ایک حرف کا
چھایا ہوا خُمار ہے ماہِ صیام میں

اکبرؔ عمل جو ہو نہ ہوسکا اس کے ہی سبب
شرمندہ شرمسار ہے ماہِ صیام میں

عاشقانِ خدا کے سجدوں سے پُر ہے کل کائنات کعبے کی

عاشقانِ خدا کے سجدوں سے پُر ہے کل کائنات کعبے کی
اِک دعائے خلیل میں ڈھل کر جگمگاتی ہے ذات کعبے کی

سنگِ اسود و ملتزم و حطیم سُنتیں واجبات کعبے کی
پچھلی تعظیم لے کے آتے ہیں محسنِ کائنات کعبے کی

یہ مقامِ خلیل و زم زم بھی اور کوہِ صفا و مروہ بھی
گویا حق کی نشانیاں ساری بن گئیں جامعات کعبے کی

دستِ رحمت سے حاجیو اب بھی بٹ رہی ہے دیارِ مکّہ میں
باندھو احرام حج و عمرہ کا چل کے لے لو زکوات کعبے کی

خوش نصیبی کا حال مت پوچھو نور ہاتھوں سے دِل میں اُترا ہے
محترم ہو گئے زمانے میں چھُو کے دیوار ہاتھ کعبے کی

رازِ خالق ہے اس میں پوشیدہ حکمِ ربّی ہے چھوڑ دو کعبہ
آٹھ ذوالحج کو حاجیو تم پر بند ہیں سرحدات کعبے کی

فضلِ حق سے کسی پہ اے اکبرؔ سرِّ کعبہ کبھی جو کھُل جائے
ملتی رہتی ہے ہر گھڑی اُس کو روشنی تا حیات کعبے کی

سلام : بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

سیّدِ المرسلیں سرورِ انبیاء شاہِ جن و بشر
ہوں کروڑوں درود و سلام آپ پر اے شہِ بحر و بر

خالق و خلق دونوں کا اِک ساتھ ہے واہ کیا بات ہے
پڑھ رہے ہیں درود و سلام آپ پر خلق ادھر حق اُدھر

ذکرِ صلِّ علیٰ کی ہے محفل سجی آیئے یا نبیؐ
خوشبوؤں سے مُعطر ہے دیوار و در میرے ایماں کا گھر

بے عمل ہوں سیہ کار و عاصی ہوں میں ایک خاطی ہوں میں
رحم فرمایئے گا مِرے حال پر کیجئے در گذر

یا نبیؐ آپ میں علمِ کونین ہے شانِ قوسین ہے
آپ رکھتے ہیں دونوں جہاں کی خبر خلق کے چارہ گر

شافعِ حشر صلِّ علیٰ آپؐ ہیں مصطفیٰؐ آپ ہیں
سب کی نظریں ہیں سرکار بس آپؐ پر کیا اِدھر کیا اُدھر

آپ کا عشق کونین کی جان ہے میرا ایمان ہے
بس یہی گنگناتا رہوں عمر بھر شام ہو یا سحر

اہلِ مجلس کی ہے آرزوئے دلی پوری ہو یا نبی
سوئے طیبہ ہو اُن سب کا عزمِ سفر بخت ہو اوج پر

روحِ اکبر ہو جس وقت تن سے جُدا لب پہ ہو لا اِلٰہ
سبز گنبد کے مینار و دیوار و در سب ہوں پیشِ نظر

ZARRA ZARRA NOOR NOOR

Collection of
Hamd, Naat, Manqibat and Salaam

By :
MOHAMMED AKBER KHAN AKBER

ذرہ ذرہ نور نور

Publisher :
MAJLIS-E-QUDSIA
H.No. 18-13/132/2/194, Quba Colony, Near Bus Stand,
Pahadi Shareef Road, Hyderabad.
Cell : 9247149666